ایمان کی پہچان

حاشیہ

تمہید الایمان

مع وضاحت و تسہیل

مصنف: اعلیحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

المدینۃ العلمیۃ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

84418

نام کتاب	:	تمہید ایمان
مصنف	:	امام اہل سنت امام احمد رضا خان ؒ
حاشیہ	:	ایمان کی پہچان
محشی	:	مولانا محمد یوسف العطاری المدنی
سن طباعت	:	صفر المظفر ۱۴۲۵ھ، اپریل ۲۰۰۴ء
ناشر	:	المدینۃ العلمیۃ

ہماری مطبوعات طلب کیجئے

۱۔ مکتبۃ المدینۃ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی 4921389

۲۔ مکتبۃ المدینۃ شہید مسجد کھارادر کراچی 2203311

۳۔ مکتبۃ المدینۃ امین پور بازار سردار آباد (فیصل آباد) 632625

۴۔ مکتبۃ المدینۃ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور 7311679

۵۔ مکتبۃ المدینۃ چھوٹی گھٹی، حیدر آباد 641926

۶۔ مکتبۃ المدینۃ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان 785192

۷۔ مکتبۃ المدینۃ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ راولپنڈی 4411665

Marfat.com

ذخیرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المدینة العلمیة

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجِمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیه**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ

Marfat.com

رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

Marfat.com

''عرض محشی''

مجددِ اعظم امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ذات والا صفات محتاجِ تعارف نہیں بلکہ باعثِ تعارف ہے۔ ''تمہید الایمان'' امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے جسے پڑھنا قاسم جامِ عشقِ رسالت محی سنت امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کیلئے ضروری قرار دیا ہے۔

لیکن بُعدِ زمانی کے باعث آج کے عوام، امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فصیح و بلیغ کلام کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں چنانچہ پیغام رضا علیہ الرحمۃ کی تبلیغ کیلئے ''المدینۃ العلمیۃ'' نے انکی گراں قدر تصنیفات کو حواشی اور تسہیل سے مزین کرنے کا بیڑہ اُٹھایا ہے اس مقصد کیلئے زیرِ نظر کتاب ''تمہید الایمان'' کے حاشیئے میں مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کیا گیا ہے۔

﴿۱﴾ قدیم الاستعمال طرزِ بیان کو ''آج'' کے طرزِ بیان میں ڈھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

﴿۲﴾ متنِ ''تمہید ایمان'' میں جن عربی عبارات کا ترجمہ نہیں کیا گیا تھا انکا ترجمہ کر دیا ہے۔

﴿۳﴾ متنِ ''تمہید ایمان'' میں ''کوما''، سوالیہ نشان اور اسی طرح کے دیگر نشانات کا اضافہ غرضِ مصنف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔

﴿۴﴾ متنِ ''تمہید ایمان'' میں جو ترجمہ خود امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے اسے تبدیل نہیں کیا گیا البتہ وہ آیتیں جن کا ترجمہ نہیں فرمایا تھا ہم نے انکا ترجمہ کنز الایمان شریف سے لکھ دیا ہے۔

Marfat.com

غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ کو آسان الفاظ میں ''مقدمے'' میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس میں کفریہ عبارتوں کا کفر آسان الفاظ اور عوامی انداز میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔

کتاب کے آخر میں عرب و عجم کے اُن علماء کرام علیہم الرحمۃ کے اسماء کی فہرست دی گئی ہے جنہوں نے امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے تکفیری فتوے کی تصدیق فرمائی۔

اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو قبول فرما کر نجاتِ آخرت کا سامان بنائے۔

محمد یوسف عطاری

Marfat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واجب الاحترام قارئین کرام: ہم جس خطے میں رہتے ہیں یہ خطہ صدیوں سے اللہ عزوجل کے پیارے دین یعنی اسلام کی دولت سے مالا مال ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں ہی مبلغین اسلام کی کوششوں سے اس خطے میں نور اسلام اس وقت چمکا جب یہ سارا خطہ کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں گھرا ہوا تھا۔

اس خطے میں اسلام کی پہلی کرن اس وقت چمکی جب عرب تاجروں کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اس کے ساحلی علاقوں کے کچھ قبائل مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد مجاہد اسلام محمد بن قاسم کی آمد ہوئی اور دیبل سے ملتان شریف تک کے علاقے میں اسلام کی کرنیں نور بار ہوئیں۔ پھر اسلام کے بطل جلیل محمود غزنوی کے حملوں سے کفر و شرک کے ایوان تاراج ہوئے۔ ان کے ساتھ آنے والے علماء اور خاص طور پر صوفیاء کرام رحمہم اللہ کی کوششوں سے ہندوستان کے عوام بڑی تعداد میں مسلمان ہونے لگے۔

الغرض ہندوستان میں تبلیغ دین کا سہرا اولیاء کرام اور علمائے اہلسنت رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہم کے سر ہے۔ جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنے گھر بار کو چھوڑ کر ہندوستان کے کفرستان کو دارالاسلام بنا دیا۔ مثال کے طور پر خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری، حضور داتا علی ہجویری، سید میاں میر قادری لاہوری رحمتہ اللہ علیہم وغیرھم۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہم ہمارے محسن ہیں اور انہیں کی وجہ سے آج ہم مسلمان ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مزارات کی طرف آج بھی ہمارے دل کھنچتے اور سینوں میں ان کی عقیدت ومحبت کے چراغ جلتے ہیں۔

پھر جب ہمارے حکمرانوں کی آپس کی ناچاقیوں کی وجہ سے انگریز نے اقتدار پر قبضہ کیا تو اس وقت یہاں صرف وہ لوگ مسلمان کہلاتے تھے جو انہیں بزرگان دین رحمہم اللہ کے فیض سے فیضیاب تھے۔ اور دلی طور پر انہی اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم سے وابستہ تھے (یعنی اہلسنت وجماعت) گویا اس وقت سوائے روافض (شیعہ) کے کہ جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی مسلمانوں کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔ چنانچہ انگریز نے چاہا کہ کسی طرح اس اکثریتی جماعت اہل سنت وجماعت کی طاقت کو پارہ پارہ کردیا جائے۔ تاکہ اس کی حکومت کو دوام حاصل ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انگریز نے مسلمانوں کے مقابل ایسے لوگوں کو کھڑا کیا۔ جو اپنے آپ کو نہ صرف مسلمان کہلواتے، بلکہ پیر بن کر بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی کرتے۔ لیکن اس کیساتھ ساتھ اللہ عزوجل، اسکے حبیب ﷺ اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کی شان میں وہ گستاخیاں کرتے تھے کہ بڑے سے بڑا کافر بھی اسکی جرأت نہ کرسکتا تھا۔ ان کی تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں (برطانوی مظالم کی کہانی عبدالحکیم اختر شاجہانپوری کی زبانی)۔

چنانچہ انگریز مکار کا مقصد پورا ہوا اور اس وقت سے لیکر آج تک پاک وہند کی

Marfat.com

سرزمین باطل فرقوں کی آماجگاہ بن کر رہ گئی۔ ان فرقوں نے انگریز کی دی ہوئی امداد سے اپنے مدارس اور کالج بنائے جہاں یہ لوگ مسلمانوں کو فرقوں میں بانٹ کر انگریزوں کی حکومت کو مستحکم کرتے رہے، اور آج بھی یہی فرقے اپنے فرنگی آقاؤں کی مدد سے اقتدار میں شامل ہیں۔ اور تقریباً ۹۵ فیصد مسلمان آج بھی کسمپرسی کا شکار، مظلومیت کی جیتی جاگتی تصویر نظر آتے ہیں۔ غرض مکّار انگریز نے اپنا مقصد حاصل کرلیا اور مسلمان کہلوانے والے چند نام نہاد مولویوں کو خرید کر مسلمانوں میں بدعقیدگی اور بدعملی پھیلانا شروع کردی۔

ان بدعقیدہ لوگوں کے عقائد جو خود انہوں نے اپنی کتابوں میں شائع کئے کچھ اسطرح سے ہیں۔

بدعقیدہ لوگوں کے عقائد کا خلاصہ

۱۔ اللہ عزوجل جھوٹ بول سکتا ہے۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۶)

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آخری نبی نہیں ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی کے آنے کا امکان ہے۔ (تحذیر الناس ص ۳، ۲۴، ۱۱۳)

۳۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم، شیطان لعین کے علم سے کم ہے۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵)

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ایسا ہی ہے جیسا بچوں، پاگلوں، بلکہ جانوروں کو ہوتا ہے۔

(حفظ الایمان ص ۸)

Marfat.com

۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵)

معاذ اللہ۔ معاذ اللہ۔ ثم معاذ اللہ۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

نوٹ:۔ اصل کتب سے ان اقوال کی نقول اسی کتاب کے آخری صفحات پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

ان عقائد کا بُرا ہونا تو ہر کسی کو معلوم ہی ہے جب یہ عقائد عوام نے سنے تو علماء کرام سے ان کے بارے میں فتویٰ پوچھا۔ علمائے اہل سنت نے ان عقائد کا جواب دیا اور بدعقیدہ لوگوں سے توبہ کا مطالبہ کیا لیکن یہ توبہ کرنے پر راضی نہ ہوئے بلکہ اپنی بدعقیدگی کو چھپانے کیلئے ان عقائد کی ایسی تشریح کرنے لگے جو عقل وشریعت کے بالکل خلاف تھی۔ کئی سال یہی حالت رہی، کتنی ہی مرتبہ ان بدعقیدہ لوگوں کو مناظرے کیلئے دعوت دی گئی۔ لیکن یہ ہمیشہ بھاگ جاتے، آخر کار مجدد ِ عظیم امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اِنہیں اِن کی کفریہ عبارتوں کی وجہ سے، کافر قرار دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے اس فتوے کی تصدیق عرب وعجم کے سینکڑوں علماء نے بھی کی۔ دیکھئے حسام الحرمین، الصوارم الہندیہ وغیرھا۔

اسکے جواب میں ان بدعقیدہ لوگوں نے بہت سے مکروفریب کے جال پھینکے اور شور مچایا کہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے ہمیں خواہ مخواہ کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان بدعقیدہ لوگوں کے مکروفریب کا پول کھولنے کیلئے اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے کتاب ''تمہید ایمان'' تصنیف فرمائی۔ جس میں عوام کو ان کے دھوکے سے بچنے کی تاکید فرمائی اور بدعقیدہ لوگوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

Marfat.com

جائزہ

اب آیئے اپنے عقیدے کو ان بدعقیدہ مولویوں سے محفوظ رکھنے کیلئے ''تمہید ایمان'' کا جائزہ لیں۔ مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے تمہید ایمان میں چار مرحلوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ عزوجل کو گالی دے، عیب لگائے یا ان کی شان میں کمی کرے وہ قطعاً کافر ہے۔

۲۔ جو کوئی ان کے کفریہ کلام کو دیکھ کر، سن کر بھی انہیں کافر نہ مانے اور بہانے بنائے۔ ان کی دوستی، استاذی، شاگردی کا لحاظ کرے وہ بھی کافر ہے۔

۳۔ ان گستاخوں نے جو کچھ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے اس کے گستاخانہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

۴۔ جو مکروفریب اور بہانے بازی یہ لوگ کرتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں وہ بہانے بازی ان کے کفر کو نہیں مٹا سکتی۔

اب ہم ان چار مراحل کو علمائے اسلام رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال کی روشنی میں مختصراً بیان کرتے ہیں۔

مرحلہ نمبرا اور ۲

ا۔ علمائے احناف رحمۃ اللہ علیہم کا فتویٰ

وَالْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ وَلَا یُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقاً وَلَوْسَبَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قُبِلَتْ لِاَنَّہٗ حَقُّ اللّٰہِ تَعَالٰی

Marfat.com

وَالْاَوَّلُ حَقُّ عَبْدٍ وَ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَ كُفْرِهٖ كَفَرَ۔

(علامہ علاؤالدین حصکفی ''درمختار'' جلد۳ ص ۴۰۰ مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول)

ترجمہ: انبیاء کرام علیھم السّلام میں سے کسی بھی نبی علیہ السلام کو گالی دینے کے سبب سے کافر ہونے والے کو قتل کیا جائے گا اور اسکی توبہ کسی بھی طرح قبول نہیں کی جائے گی اور اگر اس نے اللہ عزوجل کو گالی دی ہوتی (اور توبہ کرتا تو) قبول کرلی جاتی اس لیئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے (جو توبہ سے معاف ہوجاتا ہے) او پہلی بات (کہ کسی نبی کو گالی دینا) حق العبد ہے (یعنی بغیر بندے کے معاف کیئے حق العبد معاف نہ ہوگا) اور جو اسکے (یعنی گالی دینے والے کے) کفراور عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

۲۔ علمائے مالکیہ رحمتہ اللہ علیھم کا فتویٰ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَحْنُوْنَ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى اَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم اَلْمُنْقِصَ لَهٗ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللهِ لَهٗ وَحُكْمُهٗ عِنْدَ الْاُمَّةِ اَلْقَتْلُ وَمَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ كَفَرَ۔

علامہ عیاض بن سحنون موسیٰ اندلسی مالکی (''الشفاء'' جلد ۲ ص ۱۹۰ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)۔

سیدنا محمد بن سحنون رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ علمائے کرام رحمتہ اللہ علیھم کا اجماع ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا، توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر اللہ عزوجل کے عذاب کی وعید جاری ہے اور اسکی سزا تمام امت کے نزدیک قتل ہے اور جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

Marfat.com

۳۔ علمائے شوافع رحمتہ اللہ علیہم کا فتویٰ

وَ قَدْ نَقَلَ اِبْنُ الْمُنْذِرِ الْاِتِّفَاقَ عَلٰی اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ علیه السلام صَرِیْحًا وَجَبَ قَتْلُهٗ وَ نَقَلَ اَبُوْ بَکْرِ الْفَارِسِي اَحَدُ اَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ فِيْ کِتَابِ الْاِجْمَاعِ اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بِمَا هُوَ صَرِيْحُ کُفْرٍ بِاِتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ فَلَوْ تَابَ لَمْ يَسْقُطْ عَنْهُ الْقَتْلُ لِاَنَّ حَدَّ قَذْفِهِ الْقَتْلُ وَ حَدُّ الْقَذْفِ لَا يَسْقُطُ بِالتَّوْبَةِ (فتح الباري ج ۱۲ ص ۲۸۱ دار نشرالکتب الإ سلامیه لاهور)

ترجمہ: اور سیدنا ابن منذر رحمتہ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ اس پر اتفاق ہے کہ جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلے الفاظ میں گالی دی اسے قتل کرنا واجب ہے اور شافعیہ کے ایک امام سیدنا ابوبکر رحمتہ اللہ علیہ نے ''کتاب الاجماع'' میں نقل فرمایا کہ جس نے کھلے الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تو اسکے کفر پر علماء کرام رحمہم اللہ کا اتفاق ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو پھر بھی قتل اس پر سے ساقط نہ ہوگا (قتل کیا جائے گا) اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت کی سزا قتل ہے اور تُہمت کی سزا توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

۴۔ علمائے حنابلہ رحمتہ اللہ علیھم کا فتویٰ

وَ مَنْ سَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰی کُفِّرَ سَوَاءٌ کَانَ مَازِحًا اَوْ جَادًّا کَذٰلِكَ مَنِ اسْتَهْزَئَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی اَوْ بِاٰیَاتِهٖ اَوْ بِرُسُلِهٖ اَوْ بِکُتُبِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ

Marfat.com

وَ نَلۡعَبُ قُلۡ بِاللّٰهِ وَ اٰیَاتِهٖ وَ رَسُوۡلِهٖ کُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُ وۡنَ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ کَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِیۡمَانِکُمۡ۔

ترجمہ: اور جس نے اللہ عزوجل کو گالی دی وہ کافر ہے خواہ گالی مذاق میں دی ہو اور اسی طرح جس نے اللہ عزوجل کا مذاق اڑایا، یا اسکی آیتوں کا یا اسکے رسولوں کا علیھم السلام یا اسکی کتابوں کا، جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ان منافقوں کے بارے میں ہے، جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مقدس کا مذاق اڑایا "اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انھوں نے کیا کفر بکا ہے، تو یہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو محض مذاق کرر ہے تھے۔ تم فرماؤ کہ! اللہ عزوجل اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول کا مذاق اڑار ہے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم یقیناً ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔" • (المغنی ج ۹ ص ۳۳ دار الفکر بیروت)

ابن تیمیہ کی گواہی

یہاں تک تو علمائے اسلام رحمھم اللہ کے فتاویٰ آپ نے پڑھے۔ اب وہابیہ کے شیخ کبیر ابن تیمیہ کی گواہی بھی ملاحظہ فرمائیں۔

وَ قَالَ مُحَمَّدُ بۡنُ سَحۡنُوۡنِ اَجۡمَعَ الۡعُلَمَاءُ عَلٰی اَنَّ شَاتِمَ النَّبِیِّ علیه السلام وَ الۡمُنۡقِصَ لَهٗ کَافِرٌ وَالۡوَعِیۡدُ جَارٍ عَلَیۡهِ بِعَذَابِ اللّٰهِ لَهٗ وَ حُکۡمُهٗ عِنۡدَ الۡاُمَّةِ الۡقَتۡلُ وَ مَنۡ شَكَّ فِیۡ کُفۡرِهٖ وَ عَذَابِهٖ کَفَرَ وَ تَحۡرِیۡرُ الۡقَوۡلِ فِیۡهِ اَنَّ السَّابَّ اِنۡ کَانَ مُسۡلِمًا فَاِنَّهٗ یُکَفَّرُ وَ یُقۡتَلُ بِغَیۡرِ خِلَافٍ وَ هُوَ مَذۡهَبُ الۡاَئِمَّةِ الۡاَرۡبَعَةِ وَ غَیۡرِهِمۡ۔

ترجمہ: محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی

Marfat.com

دینے والا اور توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی عزوجل کی وعید آئی ہے اور اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اگر گالی دینے والا مسلمان ہے تو بالاتفاق اسے کافر قرار دیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا اور یہی چاروں آئمہ وغیرہ رحمتہ اللہ علیہم کا مذہب ہے۔

(ص ۴ ۔ الصارم المسلول مطبوعہ نشر السنتہ ملتان)

توہین کے الفاظ میں نیت کا اعتبار

پیارے بھائیو! بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ توہینِ خدا اور توہین رسول ﷺ وغیرہ کرنا کفر ہی ہے لیکن ان علمائے دیوبند کی نیت توہین کرنا نہیں تھی بلکہ ان کی نیت امت کی اصلاح کرنا تھی وغیرہ وغیرہ۔

پیارے بھائیو! اگر کوئی شخص توہین خدا عزوجل اور توہینِ رسول ﷺ کرے یعنی ایسی بات کہے جس سے توہین ہوتی ہو تو ظاہری معنی کا اعتبار کیا جاتا ہے اسکی نیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ کیونکہ ادب وتوہین کا اعتبار عرف عام پر ہوتا ہے۔ بتائیے کیا آپ اپنے والد صاحب یا استاد صاحب کو تعریف کی نیت سے گدھا کہہ سکتے ہیں، ہرگز نہیں کیونکہ گدھا، کہنا ہماری بول چال میں توہین کا لفظ ہے۔ ہاں لفظِ شیر کہنے سے توہین نہیں ہوتی کیونکہ ''شیر''، عرفِ عام میں تعریف کیلئے بولا جاتا ہے۔ بہرحال اگر آپ کہیں کہ گدھے سے میری مراد تو والد صاحب یا استاد صاحب کو شریف آدمی کہنا تھا۔ کیونکہ گدھا ایک شریف جانور ہے یعنی میری نیت توہین کرنا نہیں بلکہ تعریف کرنا تھی تو آپ کا قول نہیں مانا جائے گا۔

پتہ چلا کہ اچھی نیّت سے بھی توہین کا کلمہ کہنا توہین ہی ہے چنانچہ اچھی نیت سے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتانا، یا اچھی نیت سے

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو جانوروں، پاگلوں اور بچوں کے برابر بتانا، یا اچھی نیت سے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنا یقیناً اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ ہم اس پر علمائے اسلام رحمتہ اللہ علیہم کے فتاویٰ نقل کیئے دیتے ہیں۔

علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِنْ مَا کَانَ دَلِیْلَ الْاِسْتِخْفَافِ یُکَفَّرُ بِہٖ وَاِنْ لَمْ یَقْصُدِ الْاِسْتِخْفَافَ۔

(علامہ ابن عابدین شامی ردالمختار جلد ۳، ص ۲۹۲، مطبع، عثمانیہ استنبول)

ترجمہ:۔ ''اگر کسی لفظ میں توہین کی دلیل ہو تو اسے کافر کہا جائے گا اگرچہ کہنے والا توہین کا ارادہ نہ کرے۔''

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اَنْ یَّکُوْنَ الْقَائِلُ لِمَا قَالَ فِیْ جِھَتِہٖ ا غَیْرَ قَاصِدٍ لِلسَّبِّ وَ الْاِزْدِرَاءِ وَ لَا مُعْتَقِدَ لَہٗ وَلٰکِنَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْ جِھَتِہٖ بِکَلِمَۃِ الْکُفْرِ مِنْ لَعْنِہٖ اَوْ سَبِّہٖ اَوْ تَکْذِیْبِہٖ اَوْ اِضَافَۃِ مَا لَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ اَوْ نَفْیِ مَا یَجِبُ لَہٗ بِمَّا ھُوَ فِیْ حَقِّہٖ نَقِیْصَۃٌ مِثْلُ نَسَبَ اِلَیْہِ اِتْیَانَ کَبِیْرَۃٍ اَوْ مُدَاھَنَۃً فِیْ تَبْلِیْغِ الرِّسَالَۃِ اَوْ فِیْ حُکْمٍ بَیْنَ النَّاسِ اَوْ یَغُضُّ مِنْ مَّرْتَبَتِہٖ اَوْ شَرْفِ نَسَبِہٖ اَوْ وُفُوْرِ عِلْمِہٖ اَوْ زُھْدِہٖ اَوْ یَکْذِبُ بِمَا اشْتَھَرَ مِنْ اُمُوْرٍ اَخْبَرَ بِھَا تَوَاتَرَ الْخَبَرُ بِھَا عَنْ قَصْدِ رَدِّ خَبَرِہٖ اَوْ یَاْتِیْ بِسَفَہٖ مِنَ الْقَوْلِ اَوْ قَبِیْحٍ مِنَ الْکَلَامِ وَ نَوْعٍ مِنَ السَّبِّ فِیْ جِھَتِہٖ وَ اِنْ ظَھَرَ بِدَلِیْلِ حَالِہٖ اَنَّہٗ لَمْ

Marfat.com

يَتَعَمَّدُ ذَمَّهُ وَ لَمْ يَقْصِدْ سَبَّهُ اَمَّا لِجَهَالَةٍ حَمَلَتْهُ عَلٰى مَا قَالَهُ اَوْ لِفَجْرٍ اَوْ سُكْرٍ اَضْطَرَّهُ اِلَيْهِ اَوْ قِلَّةِ مُرَاقَبَةٍ اَوْ ضَبْطِ لِسَانِهِ وَ عَجْرَفَةٍ وَ تَهَوُّرٍ فِيْ كَلَامِهِ فَحُكْمُ هٰذَا الْوَجْهِ حُكْمُ الْاَوَّلِ لَقَتْلُ دُوْنَ تَلَعْثُمٍ اِذْ لَا يُعْذَرُ اَحَدٌ فِي الْكُفْرِ بِالْجَهَالَةِ وَ لَابِدَعْوٰى زَلَلِ اللِّسَانِ وَ لَا بِشَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ اِذَا كَانَ عَقْلُهُ سَلِيْمًا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ۔

(الشفاء جلد ٢، ص ٢٠٤، ٢٠٣ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

ترجمہ:- جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی بات کرے اور اسکا ارادہ نہ گالی دینے کا ہو نہ آپکی توہین کا، اور نہ وہ اسکا یقین کرتا ہو لیکن وہ نبی ﷺ کی شان میں ایسا کفریہ کلمہ کہے جس میں لعنت یا گالی ہو، یا آپکی تکذیب ہو، یا آپکی طرف کسی ایسی چیز کی نسبت کرے جو ناجائز ہو، یا اس چیز کی نفی کرے جو آپ کیلئے واجب (ضروری) ہو، یا وہ بات کہے جو آپ کے لئے نقص (عیب) ہو یا آپکی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرے، یا تبلیغ رسالت میں کچھ چھپانے کی نسبت کرے یا آپکا مرتبہ و شرف نسب یا آپکے علم کی عظمت یا آپکے زہد میں کمی بتائے یا آپکے جو اوصاف مشہورہ اور متواترہ ہیں انہیں جھٹلائے، یا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں کوئی نازیبا بات کہے جو گالی کی قسم سے ہو، اگرچہ اسکے حال سے یہ ظاہر ہو کہ وہ آپکی توہین نہیں کرتا نہ اس پر اعتماد کرتا ہے، یا اس نے جہالت کی وجہ سے کہا ہو، یا رنج و غم کی بناء پر یا نشے کی وجہ سے کہا ہو، یا زبان کی تیزی کی وجہ سے منہ سے نکل گیا ہو، یا غصے میں ایسا کہا، تو ایسے شخص کا بے شک یہ حکم ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے کیونکہ جہالت کا بہانہ کفر بکنے میں نہیں

Marfat.com

مانا جائے گا، نہ زبان کی تیزی کی وجہ سے کفر نکلنے کا دعویٰ نہ کوئی اور سبب جو بیان ہوئے (مثلاً۔ غصہ، رنج وغم، وغیرہ) جبکہ اسکی عقل درست ہو سوائے اس شخص کے جس کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا ہو (جان سے مار دینے کی دھمکی وغیرہ ہو) البتہ اسکا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

علامہ خفاجی خنفی اور ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہما

نے اس عبارت کو درست قرار دیا اور یہی فتویٰ دیا۔

دیکھیے (نسیم الریاض جلد۴ ص ۳۸۷، ۳۸۸، دار الفکر بیروت نیز ملا علی قاری ہروی شرح شفاء علی ہامش نسیم الریاض جلد۴ ص ۳۸۷، ۳۸۸، دار الفکر)

اب ذرا انور کشمیری کی سنیئے۔ موصوف دار العلوم دیوبند کے اکابر علماء میں سے ہیں۔

۱۔ اَلْمَدَارُ فِي الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ عَلَى الظَّوَاهِرِ وَ لَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَ النِّيَّاتِ وَ لَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِهٖ (اکفار الملحدین ص ۷۳)

ترجمہ:۔ کفر کا حکم لگانے کا دارومدار ظاہری (لفظ وغیرہ) پر ہے کہنے والے کے مقصد و نیت اور اسکے حال و قرائن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ اسی میں ہے وَ قَدْ ذَكَرَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ التَّهَوُّرَفِي عِرْضِ الْاَنْبِيَاءِ وَ اِنْ لَّمْ يَقْصُدْ كُفْرٌ (ص ۸۶)

ترجمہ:۔ ”علماء بیان فرماتے ہیں کہ انبیاء (علیہم السلام) کی شان میں گستاخی کفر ہے خواہ کہنے والا گستاخی کا ارادہ نہ کرے۔“

Marfat.com

فتویٰ گنگوہی

کچھ اسی طرح کا فتویٰ گنگوہی صاحب نے بھی صادر فرمایا ہے موصوف، اپنی کتاب فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب (ص ۷۱-۷۲ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی) پر رقمطراز ہیں۔

کسی نے سوال کیا:......سوال :-"جو شاعر اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوب ترک (بمعنی ترک محبوب) فتنۂ عرب (بمعنی عربی محبوب) باندھتے ہیں (کہتے ہیں) اسکا کیا حکم ہے۔ (بینوا و توجروا)

جواب :- "یہ الفاظِ قبیح بولنے والا اگرچہ معنیٰ حقیقیہ بمعانی ظاہرہ، خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنیٰ مجازی مراد لیتا ہے تعریف کر رہا ہے مگر تاہم ایہام اہانت (گستاخی کے وہم) و اذیتِ ذاتِ پاکِ حق تعالیٰ اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں۔ یہی سبب ہے کہ رب حق تعالیٰ نے لفظ "راعنا" بولنے سے صحابہ کو منع فرمایا "انظرنا" کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا۔ حالانکہ مقصودِ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین ہرگز وہ معنیٰ کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھا، مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت و گستاخی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لہذا حکم ہوا "لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا...."

اور علی ہذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنحضرت میں بوجہ اذیت و گستاخی (معاذ اللہ) نہ تھا بلکہ حسب عادت و طبع تھا مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا، یہ حکم ہوا۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ

Marfat.com

اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ۝ (الحجرات، ۲/۲۶)

ترجمہ:- ''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا مت کرو اور ان سے ایسے چیخ کے بات مت کرو جیسے تم آپس میں کرتے ہو، کہیں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں شعور تک نہ ہو۔''

کیا صاف حکم ہے کہ اگرچہ تمہارا قصد گستاخی نہیں مگر اس فعل سے حبط (یعنی برباد) اعمال تمہارے ہو جاویں گے۔ اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی اور ایسا ہی حدیث میں ''تکنّی بکنیۃ ابی القاسم (ابی قاسم، کنیت رکھنا)'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات شریفہ میں منع ہوگئی تھی بوجہ اذیتِ ذات سرورِ عالم کے، کوئی کسی دوسرے شخص کو پکارے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھ کر کہ کوئی مجھ کو (بلانے کا) ارادہ کرتا ہے التفات (توجہ) فرمائیں گے (''ابوالقاسم'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے)۔ حالانکہ نادی (پکارنے والا) ہرگز نیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں رکھتا..................

الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اور اذیتِ ظاہرہ ہے، پس ان الفاظ کا بکنا کفر ہوگا۔ ان کلماتِ کفر کے لکھنے والے کو منع کرنا شدید چاہیے، اور مقدور ہو (قدرت ہو) اگر باز نہ آوے تو قتل کرنا چاہیے''

گنگوہی صاحب کا فتویٰ ختم ہوا۔ اس فتوے سے پتہ چلا کہ کسی کلام میں اگر گستاخی کا ہلکا سا وہم بھی ہو تب بھی وہ کفر ہوگا۔ لیکن یہ عجب تماشہ ہے کہ جب خود گنگوہی صاحب نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو چاہیے تو یہ تھا کہ فوراً توبہ کر لیتے مگر افسوس! کہ توبہ تو نہیں کی البتہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ میرا کلام گستاخی نہیں۔ حالانکہ انکے کلام میں گستاخی کا وہم نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخی موجود ہے جیسا

Marfat.com

کہ آئندہ ہم ثابت کریں گے۔ پس ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا کلمہ کہے جس میں اللہ عزوجل یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہو، کافر کہا جائے گا اور اسکی نیت وارادہ نہ دیکھا جائے گا۔

مرحلہ ۳

اِن گستاخوں کی عبارتیں گستاخانہ ہیں

اب آیئے ان خبیث، ناپاک وملعون عبارتوں کی طرف جنکی وجہ سے عرب و عجم کے سینکڑوں علماء رحمتہ اللہ علیہم نے ان کے کہنے والوں کو کافر قرار دیا۔ اگر آپ ایمان کی آنکھوں سے دیکھیں گے تو آپ کو اُن کی عبارتوں کے گستاخانہ ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں رہے گا۔

ہمیں معلوم ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب تعالیٰ نے تمام قرآن کا علم سکھادیا، اور قرآن پاک میں ہر چھوٹی بڑی، چھپی وظاہر شے کا علم ہے اب ذرا بتایئے کہ کیا کسی ایسی مخلوق، جس پر قرآن نازل نہیں ہوا اس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر ہوسکتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

تو اب جو شخص کسی ''دوسرے'' کو حضور ﷺ سے زیادہ علم والا بتائے اس کے بارے میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ فَقَدْ عَابَهٗ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ السَّابِ (نسیم الریاض)

ترجمہ:- جس نے کہا ''فلاں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے'' تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور اسکی وہی سزا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکنے

Marfat.com

والے کے بارے میں ہے۔''

یعنی وہ کافر ہے، قتل کیا جائے گا۔ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ''معاذ اللہ'' شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے تو اس کے کافر ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہو سکتا، لیکن آپ حیرت کریں گے کہ یہی بات ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب ''براھین قاطعہ'' (جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی تصدیق کے ساتھ شائع ہوئی) کے ص ۵۵ پر تحریر کی۔ ذرا اس ناپاک عبارت کو ایمان کی آنکھوں سے پڑھیے۔

عبارت نمبر ۱

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت، نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے؟'' ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی انڈیا)

ہمارے ذہین قاری اس ناپاک عبارت میں بیان کردہ کفریات کو سمجھ گئے ہوں گے لیکن ہم طلباء و عوام کی آسانی کیلئے اس عبارت کے مشکل الفاظ کی وضاحت کر رہے ہیں۔

علم محیط زمین کا	یعنی	ساری زمین کے ذرے ذرے کا علم
فخرِ عالم	یعنی	حضور صلی اللہ علیہ وسلم

84418

Marfat.com

خلاف نصوص قطعیہ کے	یعنی	قرآن وحدیث کے واضح احکامات کے خلاف
قیاسِ فاسدہ	یعنی	غلط اندازہ۔غلط قیاس
نص	یعنی	قرآن وحدیث کی عبارت یا حکم

ذرا ان الفاظ کو اس ناپاک عبارت میں رکھ کر پڑھیں۔

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر ساری زمین کے ذرے ذرے کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بغیر کسی دلیل کے محض غلط قیاس سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟۔ شیطان و ملک الموت کو (علم کی) یہ وسعت قرآن و حدیث سے ثابت ہوئی حضور ﷺ کے علم کی اتنی وسعت پر قرآن وحدیث کی کونسی عبارت ہے۔''

یعنی کہنے کا مطلب یہ کہ۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے ذرے ذرے کا علم ہے شرک ہے۔ اِنّا لِلّٰهِ وَاِنّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ط

(۲) شیطان و ملک الموت کو زمین کے ذرے ذرے کا علم حاصل ہے، اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے، (اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس گستاخ کو شیطان کے بارے میں اتنے علم کی نص قطعی کہاں نظر آئی۔)

(۳) گنگوہی کا کہنا ہے کہ قرآن وحدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے وسیع ہونے کے بارے میں کوئی دلیل موجود نہیں ۔ اس لیئے یہ کہنا'' کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شیطان و ملک الموت سے افضل ہیں تو شیطان اور ملک الموت کو چونکہ زمین کے

Marfat.com

ذرے ذرے کا علم ہے اس لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہے'' یہ بات قیاس فاسد یعنی غلط قیاس ہے۔

(۴) ثابت ہوا کہ ملک الموت و شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ معاذ اللہ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

پیارے بھائیو، آپ پڑھ چکے ہیں کہ جو کسی کو علم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کہے وہ کافر ہے۔ دیکھیئے! اس شخص نے اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان کے علم کا اقرار کیا اور یہ ایسا شدید کفر ہے کہ جو اسے نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ کیوں کہ اس عظیم بارگاہ میں کوئی ایسا کلمہ بولنا جس سے توہین کا وہم ہی ہوتا ہو اللہ عزوجل کے ہاں قابل قبول نہیں جبکہ یہاں تو اللہ کے دشمن شیطانِ لعین کو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا بتایا جا رہا ہے۔ نیز ذرا تماشہ دیکھیئے کہ (بقول گستاخ) اگر زمین کے ذرے ذرے کا علم شیطان کیلئے مانو تو یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور اگر اتنا ہی علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانا جائے تو شرک حالانکہ علم کی اتنی وسعت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ماننا شرک ہے تو شیطان کیلئے بھی ماننا شرک ہونا چاہیے۔ کہ جو چیز مخلوق میں کسی ایک کے لئے ماننا شرک ہو وہ دوسرے کے لیے ماننا بھی یقیناً شرک ہی ہے کیونکہ اللہ کے ساتھ شرک کے معاملے میں تمام مخلوقات برابر ہیں کسی کی کوئی تخصیص نہیں کہ فلاں کو ملاؤ تو شرک ہے اور فلاں کو ملاؤ تو شرک نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ اور پھر جب ان حضرات سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا تو راہ فرار اختیار کر لی اور اس کا جواب نہ دیا۔ افسوس! کہ موصوف اپنے کفر سے توبہ کیئے بغیر ہی دار فانی سے کوچ کر گئے لیکن آج ان کے پیروکاروں کو غیر جانبدار رہ کر سوچنا چاہیے اور موصوف

Marfat.com

کی حمایت میں اپنے ایمان کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے۔

پیارے بھائیو! مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو اپنے لامحدود علم غیب سے بعض علم غیب عطا فرمایا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (سورۃ التکویر آیت ۲۴)

ترجمہ: ''اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتانے میں بخل نہیں فرماتے''۔

البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بعض علم غیب کے جاننے میں اللہ عزوجل کے محتاج ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بعض علم غیب، اللہ عزوجل کے علم کے برابر ہرگز ہرگز نہیں! بلکہ یہ ''بعض علم غیب''، اللہ عزوجل کے علم کے مقابلے میں اتنا بھی نہیں جتنا کہ کروڑوں سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔ ہاں! اللہ عزوجل کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام مخلوق میں سب سے زیادہ ہے اور مخلوقات میں شیطان و ملک الموت بھی شامل ہیں لہذا حضور ﷺ ان سے بھی زیادہ علم والے ہیں۔ یہاں تک کہ دیگر مخلوق کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

پیارے بھائیو! ان گستاخوں کی گستاخیاں بڑھتی ہی چلی گئیں یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس بعض علم غیب پر طعن کیا گیا بلکہ ایک گستاخ نے تو ایسی شدید ناپاک عبارت حضور ﷺ کی توہین میں لکھی جسے پڑھ کر آپ کا دل شدتِ غضب سے خون کے آنسو رونے لگے گا۔

اس گستاخ کی عبارت کے مشکل الفاظ کا ترجمہ قوسین میں درج کر رہے ہیں، لکھتا ہے۔

عبارت نمبر ۲

Marfat.com

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو (یعنی حضور ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے) اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ (غیبی علوم) مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی (بچے)، مجنون (پاگل) بلکہ جمیع (تمام) حیوانات و بہائم (جانوروں) کیلئے بھی حاصل ہے"۔ (حفظ الایمان، ص ۸، مصنف اشرف علی تھانوی)

اس ملعون کلام کو سمجھنا بالکل دشوار نہیں عام سمجھ بوجھ رکھنے والا بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اس گستاخ کے کہنے کے مطابق بعض علم غیب صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو نہیں بلکہ ایسا کچھ علم تو (معاذ اللہ) بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ گویا بقول گستاخ تمام جانور، جن میں گدھے، کتے اور خنزیر بھی شامل ہیں، اور پاگل بھی علم کی بعضیت میں حضور ﷺ کے برابر ہو گئے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر بعض علم غیب ملا بھی ہے تو اس میں حضور ﷺ کا کیا کمال و خصوصیت، کیونکہ اسی طرح "کچھ نہ کچھ علم غیب" تو۔۔۔۔کو بھی حاصل ہے۔ (معاذ اللہ)۔

حالانکہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو بعض علم غیب عطا فرمایا اسکا اندازہ لگانا انسان کے بس سے باہر ہے، اس بعض علم غیب کی وسعت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

علم غیب کے متعلق چند دلائل

پیارے بھائیو! اس بات کو ہر مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ عزوجل کی آخری کتاب قرآن مجید ہے اور قرآن پاک میں ہر شے کا بیان ہے۔ خود اللہ عزوجل قرآن پاک کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

"وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّافِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ'

اور کوئی خشک وتر چیز ایسی نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔ (الانعام/۵۹)

پتہ چلا کہ قرآن عظیم میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔ اور یہ بات بھی ہر مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سارا قرآن پاک اپنے پیارے حبیب ﷺ کو سکھایا۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ عیلہ وسلم کو پورے قرآن پاک کا علم حاصل ہے اور قرآن میں چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کا بیان موجود ہے پس ثابت ہوا حضور ﷺ کو ہر چھوٹی و بڑی بات کا علم اللہ عزوجل نے عطا فرمایا یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ خود صاحب قرآن پاک محمد مصطفیٰ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں دیکھئے بخاری شریف کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ السَّاعَۃَ وَ ذَکَرَ اَنَّ بَیْنَ یَدَیْھَا اُمُوْرٌ عِظَامٌ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ یُحِبُّ اَنْ یَّسْأَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْئَلْ عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَا تَسْئَلُوْنِي عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ ھٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَیْنَ مَدْخَلِيْ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ اَبْنُ حُذَافَۃَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ ثُمَّ کَثُرَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِي سَلُوْنِي ....

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا، اور بتایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے امور ہونگے، پھر فرمایا جو شخص مجھ سے جو بات بھی پوچھنا چاہے پوچھ لے خدا کی قسم! جب تک میں یہاں کھڑا ہوں تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں تمہیں اسکا جواب ضرور دونگا، چنانچہ ایک (منافق) شخص کھڑا ہوا

Marfat.com

اور پوچھا میرا ٹھکانہ کہاں ہے، فرمایا، جہنم میں ۔۔۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے عرض کیا، ''میرا (اصلی) باپ کون ہے'' فرمایا، حذافہ پھر بار بار فرماتے رہے ''پوچھو پوچھو'' ۔اس کی مثل حدیث امام مسلم نے اپنی کتاب (مسلم شریف) میں نقل فرمائی ہے۔

دیکھئے جنت میں ٹھکانہ ہوگا کہ جہنم میں، اس کا پتہ تو قیامت کے دن چلے گا، آج یہ بات غیب ہے، لیکن ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی اور کیوں نہ ہو کہ بذات خود ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَانَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔

ترجمہ:۔ بے شک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا کو رکھ دیا ہے پس میں اسکی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسا اپنے ہاتھ کی اس ہتھیلی کو۔ (مجمع الزوائد کتاب علامات النبوۃ/الباب ۳۳)

بے شک ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے جو بعض علم غیب عطا فرمایا ہے اسکی حدود متعیّن کرنا قوت بشری سے باہر ہے دیکھئے ''بخاری شریف کتاب بدء الخلق'' میں کیسا صاف بیان موجود ہے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَ اَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَ نَسِيَ مَنْ نَسِيَهٗ

Marfat.com

ترجمہ:-" ہمارے درمیان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوقات کی پیدائش (ابتداء) کے بارے میں بتایا۔ یہاں تک کہ جنتی اپنے ٹھکانوں پر اور دوزخی اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے اسے جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔" (صحیح البخاری کتاب بدء الخلق)

پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرام علیھم الرضوان کو جب سے مخلوق بنی اس وقت سے لیکر آئندہ قیامت تک کے واقعات کی خبر دے دی یہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردہ "بعض علم غیب" کی ایک جھلک ہے۔ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ﷺ میں امام مسلم رضی اللہ عنہ سے بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ ہے اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَأَیْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا۔

ترجمہ:- بے شک اللہ عزوجل نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے میں نے اسکے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

اب ذرا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے "بعض علم غیب" کی وسعتوں پر ایک اور گواہی، جلیل القدر صحابی ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ سے سُنئے:۔

لَقَدْ تَرَکْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ مَا یُحَرِّکُ طَائِرٌ جَنَاحَیْہِ اِلَّا ذَکَرَنَا مِنْہُ عِلْمًا۔ ترجمہ: ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال پر چھوڑا کہ کوئی پرندہ اپنے پر بھی نہیں ہلاتا مگر ہمیں اسکا علم بتا دیا۔ (مسند امام احمد بن حنبل مسند الأنصار، براویت أبي ذر الغِفاري)

اسی بعض علم غیب کی وسعت کا بیان کرتے ہوئے سیدنا امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں:۔

Marfat.com

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَ ضَرَّتَهَا وَ مِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

''اور بے شک دنیا وآخرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے کرم سے ہے اور لوح وقلم کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں سے ایک حصہ ہے''۔

اس شعر کی شرح میں سیدنا ابراہیم بیجوری فرماتے ہیں:۔

فَاِنْ قِيْلَ اِذَا كَانَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ بَعْضَ عُلُوْمِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا الْبَعْضُ الْاٰخَرُ اُجِيْبَ بِاَنَّ الْبَعْضَ الْاٰخَرَ هُوَ مَا اَخْبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ لِاَنَّ الْقَلَمَ اَنَّمَا كَتَبَ فِي اللَّوْحِ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ ترجمہ: اگر کہا جائے کہ جب لوح وقلم کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی علم کس کے بارے میں ہے (کیونکہ لوح وقلم میں پوری دنیا کے اوّلین وآخرین کے حالات لکھ دیئے ہیں تو اب باقی کیا بچا) اسکا جواب یہ دیا جائیگا کہ وہ باقی علوم آخرت کے بعض حالات سے متعلق ہیں جسکی خبر اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے کیونکہ لوح وقلم نے تو صرف قیامت تک کا علم ہی لکھا ہے (اسکے بعد آخرت کے معاملات لوح میں نہیں ہیں، لیکن انکے بعض معاملات کا علم بھی حضور ﷺ کو عطا ہوا)۔

پیارے بھائیو! یہ جو کچھ لکھا بطور نمونہ ہے اور ان دلائل کا ایک فیصد بھی نہیں جو شرق وغرب کے علمائے متقدمین ومتأخرین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب شریف کی وسعت پر تحریر فرمائے تفصیل کیلئے دیکھیں جاء الحق، خالص الاعتقاد اور الدولۃ المکیہ۔ وغیرھا

پیارے بھائیو! اگر انصاف سے دیکھیں تو اتنا کچھ اطمینان قلب کیلئے کافی ہے

Marfat.com

اور یہ تو اہلِ ایمان کی گواہیاں تھیں، حالانکہ یہ گستاخ جن کا تذکرہ ہو رہا ہے، جب تک انگریز کے ہاتھوں بکے نہ تھے اسوقت یہی کچھ مانتے تھے بلکہ کتابوں میں لکھتے تھے۔ مثلاً رشید احمد گنگوہی ''لطائف رشیدیہ'' میں ص، ۲۷ پر لکھتا ہے۔ ''انبیاء علیہم السلام کو ہر دم (ہروقت) مشاہدہ امورِ غیبیہ (غیبی امور کا مشاہدہ) اور تیقظ (اللہ کے دربار میں حاضر ہونا) میسر رہتا ہے۔ کَمَاقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً وَ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا (ترجمہ: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے) اور فرمایا اِنِّي اَرٰی مَا لاَ تَرَوْنَ۔ (میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے)'' (انوار غیبیہ ص ۳۲)۔

نیز دیوبندیوں کے ''مایہ ناز امام'' اشرفعلی تھانوی تکمیل الیقین (مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ پریس ص ۱۳۵) پر لکھتے ہیں۔

''شریعت میں وارد ہوا ہے کہ رسل علیہم السلام و اولیاء رحمھم اللہ غیب اور آئندہ کی خبر دیا کرتے ہیں کیونکہ جب خدا غیب، اور آئندہ کے حوادثات کو جانتا ہے اس لئے کہ ہر حادث اسکے علم سے، اسی کے ارادے کے متعلق ہونے سے، اسی کے فعل سے پیدا ہوتا ہے، تو پھر اس سے کون امر مانع ہوسکتا ہے کہ یہی خدا ان رسل علیہم السلام و اولیاء میں سے جسے چاہے اسے غیب یا آئندہ کی خبر دے دے اگرچہ ہم اسکے قائل ہیں کہ فطرت انسانی کا یہ مقتضیٰ (تقاضہ) نہیں کہ وہ بذاتہ (خود بخود) اور خود مغیبات (غیبوں) میں سے کسی شئے کو جان سکے، لیکن اگر خدا ہی کسی کو بتادے تو اسے کون روک سکتا ہے اور پھر وہ لوگ اوروں کو خبر دے دیتے ہیں ان میں سے کوئی ایسا نہیں، جو بذاتہ علم غیب کا دعویٰ کرتا ہو چنانچہ شریعت محمدیہ بالذات علم غیب کے دعویٰ کرنے کو اعلیٰ

Marfat.com

درجے کے ممنوعات میں شمار کرتی ہے اور جو اسکا دعویٰ کرے اسے کافر بتاتی ہے"

اکابرین دیوبند کے مربی قاسم نانوتوی "تحذیر الناس ص ۴" پر لکھتے ہیں "علومِ اوّلین مثلاً اور ہیں، اور علومِ آخرین اور، لیکن وہ سب علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع (جمع) ہیں اسطرح سے کہ عالم حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور انبیاء باقی اور اولیاء بالعرض ہیں۔" ان حضرت نے تو امت مسلمہ کے مسلّمہ عقیدے کے خلاف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "عالمِ حقیقی" قرار دیدیا ہے حالانکہ عالمِ حقیقی صرف اور صرف اللہ عزوجل ہے اور بقیہ سب اسی کی عطا اور کرم سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

پیارے بھائیو عالمِ حقیقی، اللہ عزوجل ہے بہر حال! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ "بعض علم غیب" کی ایک ادنیٰ جھلک بھی کس قدر وسیع ہے اب اگر کوئی ایسے "عظیم الشان علم غیب" کو معاذ اللہ جانوروں یا پاگلوں یا شیطان کے علم کی مثل یا ان کے علم جتنا قرار دے وہ کس قدر ظالم ہے وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْکَرِیْمِ

اے غیور مسلمانو! تم نے دیکھا کتنی توہین آمیز اور ایمان سوز عبارت ہے۔ کیا جو علم میں نبی اور جانور دونوں کو برابر سمجھے وہ مسلمان ہوسکتا ہے واللہ! ہر گز نہیں اور جو اس کفریہ عبارت کے ماننے والے کو کافر نہ مانے بلکہ اس کے ظاہری علم وفن یا استاذی و شاگردی کا لحاظ کرے وہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتا ہے ابھی آپ نے ساری اُمت کے علماء کا فتویٰ سنا کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ: ترجمہ:۔ "جو اس کے کافر ہونے اور عذاب کا مستحق ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔"

پیارے بھائیو! کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کا کلمہ پڑھے اور آپ کو "رسول اللہ" کہے، کیا آپ اپنے آپ کو "رسول اللہ" کہلوا کر خوش ہونگے یا اس

Marfat.com

کلمہ پڑھنے والے کو جُوتا رسید کریں گے، اسے شاباش دیں گے یا بُرا بھلا کہیں گے؟ یقیناً کوئی بھی اُمّتی اپنے آپ کو ''رسول'' کہلوانے کا سوچ بھی نہیں سکتا اور جو بد بخت ایسی خواہش کرے اسکے ایمان کی حقیقت کے بارے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن بدقسمتی سے تبلیغی جماعت کی گستاخیوں کے اس سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ ''جناب'' اشرفعلی صاحب نے اپنے مرید کو ''اشرف علی رسول اللہ'' کہنے پر تسلّی دی اور اس پر مسرّت کا اظہار فرمایا۔ دیکھئے (رسالہ الامداد؛ ص ۳۴، ۳۵، بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ، ج ۳، از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون)۔۔۔

مرید کا بیان ہے...... ....لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی رسول اللہ نکل جاتا ہے...... معاذ اللہ (تفصیل کے لئے عکس ملاحظہ فرمائیں)۔

پیارے بھائیو! اب ذرا آگے چلئے اور دیکھئے کہ اس تبلیغی جماعت کے رہنما و اکابر کیا کیا گل کھلاتے ہیں۔ کیا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں شک کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے آپ کا جواب نفی میں ہوگا۔ یعنی ہرگز نہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں آ سکتا۔

آیئے اب ہم آپ کا تعارف ایک ایسی شخصیت سے کرواتے ہیں جس نے یہ دعویٰ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی نئے نبی بلکہ ہزاروں انبیاء کے آنے کی گنجائش ہے اور نئے نبیوں کے آنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ (حالانکہ ایک معمولی سمجھ بوجھ والا بھی یہ بات آسانی سے

Marfat.com

سمجھ سکتا ہے کہ آخری نبی ہونے کا مطلب ہی یہی ہے کہ ان کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا البتہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے نہ کہ نئے نبی کی حیثیت سے، کیونکہ نبوت تو انہیں پہلے ہی مل چکی ہے)۔ اس شخصیت کا تعلق بھی فرقہ وہابی دیوبندی سے ہے اور یہ بھی تبلیغی جماعت کے اکابر میں سے ہے۔ اس کا نام محمد قاسم نانوتوی ہے اسکی بدنام زمانہ کتاب جس کا نام تحذیر الناس، ہے یہ کتاب ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۴ء میں چھپی، اس کے صفحہ نمبر ۲۴ پر یہ صاحب لکھتے ہیں:۔

عبارت نمبر ۳

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

اس عبارت کے مشکل الفاظ کا ترجمہ:

بعد زمانہ، نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد خاتمیت محمدی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اب ذرا اس ترجمے کو عبارت میں رکھ کر پڑھیئے۔

" اگر بالفرض حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا۔"

اس گستاخ کی بات کا مطلب یہ ہے کہ!

"حضور صلی اللہ عیلہ وسلم کے مبارک زمانے کے بعد اگر کوئی نیا نبی آئے تو یہ جائز وممکن ہے اور اسطرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق

Marfat.com

نہیں آئے گا۔‘‘

پیارے بھائیو! ساری امت جانتی ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں اور اب کوئی نیا نبی ہرگز نہیں آسکتا۔ جو کسی نئے نبی کے آنے کو جائز مانے کافر ہے۔

چند دلائل ختم نبوت

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر قرآن پاک سے دلائل:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ترجمہ: ’’محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور اور سب نبیوں کے آخر۔ (احزاب/۴۰)

پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں نیز۔

(۲) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ترجمہ: ’’آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا۔‘‘ (کنزالایمان، آیت نمبر ۳ رکوع ۵ مائدہ پارہ ۶)

پتہ چلا کہ دین مکمل ہوگیا نعمت تمام ہوگئی اب نہ کسی نئے دین کی گنجائش باقی ہے نہ کسی نئے نبی کی۔

(۳) وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ: ’’اور بے شک ہم نے تمہیں (اے محبوب) تمام لوگوں کیلئے بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں

Marfat.com

جانتے''۔(سبا/۲۸)

چونکہ حضور ﷺ تمام لوگوں کیلئے نبی ورسول ہیں اس لئے کسی نئے نبی کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

احادیث سے دلائل

(۱) وَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ترجمہ: ''اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں''

(بخاری ج اص ۴۹۱ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(۲) اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا) ''کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کیلئے حضرت ہارون (علیہ السلام) البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(بخاری ج ۲،ص ۶۳۳، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(مسلم ج ۲،ص ۶۷۸، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(مسند امام احمد ج ۱۔ص ۱۸۳،۱۸۲۔۱۷۷ مطبوعہ بیروت مکتب اسلامی)

(ترمذی ص ۵۳۵،۵۳۴، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(ابن ماجہ ص ۱۲، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(الاحسان بترتیب ابن حبان ج ۱ ص ۱۴۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۳) اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَ لَا نَبِيَّ ترجمہ: ''بے شک نبوت اور رسالت منقطع ہوگئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے

Marfat.com

نہ نبی"۔ (جامع ترمذی ص ۳۳۱ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت خانہ کراچی)

(مسندِ احمد ج ۳ ص ۱۲۶۷ مطبوعہ مکتبِ اسلامی بیروت)

(المستدرک ج ۴۔ص ۳۹۱ مطبوعہ دار الباز للنشر التوزیع مکہ مکرمہ)

(المصنف لابن ابی شیبہ ج ۱۱ ص ۵۳۔ ادارۃ القرآن کراچی)

بہر حال

میرے مسلمان بھائیو! ختم نبوت کے منکروں نے جو کچھ کیا وہ ہمارے لئے کوئی انوکھی بات نہیں کیونکہ ہمیں چودہ سو سال پہلے ہی ہمارے آقائے نامدار ﷺ نے اس بات کی خبر دے دی تھی کہ میرے بعد کچھ لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) وَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(جامع ترمذی۔ص ۳۲۳ مطبوعہ نور محمد کا خانہ تجارت کتب کراچی)

ترجمہ: "اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہونگے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

یہ حدیث مندرجہ ذیل کتابوں میں مختلف علماء نے روایت کی ہے

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۸، مطبع مجتبائی پاکستان۔)

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۷۸ مکتب اسلامی بیروت۔)

(دلائل النبوۃ (بیہقی)۔ج ۶ ص ۴۸۰۔ دار الکتب العلمیہ بیروت۔)

(۲) اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَ اَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَ هُوَ خَارِجٌ فِيْكُمْ لَا

Marfat.com

مَحَالَۃَ (إِلٰی قَوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم أَنَّہٗ سَاَصِفُہٗ لَکُمْ لَمْ یَصِفُھَا اِیَّاہٗ نَبِیٌّ قَبْلِيْ أَنَّہٗ یَبْدَءُ فَیَقُوْلُ اَنَا نَبِيٌّ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

(سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸۔نور محمد تجارت کتب کراچی۔)

(فرمایا)''میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو یقیناً دجّال تم میں ظاہر ہوگا۔ میں عنقریب اسکی ایک علامت تمہیں بتاؤں گا کہ وہ علامت کسی نبی نے مجھ سے پہلے بیان نہیں کی، وہ یہ کہ ابتداءً وہ کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(۳) اَنَا مُحَمَّدٌ نَبِيٌّ اُمِّيٌّ قَالَہٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

(مسند احمد ج ۲ص ۲۱۲،۱۷۲۔مکتب اسلامی بیروت)

ترجمہ:''میں محمد نبی امّی ہوں (آپ نے تین بار ارشاد فرمایا) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

پیارے بھائیو! دیکھا آپ نے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا بالکل یقینی اور قطعی ہے لیکن ''نانوتوی'' نے اپنی ملعون عبارت سے اس عقیدے میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی چنانچہ اس عبارت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دجّال لعین مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا اعلان کردیا اور دلیل کے طور پر قاسم نانوتوی کی مذکورہ بالا عبارت پیش کردی کہ جناب میں نبی ہوں اور میرے نبی ہونے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

پیارے بھائیو! یہ تھے وہ حالات جو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے دور میں پیدا ہوچکے تھے۔کوئی اللہ عزوجل کو جھوٹا کہہ رہا تھا، کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کر رہا تھا۔کوئی بذات خود نبی ہونے کا دعویدار تھا، تو کوئی حضور صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں کے برابر یا مثل کہہ رہا تھا معاذ اللہ۔ ان سب کا مقصد ایک ہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت مسلمانوں کے دل سے نکال لی جائے تا کہ مسلمانوں کے دل ایمان سے ایسے خالی کر لئے جائیں جیسے موت کے بعد جسم روح سے خالی ہو جاتا ہے۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اسکے بدن سے نکال دو

ایسے وقت میں جب سارے ہندوستان میں انگریز کے اشارے پر یہ سازشیں زوروں پر تھیں عوام وخواص کی آنکھیں امام اہلسنت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لگی ہوئی تھیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان گستاخوں کو سمجھایا خوف خدا عزوجل اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یاد دلانے کی کوشش کی۔ اگر یہ لوگ اپنی گستاخانہ عبارتوں سے توبہ کر لیتے تو یہ انہی کے حق میں بہتر تھا۔ مگر افسوس! کہ یہ لوگ اپنی کتابوں سے یہ کفریہ عبارتیں نکالنے اور ان سے توبہ کرنے پر راضی نہ ہوئے حالانکہ ایک عام شخص بھی سمجھانے پر اپنی غلطی کا اقرار کر ہی لیتا ہے۔ یہ لوگ تو پھر علماء کہلاتے تھے اگر یہ اپنی غلطی کا اقرار کر کے توبہ کر لیتے تو امت مسلمہ ایک نئے فتنے سے بچ جاتی لیکن افسوس! ایسا نہ ہو سکا۔

چنانچہ اب امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ الرحمہ ان گستاخوں کے بارے میں شرعی حکم بیان کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ہمارے قارئین پڑھ آئے ہیں کہ خدا و رسول عزّ وجل و ﷺ کے گستاخ کا شرعی حکم کیا ہے، جی ہاں وہ کافر ہے! اور ایسا کافر کہ جو اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔

Marfat.com

چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب "اَلمعتَقد المنتَقد" کے حاشیے میں (جس کا نام المعتمد المستند ہے) مندرجہ ذیل ۵ گستاخوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔

(۱) قاسم نانوتوی دیوبندی کو ختم نبوت کے انکار کے سبب

(۲) رشید احمد گنگوہی دیوبندی کو اور

(۳) خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے کم ماننے کے سبب۔

(۴) اشرف علی تھانوی دیوبندی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں جانوروں اور پاگلوں کے برابر ماننے کے سبب۔

مندرجہ بالا چار افراد تبلیغی جماعت کے معتمد اور بزرگ ترین، اکابرین ہیں۔

(۵) مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کے جھوٹے دعویٰ کے سبب کافر قرار دیا۔

اس کے بعد ان گستاخوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ علمائے حرمین (عرب شریف کے علماء رحمھم اللہ) کے پاس بھیجا گیا ان لوگوں نے اسکی تصدیق فرمائی اور اس پر امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے ان علمائے کرام رحمھم اللہ کی تصدیقات کو اپنے فتویٰ سمیت (۱۳۲۴ھ تیرہ سو چوبیس) میں شائع فرمایا اور اس کا نام "حُسَّامُ الحَرَمَین عَلیٰ منحر الکفر و المین"، رکھا۔ اس فتوے کی حمایت اور تصدیق متحدہ ہندوستان کے ڈھائی سو ۲۵۰ سے زائد علمائے اسلام رحمھم اللہ نے بھی کی اور اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔

Marfat.com

ڈھائی سو ۲۵۰ سے زائد علمائے اسلام رحمھم اللہ کی ان تصدیقات کو مولا نا حشمت علی خان رضوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''الصّوارم الھندیہّ'' کے نام سے شائع کیا۔ان علمائے کرام رضی اللہ عنہم کے نام اس کتاب کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کی شرعی مجبوری

پیارے بھائیو! امام احمد رضا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی مجبوری کے عالم میں ان گستاخوں کے بارے میں شرعی حکم بیان فرمایا تھا۔کیونکہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اس وقت ہندوستان بھر کے علماء وعوام کی نگاہوں کا مرکز تھے۔اس صورت میں آپ رحمتہ اللہ علیہ پر لازم تھا کہ آپ دین متین اور عظمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری کیلئے اپنا فرضِ منصبی ادا فرماتے۔چونکہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوری امت کا ایک ہی فیصلہ ہے کہ'' وہ شخص کافر ہے نیز جو اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے'' چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ انہیں کافر لکھنے پر مجبور ہو گئے۔اسی مجبوری کی طرف مرتضیٰ حسن دربھنگی دیوبندی نے بھی اشارہ کیا ہے موصوف دارالعلوم دیوبند کے شعبہ تبلیغ کے ناظم تعلیمات تھے لکھتے ہیں''اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا (یعنی گستاخ رسول) تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ انہیں کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے''۔

نیز ذیل میں ہم بطور نمونہ اکابر علمائے دیوبند کے چند فتاوٰے پیش کرتے ہیں جو امام اہلسنّت کے فتوٰے کی تائید کرتے ہیں۔

Marfat.com

دیوبندی فتاویٰ

(۱) جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم (جانوروں) ومجانین (پاگلوں) کے علم کے برابر سمجھے یا کہے، وہ قطعاً کافر ہے۔

(المہند، ص ۳۰، از خلیل احمد انبیٹھوی وعلمائے دیوبند)

(۲) جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر صبیان (بچوں) ومجانین (پاگلوں) وبہائم (جانوروں) کو کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے جہنمی ہے۔

(اشد العذاب، ص ۱۴، از مرتضٰی حسن در بھنگی)

مزید فرماتے ہیں: ''تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے، جو ایسا کہے (جیسا کہ نانوتوی نے ''تحذیر الناس'' اور تھانوی نے ''حفظ الایمان'' میں اور انبیٹھوی نے ''براہین قاطعہ'' میں کہا ہے) وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے، لاؤ ہم بھی تمہارے فتوی پر دستخط کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہے''۔ (اشد العذاب ص ۱۲، ۳۱)

ان صاحبان کی ان عبارات سے بات مزید واضح ہوگئی کہ کفریہ فتوی ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اعلی حضرت رضی اللہ عنہ پر عالم دین ہونے کی حیثیت سے انہیں کافر کہنا ضروری تھا تا کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا فرض کماحقہٗ ادا کر سکیں اور آئندہ کسی گستاخ کو ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی جرأت نہ ہو۔

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفٰی ﷺ اس امام اہلسنت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ایک غلط فہمی کا ازالہ

پیارے بھائیو! تبلیغی جماعت اور گروہ وہابیہ کے سرخیل مولوی اسماعیل دہلوی جسے انکے پیروکار ''شہید'' کے لقب سے یاد کرتے ہیں، نے اپنی بدنام زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں اللہ عزوجل کے پیارے انبیاء کرام علیہم السلام اور بزرگان دین رضی اللہ عنہم کی شان میں بے حد گستاخیاں کیں اور سچے مسلمانوں کو بے محابہ، بیک جنبش قلم کافر و مشرک قرار دیا جسکی وجہ سے تحریک آزادی ہند ۱۸۵۷ء کے عظیم رہنما (ہیرو) حضرت سیدنا علامہ فضل حق خیر آبادی رضی اللہ عنہ نے اسماعیل دہلوی کے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

اور فرمایا تھا مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ ترجمہ: جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔

نیز دیگر اکابر علمائے اہل سنت رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اس کتاب کا رد بڑی شدّ و مد کے ساتھ تحریر کیا تھا اور ایسا ہونا بھی چاہئے تھا۔ ذیل میں ''تقویۃ الایمان'' کی چند عبارات پیش کرتے ہیں جس سے مصنف کی ذہنیت اور علامہ فضل حق خیر آبادی رضی اللہ عنہ کے فتوٰی تکفیر کی وجہ سمجھنے میں مدد مل سکے گی۔

دہلوی مذکور، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مولیٰ علی (کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) کے بارے میں لکھتا ہے

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار (مالک) نہیں''

(تقویۃ الایمان ص ۲۸ مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

اسی کتاب میں آگے چل کر لکھتا ہے

''سارا کاروبار جہاں کا اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے، رسول کے چاہنے سے کچھ

Marfat.com

نہیں ہوتا'' (ایضاً ص ۹۶)

بلکہ ایک بات تو ایسی لکھی جسے پڑھ کر ایک مؤمن کا کلیجہ لرز جاتا ہے اور دل پکار پکار کر یہ کہتا ہے کہ یہ الفاظ کسی مؤمن کی زبان و قلم سے جاری نہیں ہو سکتے۔ موصوف، انبیاء علیہم السلام، اولیاء رحمہم اللہ اور کفار و مشرکین میں کسی قسم کا فرق کئے بغیر کیا گل افشانی فرماتے ہیں،

''ہر مخلوق میں بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے'' (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳)

صاف ظاہر ہے کہ یہ چھوٹائی یا بڑائی قد کاٹھ کے لحاظ سے نہیں بلکہ اللہ عزوجل کے دربار میں درجات کے لحاظ سے ہے اور یہ بات تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ مخلوق میں سب سے بڑا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے اور حضرت نے انہیں کے بارے میں کیسی توہین آمیز بات کی۔

اسکے علاوہ ۱۳۰۰ سال کے تمام مسلمانوں کو اپنے عجوبۂ روزگار فتوے کے ذریعے دین اسلام سے خارج قرار دیا اور صاف۔صاف کافر و مشرک ٹھہرایا مثلاً،

''جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے (جیسا کہ سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ غرض تمام عالم اسلام میں رائج ہے کہ بزرگان دین کو اللہ عزوجل کی مدد کا مظہر سمجھتے ہوئے انہیں مدد کیلئے پکارتے ہیں اور ایسا کرنا شرعاً درست ہے) اور دور و نزدیک سے پکارا کرے یا اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں، زبان سے یا دل سے یا اس کی صورت کا یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اس کو خبر ہو جاتی ہے اور اس سے میری بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو کچھ مجھ پر احوال گزرتے ہیں جیسے

Marfat.com

بیماری وتندرستی کشائش وتنگی، مرنا، جینا، غم وخوشی سب کی ہر وقت اسے خبر رہتی ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے۔

سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں خواہ عقیدہ انبیاء اولیاء سے رکھے خواہ پیر وشہید سے خواہ امام وامام زادے سے خواہ بھوت و پری سے (یعنی اللہ عزوجل کے پیاروں اور دشمنوں میں کوئی فرق نہیں) پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے خواہ اللہ کے دیئے سے۔ غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوگا۔" (گویا اللہ عزوجل کی عطا کا انکار کر دیا) (تقویۃ الایمان ص ۲۲ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور)

موصوف کے اس فتوے سے اکابرین امت حتی کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک معاذ اللہ غیر مسلم قرار پاتے ہیں اور اس طرح کے فتوے انکی اس کتاب میں حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ آپ حیرت کریں گے کہ اس شخص نے جھوٹ کو اللہ تعالیٰ کی صفت قرار دیا دیکھئے (رسالہ یک روزہ، ص ۱۷)۔

دیوبندی حضرات سے جب اس کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے تو جواب کچھ یوں ملتا ہے کہ اگر اللہ عزوجل جھوٹ پر قادر نہ مانا جائے بندوں کی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بڑھ جائے گی اسلئے اللہ عزوجل کو جھوٹ پہ قادر مانا جاتا ہے۔

حالانکہ بندے تو گناہ بھی کرتے ہیں مثلاً چوری، شراب خوری، بدکاری وغیرہ نیز بندے شادی بھی کرتے ہیں اور اولاد بھی پیدا کرتے ہیں حتی کہ خودکشی بھی کرتے ہیں تو کیا

Marfat.com

یہ افعال کرنے سے بندے کی قدرت اللہ عزوجل کی قدرت سے بڑھ جائے گی اور اگر خدا کو بھی ان تمام پر قادر مانا جائے تو کیا ایسی ہستی کو خدا کہا جا سکتا ہے؟

آپ ہی بتایئے کیا اللہ تعالیٰ خودکشی کر سکتا ہے؟ کیا اپنے جیسا دوسرا خدا پیدا کر سکتا ہے؟...... ....

بات دراصل یہ ہے کہ جھوٹ، چوری، خودکشی، شراب خوری وغیرہ افعال عیب ہیں اور اللہ عزوجل ہر عیب سے پاک ہے۔ لیکن یہ بات وہابیوں، دیوبندیوں اور تبلیغی جماعت والوں کو کون سمجھائے!

انہی حضرت نے اپنی کتاب ”صراط مستقیم“ میں اللہ کے محبوب سید کونین حضور تاجدار مدینہ ﷺ کی بارگاہِ مقدسہ میں گستاخی کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے وہ آپ بھی اپنی آنکھوں سے پڑھ لیجئے ”زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ کا اور اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے“ (صراط مستقیم، ص ۱۳۶)

عبارت واضح ہے آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ اپنے دل سے پوچھئے کیا اگر نماز میں آپ کا خیال سرکار دو عالم ﷺ کی طرف چلا جائے اور آپ اپنے پیارے آقا ﷺ کی اس پیاری سنت کو انکی محبت میں ڈوب کر ادا کریں تو یہ معاذ اللہ گدھے یا بیل کے خیال میں ڈوبنے سے زیادہ برا ہے؟ کیا ایک مسلمان ایسی بات لکھ سکتا ہے؟

الغرض وہابیہ کے امام نے کفر و شرک اور توہین و گستاخی کا جو بازار گرم کر رکھا تھا حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رضی اللہ عنہ اور انکے مخلص ساتھیوں نے اسکا سد باب کیا اور اس مکفر المسلمین کو کافر قرار دیا۔

Marfat.com

آج بعض وہابی اور دیوبندی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے ایک عالم نے تو ہمارے سردار کو کافر کہا اور یہ حکم لگایا کہ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَ عَذَابِهِ فَقَدْ كَفَرَ، (ترجمہ یعنی جو (اسماعیل دہلوی) کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے) اور تمہارے دوسرے عالم یعنی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اس کے کفر کا فتویٰ جاری نہیں کیا تو وہ خود کافر ہو گئے۔ حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ کسی شخص کو اس وقت تک کافر نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ یہ نہ ثابت ہو جائے کہ:

الف) اس شخص کا کلام واقعی کفر ہے۔

ب) جس شخص کی طرف کفریہ کلام کی نسبت کی جا رہی ہے، ثابت ہو جائے کہ واقعی اسی نے وہ کلام کہا ہے۔

ج) کفریہ کلام کہنے کے بعد توبہ نہیں کی۔

اگر ان تینوں باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے تو اس شخص کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

چنانچہ مولانا فضل حق خیر آبادی رضی اللہ عنہ کہ دور میں تو دہلوی مذکور کے بارے میں یہ تینوں باتوں پائی جاتی تھیں اس لئے انہوں نے اسماعیل دہلوی کو کافر قرار دیا لیکن تقریباً پچاس سال کے بعد امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے دور میں یہ افواہ مشہور ہوئی تھی کہ (اسماعیل دہلوی نے اپنے کفریات سے توبہ کر لی تھی) حالانکہ خبر غلط تھی لیکن مشہور ہو چکی تھی۔

اب امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کی احتیاط دیکھئے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسماعیل دہلوی کے کلام میں ستر ستر کفر ثابت کرنے کے بعد بھی محض توبہ کی افواہ کا لحاظ کرتے ہوئے اسے کافر نہیں قرار دیا۔

کیا اب بھی کوئی ذی شعور امام اہلسنت پر یہ الزام لگا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خواہ مخواہ

Marfat.com

اپنے مخالفین کو کافر کہدیا کرتے تھے۔

ہم گستاخی پر مبنی عبارات کا عکس انکی اصلی کتابوں سے پیش کر رہے ہیں تا کہ اگر ذہن میں کوئی خلجان ہو تو اسکا سدباب ہو سکے، واضح رہے کہ یہ گستاخیاں دو چار نہیں بلکہ انکا سلسلہ شیطان کی آنت کی طرح دراز ہے اور تمام کا احاطہ اس مختصر کتاب میں ممکن نہیں۔

آخری اور اہم گزارش

پیارے بھائیو! دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کبھی دیوبندیوں، وہابیوں اور تبلیغی جماعت والوں سے ان گستاخانہ عبارتوں کے بارے میں وضاحت طلب کی جاتی ہے تو کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے پاتے بلکہ بات کو دوسری طرف ٹالنے کی کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں مثلاً:

(۱) بھائیو! ہمیں عمل کرنا چاہئے یہ علماء کے جھگڑے ہیں، اسمیں ہمیں نہیں پڑنا چاہئے۔

(۲) ہم سب مسلمان ہیں ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن کے ماننے والے ہیں، ہمیں آپس میں ایک ہو کے رہنا چاہئے۔

حالانکہ دین میں تفرقہ اہلسنت و جماعت نے نہیں ڈالا، جھگڑے کی بنیاد اہلسنت و جماعت کے علماء نے نہیں ڈالی، گستاخانہ عبارتیں لکھ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کے جذبات کو ٹھیس اہلسنت و جماعت نے نہیں پہنچائی بلکہ یہ کام خود انہی حضرات کا کیا ہوا ہے۔ اور یہ لوگ محض بات بدلنے کے لئے اور جھگڑے کی اصل وجہ سے توجہ ہٹانے کیلئے یہ باتیں کرتے ہیں۔

بعض اوقات اہلسنت کے معمولات پر شدّ و مد کے ساتھ تنقید کرنا شروع کر

Marfat.com

دیتے ہیں مثلاً۔

(۱) یارسول اللہ ﷺ کہنا شرک ہے۔

(۲) مزارات پر جانا شرک ہے۔

(۳) فاتحہ، سُوئم، چالیسواں، میلاد شریف اور گیارہویں شریف منانا شرک و بدعت ہے وغیرہ وغیرہ۔

جبکہ تبلیغی جماعت کے اکابر یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ سب باتیں نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہیں۔ اہلسنت و جماعت کے علماء بھی ان باتوں کو فرض و واجب قرار نہیں دیتے البتہ انہیں غلط کہنے والوں سے دلیل ضرور طلب کرتے ہیں۔

بہر حال ان مسائل کو صرف اور صرف اس لئے اچھالا جاتا ہے تاکہ انکے ماتھے پر جو گستاخانہ عبارتیں کلنک کا ٹیکہ بن چکی ہیں انہیں چھپایا جاسکے جبکہ یہاں نجات کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ توبہ ہے۔

پیارے بھائیو! آخر ہم مسلمان کہاں جائیں، ایک وقت وہ تھا کہ جب مسلمان غالب اور کفّار مغلوب تھے لیکن کفّار اور منافقین نے سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے ذریعے مسلمانوں کی اکثریت کو دنیادار اور فیشن پرست بنا ڈالا ہے۔ تقریباً ایک ہزار سال تک دنیا پر حکومت کرنے اور اقوام عالم کی رہنمائی کرنے والے مسلمان، آج آپس میں دست و گریباں نظر آتے ہیں۔ اور اب یہ لوگ ہم سے ہمارا ایمان تک چھین لینا چاہتے ہیں۔

یقیناً یہ سب اس آقائے دوعالم، تاجدار عرب وعجم، شاہ بنی آدم، حضور نور مجسم ﷺ کے عشق میں کمی کے باعث ہوا۔ اور اب بھی اگر ہم اپنے مرکز کی طرف لوٹ آئیں،

Marfat.com

عشق رسول ﷺ، حب اہل بیت رضی اللہ عنہم، اور عظمت صحابہ واولیاء رضی اللہ عنہم کی شمع اپنے سینوں میں فروزاں کرلیں تو ضرور اللہ عزوجل کی کرم نوازی سے دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو جائیں گے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اے اللہ عزوجل ہمیں اور ہمارے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں کو اس فتنہ وفساد کے دور میں محض اپنے فضل و کرم سے گمراہیوں سے محفوظ فرما، اے اللہ عزوجل جو بھولے بھالے مسلمان شیطان کے چکر میں آکر کسی بدمذہبی کا شکار ہو گئے ہیں انہیں اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے میں توبہ اور عشق رسول ﷺ کی لازوال دولت عطا فرما۔ ہمیں ایسا بنادے کہ ہماری وجہ سے امت فتنہ وفساد کا شکار نہ ہو۔ ہم ہرگز امت مسلمہ کو انتشار وافتراق میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے، تو اپنی رحمت کاملہ سے آج کے مسلمانوں بلکہ ہماری آنے والی نسلوں کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وفادار بنادے۔ ہمیں اپنے پیاروں کی بے ادبی اور گستاخی سے محفوظ رکھ، ہمیں اچھا ماحول اپنانے کی توفیق عطا فرما اور سچے اسلامی عقائد پر ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔

آمین بجاہ سید المرسلین، صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم و علی اٰلہٖ و صحبہٖ و اولیاء امتہٖ اجمعین

عبدہ المذنب

محمد یوسف عطاری رضوی

Marfat.com

ایمان کی پہچان

حاشیہ

تمہید ایمان

مصنف

شیخ الاسلام امام اہل سنت امام احمد رضا خان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُللّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ المرسَلِینَ خَاتَمِ النَّبِیِّین وَاٰلِہٖ وَاَصحٰبِہٖ اَجمَعِینَ اِلیٰ یَومِ الدِّین بِالتَّبجِیل وَحَسبُنَااللّٰہُ وَنِعمَ الوَکِیلُ۔

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض (۱)

پیارے بھائیو! السلامُ عَلَیکُم وَرَحمۃُ اللہ وَبَرکَاتُہٗ۔

اللہ تعالیٰ عزوجل آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز، کثیر السیآت (۲) کو دینِ حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب، محمد ﷺ کی سچی محبت، عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ (اٰمین یا ارحم الراحمین) (۳)۔

تمھارا رب عزوجل فرماتا ھے:

اِنَّآ اَرسَلنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیرًا ۝ لِتُؤمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ وَتُعَزِّرُوہُ وَتُوَقِّرُوہُ وَتُسَبِّحُوہُ بُکرَۃً وَّاَصِیلًا ۝۔

ترجمہ: اے نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔ (پارہ ۲۶، الفتح، آیت ۸تا۹)۔

(۱) ہاتھ جوڑ کر عرض یعنی انتہائی عاجزی سے درخواست (۲) بہت زیادہ گناہ گار کو (۳) ایسا ہی کر دے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

Marfat.com

مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے، قرآن مجید اتارنے، کا مقصود (۱) ہی تمہارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے:

اوّل یہ کہ اللہ ورسول ﷻ و ﷺ پر ایمان لائیں۔

دوم یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کریں۔

سوم یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مُسلمانو! اِن تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب (۲) تو دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو ذکر فرمایا اور سب میں پیچھے (۳) اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب ﷺ کی تعظیم کو، اس لئے کہ بغیر ایمان، تعظیم کارآمد نہیں۔ بہتیرے (۴) نصارٰی (۵) ہیں کہ نبی ﷺ کی تعظیم وتکریم اور حضور پر سے دفعِ اعتراضاتِ کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے (۶)، لکچر دے چکے (۷) مگر جبکہ ایمان نہ لائے، کچھ مفید نہیں (۸) کہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حضورِ اقدس ﷺ کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے۔ پھر جب تک نبی کریم ﷺ کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزرے، سب بے کار و

---

(۱) قرآن پاک نازل کرنے کا مقصد اور وجہ، کہ کیوں نازل فرمایا (۲) ان تینوں عَظمت والی باتوں کی خوبصورت ترتیب تو دیکھو (۳) سب سے آخر میں (۴) بہت سے (۵) عیسائی (۶) یعنی بہت سے عیسائی کفار نابکار کی طرف سے حضور ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کے جواب میں کتابیں لکھ چکے ہیں (۷) تقریریں کر چکے یعنی اپنے بیانات سے، حضور ﷺ پر، کافروں کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دے چکے ہیں (۸) بالکل فائدہ مند نہیں

Marfat.com

مردود ہے(۱)۔ بہتیرے جوگی (۲) اور راہب (۳) ترکِ دنیا کرکے، اپنے طور پر ذکرو عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں، کہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے (۴) ہیں مگر ازآنجا کہ (۵) محمد ﷺ کی تعظیم نہیں، کیا فائدہ؟ اصلاً (۶) قابل قبولِ بارگاہِ الٰہی نہیں (۷)، اللہ ﷻ ایسوں ہی کو فرماتا ہے:۔

"وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلنٰہ ھبآءً منثورًا ٥"۔

ترجمہ:۔ "جو کچھ اعمال انہوں نے کئے تھے، ہم نے سب برباد کردیئے"۔

(پارہ ۱۹، الفرقان ۲۳)

ایسوں ہی کو فرماتا ہے:

عاملۃٌ ناصبۃٌ تصلٰی نارًا حامیۃً۔

ترجمہ:۔ عمل کریں، مشقتیں بھریں (۸) اور بدلہ کیا ہوگا؟ یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں (۹) گے۔ (پارہ ۳۰، الغاشیہ ۳ تا ۴) والعیاذ باللہ تعالیٰ (۱۰)، مُسلمانو! کہو محمد رسول اللہ ﷻ و ﷺ کی تعظیم، مدارِ ایمان (۱۱) و مدارِ نجات (۱۲) و مدارِ قبولِ اعمال (۱۳)

---

(۱) قابل قبول نہیں (۲) ایسے ہندو جو دنیا سے ترک تعلق کر لیتے ہیں (۳) ایسے عیسائی جو دنیا سے ترک تعلق کر لیتے ہیں (۴) صوفیاء دل کو صاف کرنے کیلئے ایک خاص طریقے سے ذکر کرتے ہیں اور دوران ذکر دل کی طرف توجہ کرتے ہیں اسے ضربیں لگانا کہتے ہیں (۵) مگر جب تک کہ (۶) بالکل (۷) اللہ ﷻ کے دربار میں قبولیت کے قابل نہیں (۸) تکلیفیں اٹھائیں (۹) داخل ہوں (۱۰) اللہ ﷻ کی پناہ (۱۱) ایمان کی بنیاد، جس پر ایمان کا دارومدار ہے (۱۲) نجات کا سبب، عذاب سے چھٹکارے کا سبب (۱۳) اعمال کی قبولیت کا سبب۔ جس کے سبب اعمال قبول ہوتے ہوں۔ یعنی آقا ﷺ کی تعظیم ایمان کی بنیاد ہے، آخرت میں عذاب سے چھٹکارا پانے اور نیک اعمال کی قبولیت کا سبب ہے۔

Marfat.com

ہوئی یا نہیں؟ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی!

تمھارا رب عزّوجلّ فرماتا ھے:

"قُل اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ اَبْنَآؤُکُمْ وَ اِخوانُکُمْ وَ اَزوَاجُکُمْ وَعَشِیرَتُکُمْ وَاَموالُ اقْتَرَفْتُمُوْھا وَتِجارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھا وَ مَسٰکِنُ تَرضَوْنَھآ اَحَبَّ اِلَیْکُم مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُولِہٖ وَ جِھادٍ فِی سَبِیلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاتِیَ اللّٰہُ بِاَمرِہٖ ط وَاللّٰہُ لَا یَھدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ٥

ترجمہ:۔اے نبی تم فرمادو، کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمھارے بھائی، تُمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ اور تُمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمھاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ عزّوجل اور اللہ کے رسول ﷺ اور اسکی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے، تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا (توبہ ۲۴، پارہ ۱۰)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز (۱) کوئی مال، کوئی چیز، اللہ ورسول عزّوجلّ و ﷺ سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے،

◄◄ اگر کوئی آقا ﷺ کی شان میں (معاذ اللہ) توہین کرے تو نہ اس کا ایمان باقی رہے گا نہ عذاب سے چھٹکارا ہوگا اور نہ ہی نیک اعمال قبول کئے جائیں گے (۱) اگر کسی کو دنیا بھر میں کوئی بھی ظاہری عزت وعظمت کا مالک، اور کوئی پیارا رشتہ دار، یا مال وغیرہ آقا ﷺ سے زیادہ پیارا ہو وہ اللہ عزّوجلّ کے دربار سے ٹھکرائے جانے کے قابل (مردود) ہے۔

Marfat.com

اللہ عزوجل اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا(۱)، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں: "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔"

ترجمہ: "تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں" ﷺ۔ یہ حدیث بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضورِ اقدس ﷺ سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو! محمد، رسول اللہ ﷺ کو تمام جہانوں سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات (۲) ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو (۳) خوشی خوشی قبول کرلیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد، رسول اللہ عزوجل و ﷺ کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور ﷺ کی محبت ہے۔

بھائیو! خدا ایسا ہی کرے، مگر ذرا کان لگا کر (۴) اپنے رب کا ارشاد سنو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

الٓمّٓ ط اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ٥

---

(۱) ہدایت عطا نہیں فرمائے گا (۲) ایمان کی بنیاد اور عذاب سے چھٹکارے کا دار و مدار ہوا یا نہیں؟ ہوا اور ضرور ہوا (۳) کلمہ پڑھنے والے اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے (۴) غور سے، توجہ کیساتھ۔

Marfat.com

ترجمہ :۔ کیا لوگ اس گھمنڈ(۱) میں ہیں، کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (العنکبوت/۲،۱)

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی (۲) اور زبانی اِدّعائے مُسلمانی (۳) پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سُنتے ہو! آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شَے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی وواقعی ہونے کو درکار ہیں، وہ اسمیں ہیں یا نہیں؟ (۴) ابھی قرآن وحدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں (۵)۔ محمد ﷺ کی تعظیم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو تمام جہان پر تقدِیم (۶)، تو اس کی آزمائش کا یہ صَرِیح (۷) طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی

---

(۱) جھوٹے غرور، دھوکے (۲) صرف زبان سے کلمہ پڑھنا (۳) مسلمان ہونے کا صرف زبانی دعویٰ کرنا (۴) مثلاً پلاسٹک کے پھول یا پھل وغیرہ دیکھنے میں تو اصلی نظر آتے ہیں لیکن جو خصوصیات اصلی پھلوں یا پھولوں میں ہوتی ہیں یعنی ذائقہ، خوشبو یا کھانے کے قابل ہونا وغیرہ وہ ان نقلی پھلوں یا پھولوں میں نہیں پائی جاتیں اور اسی وجہ سے انھیں نقلی کہا جاتا ہے، اسی طرح جو شخص بظاہر کلمہ پڑھے، نماز وروزے کا اہتمام کرے، لیکن اسکے دل میں آقا ﷺ کی تعظیم ومحبت، جو کہ ایمان کی بنیاد ہے، نہ ہو تو وہ بظاہر مسلمان تو ہے مگر نقلی مسلمان یعنی منافق ہے کیونکہ اس کے دل میں ایمان کی بنیاد تعظیم ومحبتِ رسول اللہ ﷺ موجود نہیں (۵) یعنی خالص ایمان کے لئے (۶) آقا ﷺ کی محبت کو کائنات کی ہر شے کی محبت پر فوقیت دینا۔ ۷) واضح۔

Marfat.com

کیسی ہی محبت کا علاقہ (۱) ہو۔ جیسے تُمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تُمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے اَحْبَاب، (۲) تمہارے اَصْحَابْ، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مُفتی، تمہارنے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد (۳)، جب وہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کریں اَصْلاً تُمہارے قلب میں اُن کی عظمت اُن کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً اُن سے الگ ہو جاؤ، اُنکو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُنکی صورت، اُن کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، اُلفت کا پاس (۴) کرو نہ اُسکی مَوْلَوِیَّتْ، (۵) مَشْیَخَیَت (۶)، بزرگی، فضیلت، کو خطرے میں لاؤ (۷) آخر یہ جو کچھ تھا، محمد رسول اللہ عزّوجلّ و ﷺ کی غلامی کی بناء پر تھا (۸) جب یہ شخص اُن ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ (۹) اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں (۱۰)، کیا بُہتیرے یہودی جبے (۱۱) نہیں پہنتے؟ کیا عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری،

---

(۱) تعلق (۲) دوست، پیارے (۳) کوئی بھی ہو (۴) محبت وعقیدت کا لحاظ، احترام (۵) مولوی ہونا (۶) پیر ہونا (۷) دل میں جگہ دینا، توجہ کرنا یعنی نہ اس گستاخ کے مولوی یا پیر ہونے کا لحاظ کرو نہ اسکی بزرگی یا فضیلت کو دل میں جگہ دو (۸) یہ سب کچھ یعنی مولوی، پیر ہونا یا بزرگی اور فضیلت اسی وجہ سے تھی کہ یہ آقا ﷺ کا غلام تھا۔ یعنی کسی کو کوئی رتبہ ملا تو غلامی رسول ﷺ کے ذریعے ورنہ اسکی اپنی حقیقت کچھ بھی نہیں (۹) کیا تعلق رہا؟ یعنی کوئی تعلق نہ رہا (۱۰) اسکے جبے یا پگڑی کا کیا لحاظ کریں یعنی لحاظ نہ کریں (۱۱) لمبا کرتا۔ جو عام طور پر صوفیاء یا علماء حضرات پہنتے ہیں۔ یعنی صرف جبے پہن لینے سے ہی کوئی اللہ تعالی کا ولی نہیں بن جاتا۔

Marfat.com

بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں (۱) بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مُقابل (۲) تم نے اس کی بات بنانی چاہی (۳) اس نے حُضور ﷺ سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی (۴) یا اسے ہر بُرے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس اَمر میں بے پروائی مَنائی (۵) یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی، تو لِلّٰہ اب تم ہی انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان، قرآن و حدیث نے جس پر حُصولِ ایمان کا مَدار رکھا تھا (۶) اُس سے کتنے دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بَدگو (۷) کی وَقْعت (۸) کر سکے گا اگر چہ اس کا پیر یا استاد یا پِدر (۹) ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگر چہ اسکا دوست یا برادر (۱۰) یا پِسر (۱۱) ہی کیوں نہ ہو، لِلّٰہ اپنے حال پر رحم کرو اپنے رب کی بات سنو، دیکھو وہ کیوں کر تمہیں اپنی رَحمت کی طرف بُلاتا ہے، دیکھو:-

---

(۱) اگر تم نے ایسا نہ کیا یعنی اس گستاخ کو بُرا نہ جانا (۲) مُقابلے پر (۳) عزت رکھنا چاہی۔ اس گستاخ کی عزت کا لحاظ کیا (۴) وفاداری کی (۵) یعنی تم نے صرف اتنا ہی کیا کہ اس گستاخ کے معاملے میں غفلت کی اور اسکی گستاخی کو سخت بُرا نہ جانا (۶) تعظیم و محبت رَسول ﷺ (۷) گستاخ۔ گالی دینے والا۔ برا بھلا کہنے والا۔ توہین کرنے والا (۸) کیا وہ گستاخ کی عزت کر سکے گا (۹) باپ (۱۰) بھائی (۱۱) بیٹا۔

Marfat.com

تمھارا رب عزوجل فرماتا ھے:

لَا تَجِدُ قَوماً یُّؤمِنُونَ بِاللّٰہِ وَالْیَومِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّونَ
مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَ رَسُولَہٗ وَلَوْ کَانُوْا اٰبَآئَھُمْ اَوْ اَبْنَآئَھُمْ اَوْ
اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ط اُولٰٓئِكَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ
الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا
عَنْہُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰہِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ٥

ترجمہ: تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں اُن کی محبت پائے جنہوں نے خدا اور رسول ﷺ سے مخالفت کی، چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کردیا اور اپنی طرف کی روح (۱) سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔ (پارہ ۲۸، المجادلۃ ۲۲)

اس آیت کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ عزوجل یا رسول اللہ عزوجل و ﷺ کی جناب میں گستاخی کرے، مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صریح یہ مفاد ہوا کہ (۲) جو

---

(۱) سیدنا جبرائیل علیہ السلام (۲) واضح طور پر پتہ چلا۔

Marfat.com

اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بِالتَّصرِیح (۱) اِرشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز سب کو گنِا یا، یعنی کوئی کیسا ہی تُمہارے زُعم (۲) میں مُعَظَّم (۳) یا کیسا ہی تمہیں بِالطَّبع (۴) مَحبوب ہو، ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے مَحبّت نہیں رکھ سکتے، اس کی وَقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مولیٰ سُبحٰنَہٗ وَ تعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مُسلمان کے لئے بَس تھا (۵) مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رَحمت کی طرف بُلاتا، اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دِلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا(٦) کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

١) اللہ تعالیٰ عزوجل تمہارے دلوں میں ایمان نَقش کر دے گا جس میں اِن شاءَ اللہ تعالیٰ عزوجل حُسنِ خاتِمہ کی بشارت جَلیلہ (۷) ہے کہ اللہ عزوجل کا لکھا نہیں مِٹتا۔

۲) اللہ تعالیٰ روحُ القدس (۸) سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

۳) تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رَواں ہیں۔

۴) تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔

---

(۱) بالکل وضاحت سے ارشاد فرمایا

(۲) خیال میں۔

(۳) عزت و عظمت والا۔

(۴) فطری طور پر (۵) کافی تھا (٦) لحاظ نہ رکھا۔

(۷) یعنی ایمان پر خاتمے کی عظیم خوشخبری ہے (۸) جبرائیل علیہ السلام۔

Marfat.com

۵) مُنہ مانگی مُرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے اَفزُوں(۱)

۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔

۷) یہ کہ فرماتا ہے "میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی" بندے کیلئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر اِنتہائے بندہ نوازی (۲) یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔

مُسلمانو! خدا لگتی کہنا (۳) اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نِثار کردے (۴) تو وَاللہِ (۵) کہ مفت پائیں (۶)، پھر زید و عمرو سے علاقۂ تعظیم و مَحبت، یک لَخت قطع کردینا (۷) کتنی بڑی بات ہے؟ (۸) جس پر اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ ان بے بہا (۹) نعمتوں کا وعدہ فرمارہا ہے اور اُس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔

قُرآنِ کریم کی عادتِ کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بَشارت دیتا ہے، نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازِیانہ (۱۰) بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت (۱۱) نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں، سزاؤں کے ڈر سے، راہ پائیں۔ (۱۲) وہ عذاب بھی سن لیجئے:

---

(۱) زیادہ (۲) غلاموں پر مہربانی کی انتہا (۳) سچی بات (۴) فدا کردے، لُٹادے (۵) اللہ کی قسم۔ (۶) مفت میں مل گئیں (۷) گستاخوں سے محبت و تعظیم کا رشتہ مکمل طور پر ختم کردینا (۸) یعنی زیادہ بڑی بات نہیں (۹) انمول، انتہائی قیمتی (۱۰) عذاب کی دھمکی۔ عذاب کا کوڑا (۱۱) کم ہمت والے (۱۲) ہدایت پائیں۔

Marfat.com

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ"۝

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے باپ، اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے رفاقت پسند کرے وہی لوگ ستمگار(۱) ہیں

(پارہ ۱۰، التوبہ ۲۳)

اور فرماتا ہے کہ:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ"

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ (پارہ ۲۸، الممتحنہ ۱)

اور فرماتا ہے:

تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ۝

(پارہ ۲۸، الممتحنہ ۱)

ترجمہ:۔ تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا بے شک وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔

مزید فرماتا ہے:

۱۔ ظالم

Marfat.com

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ج يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ"۔

ترجمہ: تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے قیامت کے دن۔ تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دیگا کہ تم میں ایک، دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔ (پارہ ۲۸، سورہ الممتحنۃ ۳)

اور فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ:۔ تم میں جو اُن سے دوستی کریگا تو بیشک وہ انہیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو۔ (پارہ ۶، المائدۃ ۵۱)

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا، اس آیت کریمہ نے بالکل تصفیہ فرمادیا (۱) کہ جو اُن سے دوستی رکھے وہ بھی اُن میں سے ہے، اُن ہی کی طرح کافر ہے، اُن کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا اور وہ کوڑا بھی یاد رکھیے کہ "ان سے میل رکھتے ہو (۲) اور میں تمہارے چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہوں"۔ اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

---

(۱) بالکل واضح طور پر فیصلہ (۲) تعلق رکھتے ہو، ملاقاتیں کرتے ہو۔

Marfat.com

تُمھارا رب عزوجلّ فرماتاھے:

" وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ لَھُم عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ٥ "(پارہ۱۰،التوبۃ ۶۱)

ترجمہ : اور جورسول اللہ کوایذاء(۱)دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اورفرماتاہے:" اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِي الدُّنیا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَھُمۡ عَذَاباً مُّھِیۡناً" ترجمہ: بےشک جواللہ ورسول ﷺ کوایذاء دیتے ہیں ان پراللہ کی لعنت ہے دنیاوآخرت میں،اوراللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیارکررکھاہے۔(پارہ ۲۲،الاحزاب ۵۷)

اللہ عزوجل ایذاء سے پاک ہے اُسے کون اِیذاء دے سکتاہے۔مگرحبیب ﷺ کی شان میں گستاخی کواپنی اِیذاءفرمایا۔اِن آیتوں سے اس شخص پرجورسول اللہ عزوجل و ﷺ کے بدگویوں(۲)سے محبت کابرتاوکرے،سات کوڑے ثابت ہوئے:

۱۔وہ ظالم ہے۔۲۔گمراہ ہے۔۳۔کافرہے۔۴۔اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ۵۔ وہ آخرت میں ذلیل وخوارہوگا۔۶۔ اس نے اللہ واحدقہارکوایذاءدی۔ ۷۔اس پردونوں جہان میں خداکی لعنت ہے۔والعیاذباللہ تعالیٰ۔

اے مسلمان !اے مسلمان!اے امتی سیدالانس والجان ﷺ(۳) خُدارا، (۴)ذرااِنصاف کر،وہ سات بہتر(۵) ہیں جوان لوگوں سے یک لخت(۶)ترکِ

---

(۱)تکلیف(۲)گستاخوں سے(۳)اےانسانوں اورجنات کےسردار ﷺ کےامتی(۴)اللہ کے واسطے(۵)وہ سات انعامات بہترہیں(۶)فوراً۔

Marfat.com

علاقہ (۱) کردینے پر ملتے ہیں کہ ﴿۱﴾ دل میں ایمان جم جائے (۲) ﴿۲﴾ اللہ مددگار ہو ﴿۳﴾ جنت مقام ہو ﴿۴﴾ اللہ والوں میں شمار ہو ﴿۵﴾ مرادیں ملیں ﴿۶﴾ خدا تجھ سے راضی ہو ﴿۷﴾ تو خدا سے راضی ہو۔ یا یہ سات بھلے (۳) ہیں؟ جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ﴿۱﴾ ظالم ﴿۲﴾ گمراہ ﴿۳﴾ کافر ﴿۴﴾ جہنمی ہو ﴿۵﴾ آخرت میں خوار (۴) ہو ﴿۶﴾ خدا کو ایذاء دے ﴿۷﴾ خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہَیہَات، ہَیہَات (۵) کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ سات اچھے (۶) ہیں، کون کہہ سکتا ہیں کہ وہ سات (۷) چھوڑنے کے ہیں، مگر جانِ برادر! (۸) خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا، وہاں تو امتحان کی ٹھہرنی ہے (۹) ابھی آیت سُن چکے الٓمّٓ حَسِبَ النَّاس، کیا اس بھلاوے (۱۰) میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہوگا؟

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے! دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تُمہاری جانچ (۱۱) ہے۔ دیکھو! وہ فرمارہا ہے کہ تُمہارے رشتے، علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے، مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو (۱۲)۔ دیکھو! وہ فرمارہا ہے کہ میں غافل نہیں، میں بے خبر نہیں، تُمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں، تُمہارے اقوال (۱۳)

---

(۱) تعلق توڑنے پر ملتے ہیں (۲) مضبوط ہوجائے (۳) یا یہ سات عذاب بہتر ہیں؟ (۴) ذلیل (۵) یعنی ہرگز نہیں (۶) یہ سات عذابات (۷) وہ سات انعامات جو اوپر مذکور ہوئے (۸) پیارے بھائی (۹) امتحان کا فیصلہ ہوچکا ہے (۱۰) غفلت (۱۱) آزمائش، امتحان۔ (۱۲) مجھ سے تعلق توڑ کر کس گستاخ سے رشتہ جوڑتے ہو (۱۳) باتیں۔

Marfat.com

سُن رہا ہوں تُمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں، دیکھو! بے پروائی نہ کرو، پرائے پیچھے، اپنی عاقبت نہ بگاڑو (۱)، اللہ ورسول عزوجل و ﷺ کے مُقابِل ضد سے کام نہ لو، دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے۔ اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں، دیکھو! وہ تمہیں اپنی رَحمت کی طرف بلاتا ہے، بے اس کی رَحمت کے کہیں پناہ نہیں (۲) دیکھو اور گناہ، تو نِرے گناہ ہوتے ہیں (۳) جن پر عذاب کا اِستحقاق ہو، مگر ایمان نہیں جاتا (۴)، عذاب ہو کر، خواہ رب کی رَحمت، حبیب ﷺ کی شَفاعت سے بے عذاب ہی چُھٹکارا ہو جائے گا (۵) یا ہوسکتا ہے۔ مگر یہ محمد رسول اللہ عزوجل و ﷺ کی تعظیم کا مَقام ہے اُنکی عظمت، اُن کی مَحبت، مَدارِ ایمان ہے، قرآنِ مجید کی آیتیں سُن چکے کہ جو اس مُعاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ دیکھو جب ایمان گیا، پھر اصلاً، ابدالآباد تک (۶) کبھی، کسی طرح ہرگز، اصلاً، عذابِ شدید سے رہائی نہ ہوگی۔ گستاخی کرنے والے، جن کا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو، وہاں اپنی بھگت رہے ہونگے (۷) تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں؟ پھر

---

(۱) کسی غیر (گستاخ) کی وجہ سے اپنی آخرت خراب مت کرو (۲) اسکی رحمت کے بغیر کہیں پناہ نہیں (۳) یعنی کفروشرک کے علاوہ دوسرے گناہ تو صرف گناہ ہی ہوتے ہیں انکے کرنے سے انسان کا ایمان نہیں جاتا (۴) یعنی کفروشرک کے علاوہ دیگر گناہ سے بندہ عذاب کا مستحق ہو مگر کافر پھر بھی نہیں ہوتا (۵) یعنی دیگر گناہوں پر یا تو کچھ عذاب ہونے کے بعد یا اللہ عزوجل کی رحمت اور آقا ﷺ کی شفاعت سے عذاب کے بغیر ہی چھٹکارا ہو جائے گا (۶) ہمیشہ ہمیشہ کیلئے (۷) خود عذاب کا شکار ہو نگے۔

Marfat.com

ایسوں کا لحاظ کر کے، اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غَضَبِ جبّار عزوجل وعذابِ نار میں پھنسا دینا، کیا عقل کی بات ہے؟ لِلّٰہ لِلّٰہ (۱) ذرا دیر کو اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سب اپنی وآں سے نظر اٹھا کر (۲) آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہّار کے سامنے حاضر سمجھو اور بڑے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت (۳)، بُلند عزّت (۴)، رفیع وَجاھت (۵)، جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم کی، اُن کی توقیر پر ایمان واسلام کی بناء رکھی (۶) اسے دل میں جما کر اِنصاف و ایمان سے کہو، کیا جس (۷) نے کہا کہ شیطان کو یہ وُسعت، نص سے ثابت ہوئی (۸)، فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وُسعتِ علم کی کونسی نصِّ قطعی ہے؟ (۹) اس نے محمد رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی؟ کیا اُس نے ابلیسِ لعین کے علم کو رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ اقدس پر نہ بڑھایا؟ (۱۰) کیا وہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعتِ علم سے کافر ہو

---

(۱) اللہ کے واسطے (۲) ہر اعیرے غیرے سے نظر اُٹھا کر (۳) بہت بڑی بزرگی (۴) اونچا مرتبہ۔ (۵) انتہائی بلند مرتبہ (۶) انکی تعظیم وتوقیر کرنے پر ایمان اور اسلام کی بنیاد رکھی یعنی انکی تعظیم وتوقیر کو ایمان کی جان قرار دیا۔ جو انکی تعظیم نہ کرے کافر ہے (۷) یہ قول خلیل انبیٹھوی دیوبندی کا ہے (۸) بقول گستاخ، شیطان کے علم کا وسیع (زیادہ) ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے معاذ اللہ (۹) (گستاخ ہم سے پوچھتا ہے کہ) فخر عالم (آقا صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم کے وسیع ہونے کا ثبوت قرآن وحدیث میں کہاں موجود ہے؟ یعنی اس گستاخ کو شیطان کے وسیع علم کی دلیل قرآن وحدیث میں نظر آ گئی لیکن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کے وسیع ہونے کا ثبوت نہ قرآن میں ملا نہ حدیث میں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ (۱۰) کیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک سے شیطان کے علم کو زیادہ قرار نہیں دیا؟

Marfat.com

کر شیطان کی وُسعتِ علم پر ایمان نہ لایا؟ مسلمانو! خود اس بَد گو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر (۱) دیکھو! تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اُسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا، پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہوگی؟ اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو (۲) اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعًا ناگوار مانے گا، (۳) تو اسے چھوڑیئے اور کسی معظم (۴) سے کہہ دیجئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جاکر آپ کسی حاکم کو ان ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں (۵)؟ دیکھیے! ابھی ابھی کُھلا جاتا ہے (۶) کہ توہین ہوئی اور بے شک ہوئی پھر کیا رسول اللہ ﷺ عزّ و جلّ کی توہین کرنا کُفر نہیں؟ ضرور ہے اور بالیقین ہے۔ کیا جس نے شیطان کی وُسعَتِ عِلم کو نَص سے ثابت مان کر حضورِ اقدس ﷺ کے لئے وسعتِ علم ماننے والے کو کہا ''تمام نُصُوص کو رَدّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے'' (۷) اور کہا ''شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے'' (۸) نے ابلیس لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا، کہ

---

(۱) ''او! علم میں شیطان کے برابر'' (۲) یعنی وہ اپنی بات کو درست قرار دینے کیلئے یا اپنی بات کا بھرم رکھنے کیلئے (۳) جبکہ وہ (گستاخ) ان الفاظ سے پکارا جانا دل میں یقیناً برا مانے گا (۴) ہر وہ شخص جسکی عزت کی جاتی ہو (۵) کیا کسی جج کو کورٹ کے اندر یوں کہہ سکتے ہیں کہ ''او علم میں شیطان کے برابر'' (۶) واضح ہوتا ہے (۷) بقول گستاخ اگر جو کوئی شخص آقا ﷺ کے علم مقدس کو وسیع مانے تو وہ قرآن و حدیث کو ٹھکرا کر ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ گویا آقا ﷺ کا علم اگر وسیع مانا جائے تو یہ (بقول گستاخ) شرک ہو جائے گا (۸) یعنی وھابیوں اور دیو بندیوں کے نزدیک حضور اقدس ﷺ کے علم مقدس کو وسیع ماننا شرک کا حصہ ہے۔ معاذ اللہ

Marfat.com

جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہوگی، وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے، قطعاً شرک ہی رہے گی (۱) کہ خدا ﷻ کا شریک کوئی نہیں ہوسکتا، جب رسول اللہ ﷻ و ﷺ کے لئے یہ وسعت علم ماننی شرک ٹھہرائی، جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے (۲) جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے (۳) وہی وسعت، وہی صفت خود اپنے منہ، ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرایا۔

مسلمانو! کیا یہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ دونوں کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوئی، اللہ ﷻ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے؟ ابلیس لعین کو اور رسول اللہ ﷻ و ﷺ کی توہین یوں، کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا، کہ وہ (۴) تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے، اور یہ (۵) اس سے ایسے محروم، کہ ان کے لئے ثابت مانو، تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانو! کیا خدا اور رسول اللہ ﷻ و ﷺ کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور ہے۔

کیا جس (۶) نے کہا کہ "بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (۷) و مجنون (۸) بلکہ جمیع (۹)

---

(۱) یعنی اگر آقا ﷺ کیلئے علم کی وسعت ماننا شرک ہے تو شیطان کیلئے ماننا بھی شرک ہی ہوگا کیونکہ خدا کا کوئی بھی شریک نہیں ہوسکتا (۲) گویا جس کسی میں وہ صفت پائی جائے وہ خدا ہی ہوسکتا ہے اور کچھ نہیں (۳) اس گستاخ نے (۴) شیطان (۵) یعنی آقا ﷺ (۶) یعنی اشرف علی تھانوی دیوبندی کہ جس نے یہ بات اپنے رسالے "حفظ الایمان" کے ص ۸ پر لکھی ہے (۷) بچے (۸) پاگل (۹) تمام۔

Marfat.com

حیوانات و بہائم (۱) کے لئے بھی حاصل ہے''، کیا اس نے محمد رسول اللہ عزوجل و ﷺ کو صَرِیح گالی نہ دی ؟ کیا نبی کریم ﷺ کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا، جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے؟

مُسلمان ! مُسلمان ! اے محمد رسول اللہ عزوجل و ﷺ کے امتی ! تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ، کیا اس ناپاک وملعون گالی (۲) کے صَرِیح ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے؟ معاذ اللہ ! کہ محمد رسول اللہ عزوجل و ﷺ کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی؟ کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اِعتبار نہ آئے، تو خود اُن ہی بدگویوں سے پوچھ دیکھ، کہ آیا تمھیں اور تمہارے اُستادوں، پیرجیوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں ! تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سور کو ہے تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتّے کو ہے تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جیسا گدھے کو ہے، یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں اُلو، گدھے، کُتّے، سور کے ہمسرو ! دیکھو تو وہ اِس میں اپنی اور اپنے اُستاد، پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں ؟ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سَر ہو جائیں (۳)، پھر کیا سبب کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسرِ شان (۴) ہو، محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین نہ ہو؟ کیا مَعَاذَ اللہ اِن کی عظمت ان سے بھی گئی گزری (۵) ہے؟ کیا اسی کا نام ایمان ہے ؟ حَاشَا اللہ حَاشَا اللہ ! (۶) کیا جس نے کہا (۷) کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم

---

(۱) جانور اور چوپائے (۲) توہین (۳) عاجز (۴) گستاخی، شان میں کمی (۵) کمتر (۶) اللہ کی قسم ہرگز نہیں (۷) یہ قول بھی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کا ہی ہے۔

Marfat.com

ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی (۱) ہے تو چاہیے کہ سب کو عالِمُ الغَیب کہا جاوے، پھر اگر زید اسکا اِلتِزام کرلے (۲) کہ ہاں میں سب کو عالِمُ الغَیب کہوں گا تو پھر عِلمِ غَیب کو منجملہ کمالاتِ نَبَوِیّہ شمار کیوں کیا جاتا ہے (۳)؟ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوّت سے کب ہوسکتا ہے؟ اور اگر اِلتِزام نہ کیا جاوے تو نبی وغیرِ نبی، میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے (۴)، انتہی۔ کیا رسول اللہ عزوجل و ﷺ اور جانوروں، پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور ﷺ کو گالی نہیں دیتا؟، کیا اُس نے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً رَدّ و اِبطال نہ کردیا ؟ (۵) دیکھو:

تُمہارا رب عزّوجلّ فرماتاھے:

"وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيماً ط"

ترجمہ: اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے

(النسآء ۱۱۳)

---

(۱) چھپا ہوا ہے (۲) اقرار کرلے، ارادہ کرلے کہ ہاں ایسا ہی ہے (۳) یعنی علمِ غَیب اگر سب کو حاصل ہے تو پھر اس کو نبوت کے کمالات میں کیوں گنا جاتا ہے یعنی یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ فلاں نبی علیہ السلام کو علمِ غَیب حاصل ہے کیونکہ ایسا علمِ غَیب تو ہر بچے پاگل اور حیوان وغیرہ کو حاصل ہے (۴) (گویا گستاخ ہم سے کہتا ہے) اگر سب کو عالم الغیب نہ کہا جائے تو نبی اور غیر نبی میں فرق کرنے کی وجہ بتانا آپ پر لازم ہے یعنی بعض علمِ غَیب تو سب بچوں، جانوروں وغیرہ کو حاصل ہے تو آپ (اہلسنت) انبیاء کو تو اس علم کے جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کہتے ہیں اور جانوروں کو نہیں کہتے تو اسکی وجہ ضرور بتائیں؟۔ جبکہ ہم اہلسنت حضور ﷺ کو عالم الغیب نہیں کہتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے انہیں اپنے لامحدود علم میں سے "کچھ" علمِ غَیب عطا فرمایا ہے اور اس وجہ سے حضور ﷺ باکمال ہیں (۵) یعنی کیا اس گستاخ نے اللہ عزوجل کے کلام کو کھلم کھلا جھوٹا ٹھہرا کر اس کا انکار نہیں کیا؟

Marfat.com

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب ﷺ کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا (۱)۔

اور فرماتا ہے: ''وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ''۔ (پ۱۳، یوسف ۶۸)

ترجمہ :۔ اور بے شک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے ۔

اور فرماتا ہے : '' وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ''۔ (پ۲۶، ذاریات ۲۸)

ترجمہ: ملائکہ نے ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی۔

اور فرماتا ہے: ''وَ عَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا''۔ (پ۱۵، الکھف ۶۵)

ترجمہ:۔ اور ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا۔

وغیرہا (۲) آیات، جن میں اللہ تعالیٰ عزوجل نے علم کو کمالاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وَالثناء میں گنا ۔ اب زید (۳) کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے (۴) اور علمِ غیب کی جگہ مطلق علم (۵) جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے۔(۶) اور دیکھئے کہ اس

---

(۱) کمال اور تعریف کے طور پر ارشاد فرمایا (۲) اور ان آیتوں کے علاوہ دیگر آیتوں میں (۳) زید و بکر مثال کے طور پر کسی بھی شخص کو کہہ سکتے ہیں کوئی خاص آدمی مراد نہیں ہوتا۔ یہاں زید سے مراد کوئی سنی شخص ہے (۴) گستاخ کی عبارت میں جہاں زید کا لفظ ہے وہاں اللہ عزوجل کا نام پاک رکھیئے (۵) یعنی گستاخ کی عبارت میں علمِ غیب کی جگہ صرف علم، خواہ کسی بھی شے کا علم ہو (۶) یعنی صرف علم کا لفظ رکھیں کہ ''علم'' کا ہر جانور کو ملنا زیادہ واضح ہے کہ ہر جانور کو کچھ نہ کچھ باتوں کا علم تو ہوتا ہے مثلاً ◄◄

Marfat.com

بدگوئے مُصطفٰے کی تقریر(۱) کس طرح کلام اللہ جلّ جلالہ کا ردّ کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مُقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم الصّلوٰۃ السلام) کی ذاتِ مُقدّسہ پر علم کا اِطلاق کیا جانا (۲) اگر بقولِ خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ اَمر ہے (۳) کہ اس علم سے مرادِ بعض عِلم ہے یا کُل علوم، اگر بعض عُلوم مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی کیا تخصیص ہے (۴) ایسا علم تو زید وعَمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا اِلتزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالِم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالاتِ نَبَوِیّہ (۵) شُمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خُصوصیّت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر اِلتزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیرِ نبی میں وجہِ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مُراد ہیں، اس طرح اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے(۶) تو اس کا بُطلان (۷) دلیلِ

◄◄ اُڑنا، خوراک کی تلاش، دشمن سے بچنے کی تدبیریں کرنا۔ وغیرہ تو کیا ان باتوں کے جاننے سے یہ جانور عالم کہلائیں گے۔ ہرگز نہیں جانور وغیرہ کبھی عالم نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح اگر جانوروں کو بالفرض کسی آنے والے حادثے کا اندازہ ہو جائے یا یہ فرشتوں کو نازل ہوتا دیکھ لیں تو کیا معاذ اللہ انبیاء کرام علیہم السلام کے برابر ہو جائیں گے؟ (۱) اُس گستاخ کا کلام، باتیں (۲) یعنی یہ کہنا کہ آقا ﷺ یا دیگر انبیاء کرام علیہ السلام کو وسیع علم ملا (۳) پوچھنے کے لائق یہ بات ہے (۴) کیا خاص خوبی ہے (۵) نبوت کے کمالات میں سے ایک کمال (۶) تمام کی تمام باتیں انبیاء کرام علیہ السلام کو اسطرح معلوم ہوں کہ کوئی ایک چیز بھی انکے علم سے باہر نہ ہو (۷) غلط ہونا۔

Marfat.com

نقلی وعقلی سے ثابت ہے انتہیٰ۔ پس ثابت ہوا کہ خُدا کے وہ سب اَقوال اسکی دلیل سے بَاطِل ہیں۔مُسلمانو دیکھو! کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ ﷺ ہی کو گالی نہ دی بلکہ اُن کے رب جَلّ وعلا کے کلاموں کو بھی بَاطِل ومَرۡدُود کردیا(۱)۔

مُسلمانو! جس کی جُرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ عزوجل و ﷺ کے عِلمِ غَیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملادے(۲)اور ایمان واسلام وانسانیّت سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے،اس سے کیا تعجّب کہ خدا کے کلاموں کو رَدکرے(۳)باطل بتائے(۴)پَسِ پُشت ڈالے(۵)زیرِ پامَلے(۶) بلکہ جو یہ سب کچھ کلامُ اللہ کے ساتھ کرچکا وہی رسول اللہ عزوجل و ﷺ کے ساتھ اس گالی پر جُرأت کرسکے گا مگر ہاں اس سے دَریَافت کرو(۷) کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اَساتذہ میں جاری ہے یا نہیں؟(۸) اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہے تو کیا جواب ہے؟ہاں ان بدگویوں سے کہو! کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی،خود اپنے آپ سے اسے دَریَافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم،فاضِل،مولوی،ملا،چنین و چناں(۹) فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات و بہائم مثلاً کُتّے سُوَرکو کوئی اِن الفاظ

---

(۱)ٹھکرادیا اور جھوٹا قرار دیدیا(۲)جانوروں کے علم کے برابر کہے یا جھٹلادے(۳)خدا کی بات کا انکار کرے(۴)جھوٹا ٹھہرائے(۵)پیٹھ کے پیچھے پھینکے۔قابل توجہ نہ سمجھے(۶)پاؤں کے نیچے روندے،کچلے(۷)پوچھو(۸)یعنی یہی باتیں آپ اور آپ کے استادوں کو کہہ سکتے ہیں؟(۹)ایسا ایسا

Marfat.com

سے تعبیر نہیں کرتا (۱)۔ان مَناصِب کے بَاعِث (۲) آپ کے اَتباعْ واَذْناب (۳) آپ کی تعظیم، تکریم، توقیر کیوں کرتے، دَست وپا پَر بوسہ دیتے ہیں (۴) اور جانوروں مثلاً اُلو، گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں بَرَتتا اس کی وجہ کیا ہے؟ کل علم (۵) تو قطعاً (۶) آپ صاحبوں کو بِھی نہیں اور بَعض میں آپ کی کیا تخصیص؟ ایسا علم تو الو، گدھے، کتے، سور سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ اِن سب کو عالم وفَاضِل وچُنیں وچُناں (۷) کہا جائے پھر اگر آپ اس کا اِلتزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علماء کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خُصُوصیَّت نہ ہو، گدھے، کُتے، سور سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا؟ اور اگر اِلتزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے، کتے، سور میں وجہِ فرق بیان کرنا ضروری ہے۔ فقط۔

مُسلمانو! یوں دریَافت کرتے ہی بعونہٖ تعالیٰ (۸) صاف کھل جائے گا (۹) کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی صریح شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جَا بجا (۱۰) کیسا ردّ وباطل کر دیا۔ مُسلمانو! خاص اس بدگو اور

---

(۱) عزت واکرام کے القابات وغیرہ سے کیوں نہیں پکارا جاتا (۲) یعنی جانوروں مثلاً کتے اور سور وغیرہ کو کوئی عالم، فاضل وغیرہ کیوں نہیں کہتا حالانکہ ان کو کچھ باتوں کا علم تو ہوتا ہی ہے (۳) شاگرد اور پیروکار یعنی دُم چھلے (۴) مولوی وعالم وغیرہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ اور پاؤں چومتے ہیں (۵) غیب اور ظاہر کی تمام باتیں (۶) یقیناً (۷) اچھے اچھے القابات سے کیوں پکارا جاتا ہے۔ (۸) اللہ عزوجل کی مدد سے (۹) صاف ظاہر ہو جائے گا (۱۰) جگہ جگہ۔

Marfat.com

اس کے ساتھیوں سے پوچھو، ان پر خود ان کے اِقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں:

تُمھارا رب عزّوجلّ فرماتا ھے:

"وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ز لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ o"۔

ترجمہ :۔اور بے شک ضرور ہم نے جہنم کیلئے پھیلا رکھے ہیں بہت سے جن اور آدمی ان کے وہ دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے ۔وہ چوپایوں (۱) کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے۔ وہی گمراہ وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں ۔" (پارہ ۹، اعراف ۱۷۹) اور فرماتا ہے:

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ط اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا لا اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْيَعْقِلُوْنَ ط اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا o

ترجمہ: کیا بھلا دیکھو تو ،جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا، یا تجھے گمان ہے ان میں بہت کچھ سُنتے یا عقل رکھتے ہیں سو وہ نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ

---

(۱) جانوروں

Marfat.com

تو اُن سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں (پارہ ۱۹ الفرقان ۴۳-۴۴)

ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا۔ اب ان سے پوچھیئے کیا تُمہارا علم انبیاء یا خود حُضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء کے برابر ہے،۔ ظاہراً اسکا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کردی، آپ تو دوپائے ہیں (۱) برابری مانتے کیا مشکل ہے؟ (۲) تو یوں پوچھیئے تمہارے اُستادوں، پیروں، مُلاؤں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو؟

آخر کہیں تو فرق نکالیں گے (۳) تو اُن کے وہ اُستادوغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپایوں کے برابر ہوئے اور یہ اُن سے علم میں کم ہیں، جب تو (۴) انکی شاگردی کی، اور جو ایک مُساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا (۵) تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رُو سے چوپایوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مِصداق ٹھہرے (۶)۔

---

(۱) یعنی خود یہ گستاخ تو دو پاؤں والے ہیں (۲) یعنی جب انبیاء کرام علیہم السلام کو علم میں جانوروں کے برابر کہدیا تو خود اپنے برابر کہنا انکے لئے کوئی مشکل بات نہیں (۳) کسی کو تو اپنے سے زیادہ علم والا کہیں گے (۴) اسی لئے تو ان گستاخوں نے اُن کی شاگردی اختیار کی (۵) یعنی دو مقداریں اگر برابر ہوں تو جو کوئی ان دونوں میں سے ایک سے کم ہوگا وہ دوسرے سے بھی کم ہوگا۔ تو ان کے استاد تو علم میں جانوروں کے برابر ہوئے اور یہ اپنے استادوں سے علم میں کم ہیں تو گویا یہ لوگ جانوروں سے علم میں کم ہوئے اور جب جانوروں سے علم میں کم ہوئے تو جانوروں سے بڑھ کر گمراہ اور بدتر ہوئے (۶) یعنی یہ

Marfat.com

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ O

ترجمہ: ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (پارہ ۲۹ القلم ۳۳)

مُسلمانو! یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام وحُضُور پُر نُور سیّد الانام (۱) علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے (۲) پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اِصالۃً بالقصد (۳) رَبُّ العِزّت عزَّ جلالُہٗ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔

خُدارا (۴) اِنصاف! کیا جس (۵) نے کہا "میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا (۶) قائل نہیں ہوں"؟ یعنی وہ شخص اس کا قائل (۷) ہے کہ خدا بِالفِعل (۸) جھوٹا ہے جھوٹ بولا، جھوٹ بولتا ہے۔ اُس کی نِسبت یہ فتوٰی دینے والا کہ "اگرچہ اُس نے تاویلِ آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر یا بِدعتی یا ضالّ (۹)

---

(۱) زمانے بھر کے امام، آقا و مولیٰ ﷺ (۲) بے عزتی و توہین کی گئی (۳) یقینی طور پر جان بوجھ کر۔ (۴) اللہ عزوجل کے واسطے (۵) یہ کوئی دوسرا شخص ہے (۶) اللہ تعالیٰ کے (معاذ اللہ) جھوٹ بولنے کا اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنے والا (۷) اقرار کرنے والا۔ یعنی کوئی شخص کہتا ہے "میں کب کہتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے جھوٹ نہیں بولا"۔ یعنی میں تو کہتا ہوں کہ جھوٹ بولا ہے (۸) عملی طور پر۔ (۹) گمراہ

Marfat.com

کہنا نہیں چاہیئے'' جس نے کہا کہ ''اِس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے'' (۱)۔ جس نے کہا کہ ''اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے (۲)۔ حنفی، شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کرسکتا (۳)'' یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اُوپر باندھے، کسی نے نیچے، ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا، لہٰذا ''ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے'' (۴) یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا معنی بھی گنہگار نہ کہو، کیا، جس نے یہ سب تو اس مکذّبِ خدا کی نسبت بتایا (۵) اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنٰی اقرار (۶) کہ '' قُدْرَةٌ عَلَى الْكِذْبِ مَعَ اِمْتِنَاعِ الْوُقُوْعِ مسئلہ اتفاقیہ ہے'' (۷) صاف صریح کہہ دیا کہ وقوعِ کذب کے معنی درست ہوگئے (۸) یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ خدا سے کِذب واقع ہوا، کیا یہ شخص

---

(۱) کوئی سخت بات، برا بھلا نہیں کہنا چاہیے یعنی فتوی دیا کہ جو شخص خدا کو جھوٹا کہے اسے کچھ مت کہو نہ وہ کافر ہے نہ گنہگار بلکہ پکا مومن ہے۔ معاذ اللہ (۲) یعنی اگر اسے کافر کہیں تو گزشتہ زمانے کے علماء کرام بھی کافر قرار پائیں گے (گویا بقول گستاخ وہ سب بھی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہتے تھے) اگر اس شخص کو (جس نے خدا کو جھوٹا کہا) کافر کہتے ہیں تو ان علماء کو بھی کافر ماننا پڑے گا (۳) کوئی حنفی یہ نہیں کہہ سکتا کہ امام شافعی کے ماننے والے گمراہ ہیں (۴) یعنی ایسے شخص کو (جو اللہ ﷻ کو معاذ اللہ جھوٹا مانے) نہ تو گمراہ کہنا چاہیے نہ گناہ گار معاذ اللہ (۵) یعنی یہ فتوی تو اس شخص کے بارے میں دیا جس نے خدا کو جھوٹا کہا (کہ اُسے نہ تو گمراہ کہیں گے نہ گنہگار) (۶) اس اقرار کے باوجود جسکی کوئی حیثیت نہیں (۷) (وہ گستاخ کہتا ہے) کہ اللہ ﷻ جھوٹ بول سکتا ہے مگر بولتا نہیں پھر اسکے ساتھ ہی کہتا ہے کہ اللہ ﷻ نے جھوٹ بولا (معاذ اللہ)۔

(۸) یعنی یہ بات ثابت ہوگئی کہ اللہ ﷻ نے معاذ اللہ جھوٹ بول دیا۔ لاحول ولا قوۃ إلا باللہ

Marfat.com

مُسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے؟۔

مُسلمانو! خُدارا انصاف، ایمان نام کاہے کا تھا؟ (۱) تصدیقِ الٰہی (۲) کا، تَصدیق کا صَرِیح مخالف کیا ہے، تکذِیب (۳)، تکذِیب کے کیا معنی ہیں؟ کسی کی طرف کِذب منسوب کرنا (۴)۔ جب صراحۃً خدا کو کاذِب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے؟ خدا جانے مَجُوس وہُنُود ونصارٰی ویَہُود کیوں کافر ہوئے؟ اِن میں تو کوئی صاف اپنے مَعْبُود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا۔ ہاں مَعْبُودِ برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے۔ ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے (۵) کہ خدا کو خدا مانتا، اسکے کلام کو اسکا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا، اِس سے وقوعِ کِذب کے معنی درست ہو گئے۔

غرض کوئی ذِی انصاف (۶) شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ ورسول عزوجل و ﷺ کو گالیاں دی ہیں، اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے، واحد قہّار جبّار عزّ جلالہٗ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں، پیشِ نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان (۷) تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا اور ہرگز

---

(۱) ایمان کس چیز کا نام تھا (۲) اللہ عزوجل کو سچا ماننے کا (۳) جھوٹا ماننا (۴) کسی کو جھوٹا کہنا (۵) پوری دنیا میں شاید بڑے سے بڑا کافر بھی ایسا نہ ہو کہ جو اپنے خدا یا معبود کو جھوٹا کہتا ہو (۶) انصاف کرنیوالا (۷) تمہارا ایمان خود بخود۔

Marfat.com

اللہ و رسول اللہ جلّ و علاو ﷺ کے مقابل تمہیں اُنکی حمایت نہ کرنے دے گا۔ تم کو ان سے گھن آئے گی (۱) نہ کہ ان کی پچ کرو (۲)، اللہ و رسول عزّوجلّ و ﷺ کے مقابل اُنکی گالیوں میں مُہمل و بیہودہ تاویل گھڑو (۳)۔

للہ انصاف! اگر کوئی شخص تمہارے ماں، باپ، اُستاد، پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے، شائع کرے۔ کیا تم اس کا ساتھ دو گے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گھڑو گے یا اِس کے بکنے سے بے پرواہی کرکے اس سے بدستور (۴) صاف رہو گے؟ نہیں نہیں! اگر تم میں انسانی غیرت، انسانی حَمیّت، ماں باپ کی عِزت، حُرمت، عَظمت، مَحبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا (۵) ہے تو اس بدگو دشنامی (۶) کی صورت سے نفرت کرو گے، اسکے سائے سے دور بھاگو گے، اس کا نام سن کر غیظ لاؤ گے جو اس کے لئے بناوٹیں گڑھے (۷)، اسکے بھی دشمن ہو جاؤ گے، پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پلّہ میں رکھو اللہ واحد قہّار و محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت و عَظمت پر ایمان کو دوسرے پلّے میں، اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول عزّوجلّ و ﷺ کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے (۸)، ماں باپ کی محبت و حمایت کو اللہ و رسول عزّوجلّ و ﷺ کی مَحبت

---

(۱) نفرت محسوس ہوگی۔ بُرا لگے گا (۲) بات بدلنے کی کوشش کرو (۳) بے معنی بے کار اور گندی بہانہ بازی کرو۔ یوں کہ نہیں نہیں ہمارے حضرت کا یہ مطلب نہیں وہ مطلب نہیں وغیرہ وغیرہ (۴) پہلے کی طرح تعلقات رکھو گے (۵) برائے نام بھی ماں باپ کی محبت دل میں ہو تو (۶) گالی بکنے والے (۷) جھوٹے بہانے بنائے (۸) یعنی یہ تسلیم کرو گے کہ اللہ عزّوجلّ اور رسول ﷺ کی عزت کے سامنے ہمارے ماں باپ کی عزت کی کوئی حیثیت نہیں۔

Marfat.com

وخدمت کے آگے ناچیز جانو گے۔تو واجب واجب واجب، لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان بدگو سے وہ نفرت ودوری وغیظ وجدائی ہو کہ ماں باپ کے دُشنام دِہندہ (۱) کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کیلئے ان سات نعمتوں کی بشارت ہے۔ مُسلمانو! تُمہارا یہ ذلیل (۲) خیر خواہ (۳) اُمید کرتا ہے۔ کہ اللہ واحِد قہار کی آیات اوراس بیانِ شافی واضحُ البیّنات (۴) کے بعد اس بارے میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تُمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اُٹھیں گے جو تُمہارے رب عزوجل نے قرآن عظیم میں تُمہارے سکھانے کو قومِ ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تُمھارا رب عزّوجلّ فرماتاھے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ إِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ج إِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ز كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ

---

(۱) گالی بکنے والے (۲) یہاں اعلیحضرت عاشق ماہِ رسالت ﷺ و ... عاجزی فرماتے ہوئے اپنے آپ کو ذلیل کہتے ہیں حالانکہ اللہ عزّوجلّ نے آپ کو وہ عزت دی کہ آپ کو کروڑوں سنّیوں کا امام، چودھویں صدی کا مجدد اور عرب وعجم کے علماء حق کا پیشوا بنادیا واہ کیا خوب خیر خواہی فرمائی ہے کروڑوں سنّیوں کا ایمان بچایا اور انہیں انگریزوں کے ایجنٹوں کے دام میں آنے سے خبردار کیا فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء (۳) بھلائی چاہنے والا (۴) واضح دلیلوں والے شفا بخش بیان کے بعد۔

Marfat.com

ترجمہ: بے شک تُمہارے لئے ابراھیم اوراس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس (۱) ہے جب وہ اپنی قوم سے بولے بے شک ہم تم سے بیزار ہیں اوران سب سے جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمہارے منکر ہوئے (۲) اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہوگئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ (پارہ ۲۸، الممتحنہ۴)

اورفرماتا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ع o

ترجمہ: بے شک ضروران میں تمہارے لیے عمدہ ریس تھی۔ اس کیلئے جو اللہ اور قیامت کے دن کی اُمید رکھتا ہو اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے پرواہ (۳) سراہا گیا ہے (۴)۔ (پارہ ۲۸، الممتحنہ ۶)

یعنی وہ جو تم سے یہ فرمارہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر (۵) ان سے جدائی کر لی اور کہہ دیا کہ ہم سے تمہارا کچھ علاقہ نہیں (۶)، ہم تم سے قطعی بیزار ہیں، تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیے یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرمارہا ہے، مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے اُنکے ساتھ تم بھی سہی، میں تمام

---

(۱) نمونہ (۲) ہم نے تمہارا انکار کیا (۳) کسی کا محتاج نہیں۔ بے نیاز (۴) تعریف کیا گیا ہے (۵) مکمل طور پر تعلق قطع کر لینا۔ (یہ جملہ محاورۃً بولا جاتا ہے) (۶) کوئی تعلق نہیں۔

Marfat.com

جہانِ سے غنی (۱) ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف، جل و علاو تبارک وتعالیٰ۔ یہ قُرآن حکیم کے اَحکام تھے اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عُذر (۲) پیش آتے ہیں اول بے علم نادان، ان کے عذر دو قسم کے ہیں۔

عذر اول ''فلاں (۳) تو ہمارا اُستاد یا بزگ یا دوست ہے اسے کافر کیوں کر مانیں'' (۴)، اس کا جواب تو قرآن عظیم کی مُتعدد آیات سے سن چکے کہ رب جل جلالہ نے بار بار بتا کر صراحۃً (۵) فرمادیا کہ غضبِ الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں (۶) اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔

عذر دوم ''صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں، بھلا مولویوں کو کیوں کر کافر سمجھیں یا برا جانیں؟'' اسکا جواب

تُمھارا رب عَزَّوجلَّ فرماتاھے:

اَفَرَءَیتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ٥

ترجمہ: بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے

---

(۱) تمام جہانوں سے بے نیاز ہوں کسی کا محتاج نہیں (۲) رکاوٹیں (۳) گستاخ (۴) اسے کافر کیسے مانیں (۵) صاف صاف، کھلم کھلا (۶) اس بارے میں۔

Marfat.com

ساتے (۱) اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ (جاثیہ/۲۳)

اور فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ٥

ترجمہ: ''وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اُٹھایا ان کا حال اُس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، کیا بُری مثال ہے اُن کی جنھوں نے خُدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔'' (جمعہ/۵)

اور فرماتا ہے:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ٥ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ج فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ج اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ط ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ج فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥ سَآءَ مَثَلًا نِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ٥ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ج وَمَنْ يُّضْلِلْ

---

(۱) علم ہونے کے باوجود۔

Marfat.com

فَاُو لٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝

ترجمہ:- ''انہیں پڑھ کر سنااس کی خبر جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرے سے اٹھا لیتے (۱) مگر وہ تو زمین پکڑ گیا (۲) اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر بوجھ لادے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ انکا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔تو ہمارا یہ ارشاد بیان کرو شاید یہ لوگ سوچیں۔کیا برا حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے (۳) تھے۔جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔(اعراف/۱۷۵تا۱۷۷)

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں،خدا کے اختیار میں ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں انکا شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے۔

دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے،یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو؟ جواب ملے گا لَیسَ مَن یَعلَم کَمَن لَا یَعلَم (۴)۔''

بھائیو! عالم کی عزت تو اِس بنا پر تھی کہ وہ نبیا ﷺ کا وارث ہے،نبیا ﷺ کا وارِث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی ﷺ کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اُس

---

(۱) سنبھال لیتے (۲) اپنی بات پر اڑ گیا (۳) ظلم کرتے (۴) جاننے والے اور انجان برابر نہیں۔

Marfat.com

وقت اُس کی تعظیم نبیا ﷺ کی تعظیم ہوتی۔ اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عالم، کفر سے نیچے (۱) کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبوں کے عُلماء پھر اس کو کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو (۲) اُسے عالمِ دین جاننا ہی کُفر ہے نہ کہ عالمِ دین جان کر اُس کی تعظیم۔

بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ اِبلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مُسلمان اُس کی تعظیم کرے گا؟ اُسے تو مُعلِّمُ المَلکُوْت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم سے منہ موڑا۔ حضور ﷺ کا نُور کہ پیشانیٔ آدم علیہ السلام میں رکھا گیا، (۳) اسے سجدہ نہ کیا، اُس وقت سے لعنتِ اَبدی (۴) کا طوق اُس کے گلے میں پڑا،

---

(۱) یعنی کم (۲) یعنی جو خود پکا کافر ہو اسکے بارے میں تعظیم کا خیال کیسا (۳) یعنی آدم علیہ السلام کی مبارک پیشانی میں حضور ﷺ کے مبارک نور کو رکھا گیا تھا۔ یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابو نعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی نیز تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی ج ۴۵۵ زیر قولہ تعالیٰ تِلْكَ الرُّسُل..إن الملئكة أمروا بالسجود لآدم لأجل أن نور محمد رسول الله عليه وسلم في جبهة آدم۔ تفسیر نیشا پوری ج ۳ ص ۷، سجود الملئكة لآدم أنما كان لأجل نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبهته دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنا اس لئے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد ﷺ تھا (۴) ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اللہ کی رحمت سے دوری یعنی کبھی بھی اس پر رحمت رب نہ ہوگی۔

Marfat.com

دیکھو جب سے اُس کے شاگردانِ رشید (۱) اُس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں، ہمیشہ اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رَمضان میں مہینہ بھر اُسے زنجیروں میں جکڑ تے ہیں، قیامت کے دن کھینچ کر جہنّم میں دھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی۔

بھائیو! کروڑ افسوس ہے اس اِدّ عائے مسلمانی (۲) پر کہ اللہ واحِد قہّار اور محمد رسول اللہ سید الابرار ﷺ سے زیادہ استاد کی وقعت ہو، اللہ و رسول عزوجل و ﷺ سے بڑھ کر بھائی یا دوست، یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔

اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب ﷺ کی سچی رَحمت کا ، آمین۔

فرقہ دُوم

معاندین (۳) و دُشمنانِ دین کہ خود انکارِ ضروریات دین (۴) رکھتے ہیں (۵) اور صَرِیح کفر کر کے اپنے اوپر سے نام کفر کو مٹانے کو اسلام و قُرآن و خدا عزوجل اور رسول ﷺ و ایمان کے ساتھ تمسخر (۶) کرتے ہیں اور براہِ اغواء و تلبیس (۷) و شیوہٴ اِبلیس (۸) وہ

---

(۱) ملائکہ۔ (ہونہار شاگرد) (۲) مسلمان ہونے کا دعویٰ (۳) دشمن (۴) وہ باتیں جن پر ایمان لانا مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے اگر کوئی انکار کرے تو کافر ہو جائے مثلاً اللہ عزوجل کو ایک ماننا ہر عیب سے پاک ماننا، تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو نبی ماننا آقا ﷺ کو آخری نبی ماننا، یہ عقیدہ کہ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو بعض علم غیب عطا فرمایا (۵) خود تو ان عقائد سے انکار کرتے ہیں (۶) مذاق۔

(۷) گمراہ کرنے اور شیطانی چالیں چلنے کیلئے (۸) ابلیس کے طریقے پر چلتے ہوئے۔

Marfat.com

باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ماننے کی قید اٹھ جائے(۱) اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے۔بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خداﷻ کو جھوٹا کذّاب کہے، چاہے رسول ﷺ کو سڑی سڑی گالیاں دے، اسلام کسی طرح نہ جائے ''بَل لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِم فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ......''

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ اللہ نے ان پر لعنت فرمادی انکے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں۔(بقرہ/۸۸)۔

یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے عدو، عوام کو چھلنے(۲) اور خدائے وَاحِد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔

مکر اول

اسلام نام کلِمہ گوئی کا ہے۔حدیث میں فرمایا: مَن قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الجَنَّة، ترجمہ:۔''جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔'' پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہوسکتا ہے؟۔مُسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار، اِس مکر مَلعُون کا حاصل یہ ہے(۳) کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اُسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل

---

(۱) ضروریات دین کو ماننا ضروری نہ رہے۔یعنی اپنی مرضی سے جس شرعی بات پر چاہا عمل کرلیا اور جسے چاہا چھوڑ دیا۔جس نبی علیہ السلام کی چاہی توہین کرڈالی (۲) عوام کو دھوکا دینے کیلئے۔

(۳) اس چالبازی اور دھوکا دہی کا مطلب یہ ہے۔

Marfat.com

سکتا (۱)، یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا عزوجل کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول ﷺ کو سڑی سڑی گالیاں دے، اُس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ معاذ اللہ

اس مکر کا جواب

اِسی آیت کریمہ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا، کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے اِدّعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا؟ اِسلام اگر فقط کلِمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بے شک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآنِ عظیم رد فرمارہا ہے، نیز:

تُمھارا رب عزّوجلّ فرماتاھے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ۔

ترجمہ:۔ یہ گنوار (۲) کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔ تم فرمادو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مُطیع الاسلام (۳) ہوئے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ (حجرات، ۱۴)

اور فرماتا ہے:

" اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ م وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُه ط وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ

---

(۱) یعنی خواہ کچھ بھی کرے، رہے گا اسکا بیٹا ہی (۲) جاہل، دیہاتی۔

(۳) اسلامی حکومت کے (محکوم) تابع ہوگئے۔

Marfat.com

لَکٰذِبُوْن o"

ترجمہ: منافقین جب تمہارے حضور ہوتے ہیں، کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کے بے شک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بے شک تم ضرور اُس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ (منافقون/۱)

دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد، کیسی کیسی قسموں سے مؤیّد ہرگز موجبِ اسلام نہ ہوئی (۱) اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّة کا یہ مطلب گڑھنا (۲) صراحۃً قرآنِ عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوا ہے مسلمان جانیں گے جب تک اِس سے کوئی کلمہ، کوئی حرکت، کوئی فعل منافیٔ اسلام (۳) صادر نہ ہو، بعدِ صدور منافی (۴) ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تُمھارا رب عزوجل فرماتا ھے:

"یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ"

(۱) ان قسموں سے انکا ایمان ثابت نہ ہوا (۲) یہ مطلب اپنی طرف سے بیان کرنا (کہ کلمہ پڑھ لو پھر چاہے کچھ بھی کرو مسلمان ہی رہو گے) (۳) اسلام کے خلاف (۴) یعنی ایمان کے خلاف کچھ کہنے یا کرنے کے بعد صرف کلمہ پڑھنا فائدہ نہ دے گا بلکہ اس ایمان کے مخالف عقیدے سے توبہ بھی کرنی ہوگی۔ اگر اس عقیدے سے توبہ نہ کرے اور زبان سے کلمہ کی رٹ لگائے جائے پھر بھی کافر ہی رہے گا۔ مثلاً کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ معاذ اللہ خدا ظالم ہے اور اسکے ساتھ کلمہ بھی پڑھتا جائے تو کافر ہی رہے گا۔

Marfat.com

ترجمہ: ''خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ، بے شک وہ یہ کفر کا بول، بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔'' (توبہ/۷۴)

ابن جریر و طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ عزوجل و ﷺ ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی (۱) آنکھوں والا سامنے سے گزرا، رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا ''تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں؟'' وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اُتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور، یہ کُفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ، کلمہ کُفر ہے اور اِس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مُسلمانی کا مُدّعی (۲) کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ٥ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط

---

(۱) نیلی آنکھوں والا (۲) مسلمان ہونے کا دعوے دار۔

Marfat.com

ترجمہ ''اور اگر تم ان سے پوچھو تو بے شک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے (۱)، تم فرمادو کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے؟ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد'' (توبہ/۶۵-۶۶)

ابن ابی شیبہ وابن ابی جریر وابن المنذر وابن حاتم الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص (۲) سیّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں۔

أَنَّهُ قَالَ. فِي قَوْلِهِ تعالى ''وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلعَبُ''. ط قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ يُحَدِّثُنَا مُحَمَّدٌ اَنَّ نَاقَةَ فُلَانٍ بِوَادِي كَذَا وَمَا يَدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ۔

یعنی کسی کی اُونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رَسُول اللہ ﷺ نے فرمایا اُونٹنی فُلاں جنگل میں فُلاں جگہ ہے اِس پر ایک مُنافق بولا ''محمد رَسُول اللہ ﷺ بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فُلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟'' اِس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ ورَسُول سے ٹھٹھا کرتے ہو (۳)، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے (۴)۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم، صفحہ ۱۰۵ و تفسیر دُرِ منثور امام جلالُ الدین سیوطی جلد سوم، صفحہ ۲۵۴)۔

مُسلمانو! دیکھو محمد رَسُول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کَلِمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے صاف فرمادیا کہ بہانے نہ بناؤ، تم

---

(۱) ایسے ہی مذاق کررہے تھے (۲) خاص شاگرد (۳) مذاق اڑاتے ہو (۴) یہاں منکرین علم غیب دیو بندی، وہابیوں کے لئے درس عبرت ہے

Marfat.com

اسلام کے بعد کافر ہوگئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسُول اللہ کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں (۱)۔ دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل (۲) کو اللہ تعالیٰ وقرآن ورسُول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو، غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احمد قسطلانی، مولانا علی قاری وعلامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر (۳) نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل عِلمِ غَیب میں بفضلہٖ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور (۴) ہوئی پھر اس کی سخت شامت (۵)، کمال ضلالت (۶) کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی، خدا کے بتائے سے بھی، نبی ﷺ کو معلوم ہونا محال وناممکن بتاتا ہے (۷) اس کے نزدیک اللہ عزوجل سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے، اللہ تعالیٰ عزوجل شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔

ہاں بے خدا کے بتائے، (۸) کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا، ضرور کفر ہے اور جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو علمِ مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل (۹) اور اکثر علماء کے خلاف ہے

---

(۱) کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے آقا ﷺ کو بالکل بھی عِلمِ غیب نہیں دیا (۲) کہنے والا۔ (۳) اور انکے علاوہ دیگر بزرگوں نے (۴) بہترین طریقے سے لکھی گئی ہے۔ (۵) بدبختی۔ بدنصیبی (۶) گمراہی (۷) یعنی کہتا ہے کہ اگر خدا بھی بتائے تب بھی نبی علیہ السلام کو معلوم نہیں ہوسکتا (استغفراللہ کیسا بُرا عقیدہ ہے) (۸) خدا کے بتائے بغیر (۹) اور یہ عقیدہ رکھنا بھی غلط ہے کہ کسی مخلوق کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر ہے یعنی اللہ عزوجل نے کسی کو اپنے سارے علوم مکمل طور پر عطا فرمادیے یہ عقیدہ غلط ہے اور اکثر علماء کرام اس عقیدے کو غلط فرماتے ہیں ہاں یہ درست ◄◄

Marfat.com

لیکن روزِ ازل سے روزِ آخر تک کا ما کَانَ وَمَا یَکُوْنُ، اللہ تعالیٰ ﷻ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو (۱) ایک ذرے کے لاکھویں، کروڑویں حصے برابر، تری کو، کروڑہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ السلام) کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے (۲)۔ اِن تمام امور کی تفصیل ''الدولۃ المکیہ'' وغیرہا میں ہے۔

خیر تو یہ جملہ معترضہ تھا (۳) اور اِن شآءَ اللہُ العظیم بہت مفید تھا، اب بحث سابق کی طرف عَوْد کیجئے (۴)۔

◄◄ ہے کہ اللہ ﷻ اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے لامحدود علم میں سے ''کچھ علم'' عطا فرماتا ہے لیکن یہ ''کچھ علم'' دیگر مخلوق کے علم سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور ہمارے آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے پہلے دن سے لیکر اسکے آخری دن تک کا تمام علم عطا فرمایا اور اسکے علاوہ بھی بہت سا علم عطا فرمایا جس کی تفصیل، لینے والا جانے یا دینے والا، ہاں اتنا ضرور ہے کہ آقا ﷺ کا یہ علم اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کے سامنے گویا ایسا ہی ہے جیسے کروڑوں سمندروں کے سامنے ایک قطرے کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ اور دیگر مخلوقات کا علم آقا ﷺ کے علم کے سامنے ایسا ہے جیسے گویا سمندروں کے سامنے قطرہ۔ (۱) یعنی اس دنیا کے پہلے دن سے لیکر آخری دن تک جو کچھ ہوا یا ہونے والا ہے اسکا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے وہ حیثیت بھی نہیں رکھتا جو قطرے کو کروڑوں سمندروں سے ہے (۲) یعنی اس دنیا کے روز اول سے آخری دن تک جو کچھ ہوا یا ہونے والا ہے اسکا علم خود آقا ﷺ کے علوم کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے (۳) یہ تو ضمنی طور پر ایک بات تھی جو اصل موضوع سے علیحدہ تھی (کہ اصل موضوع تو گستاخوں کی گستاخانہ عبارتیں ہیں)۔ ۴۔ یعنی جو بحث ہم کر چکے ہیں اسی کی طرف دوبادہ توجہ فرمائیں۔

Marfat.com

مکر دوم

اس فرقہ باطلہ کا مکرِ دوم یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے کہ لَا نُکَفِّرُ اَحَدًا مِّنْ اَھْلِ الْقِبْلَۃِ" ترجمہ: "ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے"، اور حدیث میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے۔(۱)

مُسلمانو! اس مکرِ خبیث میں ان لوگوں نے نری کَلِمہ گوئی سے عدُول کر کے صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا (۲) یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے، مسلمان ہے اگر چہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے، محمد رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دے، کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا۔

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز (۳)

اولاً اس مکر کا جواب

تُمھارا رب عزّ جلّ فرماتا ھے:

" لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ

---

(۱)الجامع الصغیر ص ۵۴ ـ ج ۷ ـ دار الفکر بیروت ـ رقم الحدیث ۲۰۸۱۹

(۲) ان لوگوں نے صرف کلمہ پڑھنے اور مسلمان کہلانے سے بات بدل کر صرف قبلے کی طرف منہ کرنے کا نام ایمان رکھ دیا (۳) جس طرح کہ ایک جاہل عورت یہ نہیں سمجھتی کہ ریح وغیرہ خارج ہونے سے وضو کیسے ٹوٹ سکتا ہے۔ اسی طرح یہ گستاخ نہیں سمجھتے کہ کفریہ کلمے سے ایمان کیسے جا سکتا ہے۔

Marfat.com

وَالنَّبِيِّيْنَ۔"

ترجمہ: اصل نیکی یہ نہیں کہ اپنا منہ پُورب (مشرق) پچھم (مغرب) کی طرف کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔ (بقرۃ ۱۷۷)

دیکھو! صاف فرمادیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں، اور فرماتا ہے:

"وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۔"

ترجمہ: اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے (۱) اور خرچ نہیں کرتے مگر بُرے دل سے۔ (التوبہ/۵۴)

دیکھو! ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا، کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے؟ فقط قبلہ کیسا، قبلہ دل و جان، کعبہ دین و ایمان، سرورِ عالمیان ﷺ کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے، اور فرماتا ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ط وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ وَاِنْ نَّكَثُوْآ

(۱) نماز پڑھنا تو نہیں چاہتے مگر لوگوں کو دکھانے کیلئے پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

اَیۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُوۡا فِیۡ دِیۡنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّةَ الۡكُفۡرِ ۙ اِنَّهُمۡ لَاۤ اَیۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ یَنۡتَهُوۡنَ۔

ترجمہ : پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم پتے کی بات (آیتیں) صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کیلئے اور اگر قول و قرار کر کے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں شاید باز آئیں۔ (توبہ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲)

دیکھو نماز، زکوۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا، کافروں کا سرغنہ(۱) فرمایا۔ کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں، اس کا بیان بھی سنئے:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

مِنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا یُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَیَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَعَصَیۡنَا وَ اسۡمَعۡ غَیۡرَ مُسۡمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَطَعۡنًا فِی الدِّیۡنِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا وَاسۡمَعۡ وَانۡظُرۡنَا لَكَانَ خَیۡرًا لَّهُمۡ وَاَقۡوَمَ ۙ وَلٰكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۔

ترجمہ:۔ کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین میں طعنہ کرنے

---

(۱) کافروں کے سردار۔

Marfat.com

کواور اگر وہ کہتے ہم نے سُنا اور مانا اور سنئے اور مہلت دیجئے تو انکے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ (النسآء ۴۶)

کچھ یہودی جب دربارِ نبوت ﷺ میں حاضر ہوتے اور حضورِ اقدس ﷺ سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے : آپ سنائے نہ جائیں ، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ، ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے، اور جب حضور اقدس ﷺ کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو رَاعِنا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر (۱) یہ کہ ہماری رعایت فرمائیں (۲) اور مُراد خفی (۳) رکھتے ، یعنی رعونت والا (۴)، اور بعض زبان دبا کر رَاعِیْنَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔

جب پہلودار بات (۵) دین میں طعنہ ہوئی ، تو صَرِیح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صَرِیح بھی ان کلمات کی شناعت (۶) کو نہیں پہنچتا۔ بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر؟ (۷) اور خدا کی نسبت وہ

---

(۱) ظاہری معنی (۲) یہ بات دوبارہ ارشاد فرمادیں تا کہ ہم بات کو پوری طرح سمجھ لیں (۳) خفیہ ارادہ۔ (۴) تکبر کرنے والا (۵) وہ بات جس کے کئی معنی بنتے ہوں کچھ واضح ہوں کچھ مخفی (۶) برائی (۷) یعنی اُن منافقوں کی گستاخیاں (حضور ﷺ کیلئے بہرا ہونے کی دعا کرنا یا تکبر والا کہنا یا بکریاں چرانے والا کہنا) اگرچہ کفر ہے لیکن یہ الفاظ ان گستاخوں کے گستاخانہ کلمات سے بہت ہلکے ہیں جنھوں نے آقا ﷺ کو علم میں شیطان سے بھی کم بتایا اور آپ ﷺ کو علم میں معاذ اللہ جانوروں کے برابر ٹھہرا دیا۔

Marfat.com

کہ جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سُنّی صالح ہے؟ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانیاً اس وہمِ شَنیع (۱) کو مذہبِ سیدنا امام ﷺ بتانا حضرت امام پر سخت اِفْتِراء (۲) واتہام (۳) جبکہ امام ﷺ اپنے عقائد کریمہ کی کتاب مطہر (۴) فقہ اکبر میں فرماتے ہیں: صِفَاتُهُ تعالٰی فِي الْأَزَلِ غَيْرُ مُحْدَثَةٍ وَلَا مَخْلُوْقَةٍ فَمَنْ قَالَ إِنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ أَوْ مُحْدَثَةٌ أَوْ وَقَفَ فِيْهَا أَوْ شَكَّ فِيْهَا فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالٰی ﷻ کی صفتیں قدیم ہیں (۵) نہ تو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق (۶) یا حادث (۷) کہے یا اس باب میں تَوَقُّف (۸) کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔ نیز امامِ ہُمام ﷺ کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں:

مَنْ قَالَ بِأَنَّ كَلَامَ اللّٰهِ تعالٰى مَخْلُوْقٌ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: ”جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عَظَمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔“

شرح فقہ اکبر میں ہے: قَالَ فَخْرُ الْإِسْلَام قَدْ صَحَّ عَنْ أَبِي يُوْسُفَ أَنَّهُ قَالَ نَاظَرْتُ أَبَا حَنِيفَة فِي مَسْئَلَةِ خَلْقِ الْقُرْاٰنِ فَا تَّفَق

---

(۱) انتہائی بُرے خیال (۲) جھوٹ (۳) تہمت، جھوٹا الزام (۴) پاک کتاب۔ (۵) ہمیشہ سے ہیں (۶) جسے کسی نے بنایا ہو (۷) جو ہمیشہ سے نہ ہو بلکہ بعد میں بنایا جائے، مخلوق۔ (۸) سوچ بچار (نہ انکار نہ اقرار) سچا ہونا اللہ عزوجل کی صفت ہے تو جو اسکا انکار کرے یعنی اسے جھوٹا مانے وہ کافر ہے۔

Marfat.com

رَأیِی و رَأیُہٗ عَلٰی اَنَّ مَنْ قَالَ بِخَلقِ القُراٰنِ فھو کَافِرٌوَصَحَّ ھٰذَا الْقَوْلُ اَیضًا عَنْ مُحمدٍ رحمہ اللہ تعالٰی۔

ترجمہ: امام فخر الاسلام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا (۱)، میری اوران کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا۔ (۲)

یعنی ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ عنہم (۳) کا اجماع (۴) واتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ وکرامیہ وروافض (۵) کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے، نفس مسئلہ کا جزئیہ لیجئے (۶) امام مذہب حنفی سیدنا امام ابُو یوسف رضی اللہ عنہ ''کتاب الخراج'' میں فرماتے ہیں:

اَیُّمَا رَجُل مُسْلِمٍ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَوْکَذَّبَہٗ اَوْ عَابَہٗ اَوْ تَنَقَّصَہٗ فَقَدْ کَفَرَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی بَانَتْ

---

(۱) آپس میں دلائل کے ساتھ بات چیت کی کہ قرآن پاک مخلوق ہے یا نہیں (۲) اور یہی بات امام محمد رحمتہ اللہ علیہ سے بھی ثابت ہے یعنی آپ نے بھی یہی فرمایا (۳) امام اعظم وامام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ عنہم (۴) متفقہ فیصلہ ہے (۵) یہ تینوں گمراہ فرقے ہیں جو قرآن کو مخلوق مانتے ہیں (۶) جس مسئلے میں ہم بحث کررہے ہیں (یعنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ جل جلالہ کی گستاخی کرنے والا چاہے قبلہ کی طرف نماز پڑھے ،کافر ہے) اس مسئلے کا اصول دیکھیے۔

Marfat.com

بِنْهُ اِمْرَاَتُهٗ۔

ترجمہ: ''جو شخص مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ کو دشنام (۱) دے یا حضور ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور ﷺ کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور ﷺ کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو (۲) اس کے نکاح سے نکل گئی۔''

دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی تنقیص شان (۳) کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے، اسکی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے۔ کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہلِ کعبہ نہیں ہوتا مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کے ساتھ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثالثاً (۴) اصل بات یہ ہے کہ اِصطلاحِ ائمہ (۵) میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو، اِن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شِفاء شریف وبزّازیہ ودُرَرْ وغُرَر وفتاوی خَیرِیہ وغیرہا میں ہے:

اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ شَاتِمَهٗ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ۔

ترجمہ: ''تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس ﷺ کی شان پاک

---

(۱) گالی۔عیب لگانا (۲) بیوی (۳) شان میں کمی کرنے (۴) تیسری بات (۵) ائمہ علیہم الرحمۃ کی مخصوص، فنی بول چال۔

Marfat.com

میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے مُعذّب (۱) یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔'' مجمع الانہر و دُرِّ مختار میں ہے وَاللَّفْظُ لَهُ۔ اَلْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ لَاتُقْبَلُ تَوْبَتُهُ مُطْلَقًا مَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهِ وَ كُفْرِهِ كَفَرَ۔

ترجمہ: ''جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔''

الحمد للہ عزوجل! یہ نفس مسئلہ (۲) کا وہ گراں بہا جزئیہ (۳) ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماعِ تمام اُمت کی تصریح ہے (۴) اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے: فِي الْمَوَاقِفِ لَا يُكَفَّرُ اَهْلُ الْقِبْلَةِ اِلَّا فِيمَا فِيهِ اِنْكَارُ مَا عُلِمَ مَجِيئُهُ بِالضَّرُورَةِ اَوِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهِ كَاسْتِحْلَالِ الْمُحَرَّمَاتِ اه وَلَا يَخْفٰى اَنَّ الْمُرَادَ بِقَوْلِ عُلَمَائِنَا لَا يَجُوزُ تَكْفِيرُ اَهْلِ الْقِبْلَةِ بِذَنْبٍ لَيْسَ مُجَرَّدَ التَّوَجُّهِ اِلَى الْقِبْلَةِ فَاِنَّ الْغُلَاةَ مِنَ الرَّوَافِضِ الَّذِينَ يَدَّعُونَ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ غَلِطَ فِي الْوَحْيِ فَاِنَّ اللّٰهَ تعالٰى اَرْسَلَهُ اِلٰى عَلِيٍّ رضي الله تعالٰى عنه وَ بَعْضُهُمْ قَالُوا اِنَّهُ اِلٰهٌ وَاِنْ صَلُّوا اِلَى الْقِبْلَةِ لَيْسُوا بِمُؤْمِنِينَ وَهٰذَا هُوَ الْمُرَادُ

---

(۱) عذاب کے مستحق ہونے میں (۲) زیر نظر سوال (۳) قیمتی اصول۔ قیمتی عبارت (۴) وضاحت سے لکھا ہے کہ گستاخ رسول کا کافر ہونا تمام امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔

Marfat.com

بِقَوْلِہٖ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَنْ صَلَّ صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ مُسْلِمٌ اھ مختصراً۔

ترجمہ: ''یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ (۱) کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں (۲) سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہلِ قبلہ کی تکفیر، روا نہیں (۳) اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی (۴) جو بکتے ہیں (۵) کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں۔ یہ لوگ اگر چہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مُسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مُسلمان ہے۔' یعنی جب کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے......۔ اسی میں ہے:

اِعْلَمْ اَنَّ الْمُرَادَ بِاَھْلِ الْقِبْلَۃِ الَّذِیْنَ اتَّفَقُوْا عَلٰی مَاھُوَ مِنْ ضَرُوْرِیَاتِ الدِّیْنِ کَحُدُوْثِ الْعَالَمِ وَحَشْرِ الْاَجْسَادِ وَعِلْمِ اللہِ تعالٰی بِالْکُلِّیَاتِ وَالْجُزْئِیَاتِ وَمَا اَشْبَہَ ذٰلِکَ مِنَ الْمَسَائِلِ

---

(۱) قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے (۲) وہ باتیں جنھیں ساری امت تسلیم کرتی ہے۔

(۳) کسی گناہ کی وجہ سے اھلِ قبلہ کو کافر کہنا درست نہیں (۴) رافضیوں کا ایک فرقہ جو اپنی بد مذہبی میں حد سے بڑھا ہوا ہے اور کفریات بکتا ہے (۵) بکواس کرتے ہیں۔

Marfat.com

الْمُهِمَّاتِ فَمَنْ وَاظَبَ طُوْلَ عُمْرِهٖ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ مَعَ اعْتِقَادِ قِدَمِ الْعَالَمِ اَوْنَفْيِ الْحَشْرِ اَوْنَفْيِ عِلْمِهٖ سُبْحٰنَهٗ بِالْجُزْئِيَّاتِ لَايَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ وَاَنَّ الْمُرَادَ بِعَدْمِ تَكْفِيْرِ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّهٗ لَايُكَفَّرُ مَالَمْ يُوْجَدْ شَيْءٌ مِنْ اَمَارَاتِ الْكُفْرِ وَ عَلَامَاتِهٖ وَلَمْ يَصْدُرْ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ مُوْجِبَاتِهٖ۔

ترجمہ ''یعنی جان لو کہ اہلِ قبلہ سے مُراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں (۱) جیسے عالَم کا حادِث ہونا (۲)، اجسام کا حشر ہونا (۳)، اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کا علم تمام کُلیات و جزئیات کو محیط ہونا (۴) اور جو مُہم (۵) مسئلے اِن کی مانند ہیں، تو جو تمام عمر طاعتوں اور عبادتوں میں رہے اسکے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالَم قدیم (۶) ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہلِ قبلہ سے نہیں اور اہلِ سنّت کے نزدیک اہلِ قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے یہ مُراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کُفر اس سے صادر نہ ہو۔''

---

(۱) تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہیں (۲) یہ ایمان رکھنا کہ دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ نے بعد میں پیدا فرمایا (۳) قیامت میں جسم دوبارہ زندہ ہونا (۴) یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہر بڑی اور چھوٹی بات کا تفصیلاً علم ہے (۵) اہم (۶) معاذ اللہ یہ عقیدہ رکھنا کہ دنیا ہمیشہ سے ہے جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ سے ہے۔ جبکہ ایسا نہیں یعنی دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بعد میں بنایا ہے۔

Marfat.com

امام اجل سیدی العزیز بن محمد بخاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحقیق شرح اصولِ حُسامی میں فرماتے ہیں:۔

اِنْ غَلَا فِیْهِ (اَیْ فِیْ هَوَاهُ) حَتّٰی وَجَبَ اِكْفَارُهٗ بِهٖ لَا یُعْتَبَرُ خِلَافُهٗ وَوِفَاقُهٗ اَیْضاً لِعَدَمِ دُخُوْلِهٖ فِیْ مُسَمَّی الْاُمَّةِ الْمَشْهُوْدُ لَهَا بِالْعِصْمَةِ وَاِنْ صَلّٰی اِلَی الْقِبْلَةِ وَاعْتَقَدَ نَفْسَهٗ مُسْلِمًا لِاَنَّ الْاُمَّةَ لَیْسَتْ عِبَارَةٌ عَنِ الْمُصَلِّیْنَ اِلَی الْقِبْلَةِ بَلْ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَهُوَ كَافِر وَاِنْ كَانَ لَا یَدْرِیْ اَنَّهٗ كَافِرٌ۔

ترجمہ: ''یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی (۱) ہو جس کے سبب اُسے کافر کہنا واجب ہو تو اِجماع میں اسکی مخالفت، مُوافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا (۲) کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو اُمت کے لئے آئی ہے اور وہ اُمت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مُسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ اُمت قبلہ کیطرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مُسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے'' رَد میں ہے: لَا خِلَافَ فِیْ كُفْرِ الْمُخَالِفِ فِیْ ضَرُوْرِیَاتِ الْاِسْلَامِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ الْمُوَاظِبِ طُوْلَ عُمْرِهٖ عَلَی الطَّاعَاتِ كَمَا فِیْ شَرْحِ التَّحْرِیْرِ۔

ترجمہ: یعنی ضروریاتِ اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالا جماع

---

(۱) حد سے بڑھا ہوا ہو (۲) یہ فرقے کسی معاملے میں خواہ اہلسنت کے موافق رائے دیں یا مخالفت کریں انکی رائے کی کوئی اہمیت نہ ہوگی۔

Marfat.com

کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات (۱) میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر میں امام بن الہمام نے فرمایا۔

کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالا مال ہیں۔

رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے (۲)۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو (۳) کو سجدہ کر لیتا ہو، کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا، مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے (۴) وَذٰلِكَ اَنَّ الْكُفْرَ بَعْضُهٗ اَخْبَثُ مِنْ بَعْضٍ (۵) وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت تکذیب خدا ہے (۶) اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں (۷) ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمال بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیّت و مجرا مقصود ہو نہ عبادت (۸) اور محض تحیّت فی نفسہٖ کفر نہیں (۹) ولہذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے، گنہگار ہوگا، کافر

---

(۱) عبادتوں (۲) یعنی جسے سمجھنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہ ہو (۳) ہندوؤں کے ایک بت کا نام (۴) یعنی دونوں ہی کفر ہیں (۵) اور یہ اس لئے کہ کچھ کفر دوسرے کفریات سے زیادہ خبیث ہوتے ہیں۔ (۶) بت کو سجدہ کرنا خدا کو جھوٹا کہنے کی علامت ہے (۷) جھوٹا کہنے کی علامت (بت کو سجدہ کرنا) خود خدا کو جھوٹا کہنے سے، کفر میں کمتر ہے۔ یعنی بت کو سجدہ کرنا چھوٹا کفر ہے۔ اور خدا کو جھوٹا کہنا بڑا کفر ہے (۸) کسی کو بت کے آگے سجدہ کرتے دیکھ کر یہ بھی سوچا جا سکتا ہے کہ شاید یہ عبادت کی نیت سے سجدہ نہیں کر رہا بلکہ محض ادب کی وجہ سے جھک رہا ہے البتہ اس پر کفر کا حکم اس صورت میں اس وجہ سے لگے گا کہ بت کو سجدہ کرنا کافروں کا خاص مذہبی طریقہ ہے اور یہ شخص ان کی مشابہت کر رہا ہے۔ (۹) ادب سے جھکنا بذات خود کفر نہیں ہے۔ کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے، گنہگار ہوگا ◄◄

Marfat.com

نہ ہوگا(۱)۔ اِمثالِ بت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر بر بنائے شعارِ خاص کفر رکھا ہے(۲) بخلاف بدگوئی حضور پرنور سید عالم ﷺ، کہ فی نفسہ کفر ہے(۳) جس میں کوئی احتمالِ اسلام نہیں (۴)۔ اور میں یہاں اس فرق پر بناء نہیں رکھتا(۵) کہ ساجدِ صنم کی توبہ

◄◄ کافر نہ ہوگا جبکہ خدا کو جھوٹا کہنا بڑا کفر ہے کیونکہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا صرف علامت کفر ہے۔ اور یہ (خدا کو جھوٹا کہنا) بذات خود کفر ہے اسے یوں سمجھیں کہ جیسے کھانسی ہونا، ٹی بی کی علامت ہے تو بیماری تو کھانسی بھی ہے اور ٹی بی بھی، لیکن کھانسی جو کہ ٹی بی کی علامت ہے خود ٹی بی سے چھوٹی بیماری ہے(۱) کوئی کسی عالم یا بزرگ کو محض تعظیم کے طور پر سجدہ کرے تو وہ سخت گنہگار تو ہوگا لیکن کافر نہیں ہوگا کیونکہ یہ بزرگ یا عالم بت نہیں اور انہیں سجدہ کرنا کافروں کا خاص مذہبی طریقہ بھی نہیں ہے پھر اگر اس شخص نے سجدہ محض ادب کی وجہ سے کیا ہو تو حرام ہے کفر نہیں اور اگر عبادت کی نیت سے کرتا تو کافر ہو جاتا گویا بت کو سجدہ کرنے میں نیت نہیں دیکھی جائے گی اور اسے کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ بت کو سجدہ کرنا کافروں کا خاص مذہبی طریقہ ہے اور کسی بزرگ کو سجدہ کرے تو نیت کا لحاظ رکھا جائے گا یعنی اگر نیت عبادت ہے تو کافر اور اگر نیت محض ادب کرنا ہے تو سخت گناہ گار ہے لیکن کافر نہیں ہے(۲) یعنی بتوں وغیرہ کو سجدہ کرنے سے جو شریعت کافر قرار دیتی ہے خواہ ادباً سجدہ کرے یا عبادت کی نیت سے، وہ اس وجہ سے کہ بتوں وغیرہ کو سجدہ کرنا کافروں کا شعار یعنی خاص مذہبی طریقہ ہے(۳) یعنی کسی کو سجدہ کرنا تو اس صورت میں کفر ہوگا جب عبادت کی نیت سے کرے یا جسے سجدہ کررہا ہے کافروں کا جھوٹا معبود ہو یعنی سجدہ بذات خود کفر نہیں ہے بلکہ بت یا کافروں سے مشابہت کی بنا پر سجدہ کفر ہو گیا ہے اور سرکار ﷺ کی گستاخی بذات خود کفر ہے تو ان دونوں میں ''گستاخی'' زیادہ خبیث کفر ہے(۴) یعنی سرکار ﷺ کی گستاخی ہر پہلو سے کفر ہی ہے سنجیدگی سے کرے خواہ مذاق سے قول سے کرے خواہ فعل سے ہر طرح کفر ہی ہے اسلام کسی طرح نہیں (۵) یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ بت کو سجدہ کرنے والے اور گستاخ رسول اللہ عزوجل و ﷺ میں بس اتنا ہی فرق ہے۔

Marfat.com

باجماعِ اُمت مقبول ہے(۱) مگر سید عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ

ہزار ہا ائمۂ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں (۲) اور اسی کو ہمارے علماء حنفیہ سے امام

بزازی وامام محقق علی الاطلاق ابن الہمام وعلامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق وعلامہ ابو

عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزی صاحب تنویر الابصار وعلامہ مولیٰ خسرو صاحب درروغرر

وعلامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق واشباہ والنظائر وعلامہ خیر الدین رملی صاحب فتاوٰی

خَیرِیّہ وعلامہ شیخی زادہ صاحب مُجْمَعُ الاُنھُر وعلامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب دُرِّ مُختارِ

وغیرھم عمائدِ کبار علیہم رحمۃُ اللہ العزیزِ الغفّار نے اختیار فرمایا: (۳)

بَیدَ اَنَّ تَحقِیقَ الْمَسْئَلَۃِ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیۃ (۴) اس لئے کہ عدمِ قبولِ

توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے(۵) کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے

موت دے ورنہ اگر توبہ صدقِ دل سے ہے تو عِندَ اللہِ مقبول ہے، کہیں یہ بدگو، اس مسئلہ کو

دستاویز (۶) نہ بنالیں کہ آخر توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں؟۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر

مٹ جائے گا، مسلمان ہو جاؤ گے، جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے، اس قدر پر اجماع (۷)

---

(۱) کیونکہ بت کو سجدہ کرنے والا اگر توبہ کرے تو ساری امت کا فیصلہ ہے کہ اسکی توبہ قبول ہو جائے گی

(۲) بالکل قبول نہیں (۳) بڑے بڑے بزرگوں نے اختیار فرمایا (۴) واضح ہو کہ اس مسئلے کی تحقیق

فتاوی رضویہ میں ہے (۵) یعنی یہ توبہ کا قبول نہ ہونا اسطرح ہے کہ حاکم اسلام اسے توبہ کے بعد بھی قتل

کرے گا ورنہ اگر توبہ سچے دل سے ہے تو اللہ کے ہاں مقبول ہے۔ البتہ حاکم اسلام اب بھی اسے قتل

کرے گا تا کہ دوسروں کو عبرت ہو (۶) تحریری ثبوت (۷) یعنی اتنی ہی بات پر امت کا متفقہ فیصلہ ہے

Marfat.com

ہے کمافي رَدِّ الْمُحْتَارِ وغیرہ(۱) واللہ تعالی اعلم (۲)۔

تیسرا مکر

اس فرقہ بے دین کا تیسرا مکر یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیے۔

اولاً یہ مکرِ خبیث سب مکروں سے بدتر وضعیف جس کا حاصل (۳) یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے، سنکھ پھونکے (۴)، گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے۔ یہی کافی ہے حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

ثانیاً اس کی رو سے سوا دہریے کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو، تمام کافر، مُشرِک مجوس، ہنود و نصاری یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے مسلمان ٹھہر جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجودِ خدا کے تو قائل ہیں۔ ایک یہی بات سب سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول (۵) ہے خصوصاً کفارِ فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعمِ خود (۶) توحید کے بھی قائل ہیں (۷) اور یہود و نصاریٰ تو

---

(۱) جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ میں ہے (۲) اور اللہ عزوجل زیادہ جاننے والا ہے (۳) خلاصہ (۴) بت پرستوں کا خاص مذہبی باجا بجائے (۵) تمام اصولوں کی بنیاد (خدا کو ماننا ہے) (۶) خود اپنے خیال میں (۷) اللہ عزوجل کو ایک بھی مانتے ہیں۔

Marfat.com

بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ ﷻ کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت وحشر وحساب وثواب وعذاب و جنت ونار وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔

ثالثاً اس کے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ اُوپر گزریں کافی وافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی ونماز خوانی (۱) صرف ایک ایک بات پر حکمِ تکفیر فرمادیا کہیں ارشاد ہوا کَفَرُوا بَعدَ اِسلَا بِھِم ترجمہ: وہ مسلمان ہوکر اس کلمے کے سبب کافر ہوگئے۔'' کہیں فرمایا لَا تَعتَذِرُوا قَد کَفَرتُم بَعدَ اِیمَانِکُم ترجمہ: ''بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے ایمان کے بعد (التوبہ/ ٦٦) حالانکہ اس مکر خبیث کی بناء پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہوجاتیں، صرف ایک کلمہ پر حکم کفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اِس کا یہ جواب دیں کہ خُدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرۂ اِسلام کو تنگ کردیا، کلمہ گویوں، اہل قبلہ کو دھکے دے دے کر، صرف ایک ایک لفظ پر، اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَاتَعتَذِرُوا عذر بھی نہ کرنے دیا نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس کہ خُدا نے پیرِ نیچر (۲) یا ندویہ لکچر (۳) یا ان کے ہم خیال (۴) کسی وسیع الاسلام (۵)

---

(۱) کلمہ ونماز پڑھنے کے باوجود (۲) جسے لوگ سرسید احمد خان کہتے ہیں اس شخص نے درجنوں ایسی باتوں کا انکار کیا جنکا انکار کفر ہے (۳) ''ندوۃ العلماء'' جو کہ دیوبندی ادارہ ہے اسکے مدرس (۴) ان جیسے خیالات رکھنے والے (۵) اسلام کی ایسی تعریف کرنے والا جس سے کافر بھی مسلمان قرار پائیں۔

Marfat.com

ریفارمر(۱) سے مشورہ نہ لیا اَلَا لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ۔ (۲)۔

رابعاً اس مکر کا جواب:

تمھارا رب عزّوجلّ فرماتا ھے:

اَفَتُؤمِنُونَ بِبَعضِ الكِتٰبِ وَتَكفُرُونَ بِبَعضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَن يَّفعَلُ ذٰلِكَ مِنكُم اِلَّا خِزيٌ فِي الحَيٰوةِ الدُّنيَا ج وَيَومَ القِيٰمَةِ يُرَدُّونَ اِلٰى اَشَدِّ العَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعمَلُونَ ٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشتَرَوُا الحَيٰوةَ الدُّنيَا بِالاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنهُمُ العَذَابُ وَلَا هُم يُنصَرُونَ

ترجمہ:۔ تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصّہ مانتے ہو اور کچھ حصّے سے مُنکر ہو تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اسکا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے اور اللہ تمہارے کُوتکوں (۳) سے غافل نہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبٰی (۴) بیچ کر دنیا خریدی تو ان پر سے کبھی عذاب ہلکا ہو نہ انکو مدد پہنچے۔ (البقرۃ/۸۵تا۸۶)

کلام الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا

---

(۱) انگریزی کا لفظ ہے لغوی معنی ہے اصلاح اور بہتری کرنیوالا، اصلاح پسند (طنز کے طور پر فرمایا) اس دور میں اور موجودہ دور میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو دین کی بنیادیں گرا کر محض سیاسی بنیادوں پر گستاخوں اور دین کی دھجیاں اڑانے والوں کو بھی مسلمان تسلیم کروانا چاہتے ہیں (۲) (خبردار ظالموں پر اللہ عزّوجلّ کی لعنت ہے) (۳) کرتوتوں، برے اعمال (۴) آخرت۔

Marfat.com

ایک اسلامی عقیدہ ہے۔اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قُرآن عظیم فرمارہا ہے کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے، دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو اَبَدُ الآباد (۱) تک کبھی موقوف (۲) ہونا کیا معنی؟ ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادتِ قرآنِ عظیم خود صَرِیح کُفر ہے۔

خامساً اَصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جتنا اِفْتِراء (۳) اٹھایا، انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے بہ خصلت یہود (۴) یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ (النسآء ۴۶) یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے پھیرتے ہیں۔تحریف، تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنالیا، فقہاء نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے۔حاشا لِلّٰہ (۵)! بلکہ اُمت کا اِجْماع ہے کہ جس میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کُفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے۔۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے، سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو، سب

---

(۱) ہمیشہ ہمیشہ تک (۲) رک جانا، ختم ہو جانا (۳) صاف جھوٹا الزام (۴) یعنی یہودیوں جیسی عادت سے کام لیکر کہ جسطرح یہودی بات کو اسکی اصل جگہ سے بدل کر وہاں رکھتے ہیں جہاں انہیں اپنا فائدہ نظر آتا ہے اسی طرح یہ گستاخ بھی علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی عبارتوں میں ردو بدل کرتے رہتے ہیں (۵) اللہ کی قسم ہرگز ایسی بات نہیں ہے۔

Marfat.com

طیب و طاہر ہو جائے گا۔ حاشا کہ فقہاء تو فقہاء کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے۔ بلکہ فقہاء کرام۔نے یہ فرمایا ہے کہ ''جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں، ان میں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے، ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام بھی تو ہے، کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو'' اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ '' اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہوگا (۱)۔ وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا (۲)۔'' اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے ''عمرو (۳) کو علمِ قطعی یقینی غیب کا ہے'' (۴)۔ اس کلام میں اتنے پہلو ہیں: ﴿۱﴾ عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے (۵) یہ صریح کفر و شرک ہے ''قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ'' (۶) ﴿۲﴾ عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جن علمِ غیب رکھتے ہیں۔ اُن کے بتائے سے اِسے غیب کا علم یقینی

---

(۱) یعنی اگر اس شخص نے کفریہ معنی کا ارادہ کیا تھا اور ہم نے حسن ظن کی وجہ سے کفر کا فتوی نہ دیا تو اس کا اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا یعنی کافر تو وہ ہو ہی گیا (۲) اللہ کے دربار میں وہ اپنی نیت کے مطابق کافر ہی گنا جائے گا (۳) کوئی سے دو شخص بطور مثال (۴) عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے، یعنی زید کہتا ہے کہ عمرو غیب کی بات جانتا ہے اسطرح سے کہ اس کے واقع ہونے میں ذرہ برابر شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ مثلاً کل بارش ہونے والی ہے یا ہو کر رہے گی (۵) اللہ عزوجل کے بتائے بغیر خود ہی غیب جان لیتا ہے (۶) ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔ (النمل ۶۵)۔

Marfat.com

حاصل ہے، یہ بھی کفر ہے تَبَیَّنَتِ الجِنُّ اَنۡ لَّوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ الۡغَیۡبَ مَالَبِثُوۡا فِی الۡعَذَابِ الۡمُھِیۡنِ (۱) ﴿۳﴾ عمرو نجومی ہے۔ ﴿۴﴾ رمال (۲) ہے۔ ﴿۵﴾ سامندرک (۳) جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے۔ ﴿۶﴾ کوے وغیرہ کی آواز۔ ﴿۷﴾ حشرات الارض کے بدن پر گرنے ﴿۸﴾ کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے ﴿۹﴾ آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا (۴) ہے۔ ﴿۱۰﴾ پانسہ پھینکتا ہے۔ ﴿۱۱﴾ فال دیکھتا ہے۔ ﴿۱۲﴾ حاضرات (۵) سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔ ﴿۱۳﴾ مسمریزم جانتا (۶) ہے۔ ﴿۱۴﴾ جادو کی میز ﴿۱۵﴾ روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔ ﴿۱۶﴾ قیافہ دان ہے (۷)۔ ﴿۱۷﴾ علم زائرجہ (۸) سے واقف ہے ان ذرائع سے اسے غیب کا علمِ یقینی قطعی ملتا ہے، یہ سب بھی کفر (۹) ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مَنۡ اَتٰی عُرَّافًا اَوۡ کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوۡلُ فَقَدۡ کَفَرَ بِمَا اُنۡزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ

---

(۱) ترجمہ کنز الایمان: (جنوں کی حقیقت کھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے) (سبا/۱۴) (۲) نجومی (۳) ہاتھ دیکھنے کا علم (۴) اندازہ لگاتا ہے دائیں آنکھ پھڑکنے کو بہتر اور بائیں آنکھ پھڑکنے کو برا جانتا ہے۔ (۵) مردوں کی روحوں کو بلانے کا عمل کرتا ہے (۶) وہ علم جس میں تصور یا خیال کا اثر دوسرے کے دل پر ڈال کر پوشیدہ اور آئندہ کے حالات معلوم کئے جاتے ہیں اس علم کا موجد آسٹریلیا کا باشندہ ڈاکٹر مسمر ہے۔ (۷) آدمی کے چہرے کو دیکھ کر اسکا کردار بتانے والا۔ (۸) زائچہ بناتا ہے (۹) جبکہ انکی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا دعویٰ کیا جائے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے

Marfat.com

واله وسلم رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ اَبِی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَلاَ حْمَدَ وَاَبِی دَاوٗد عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّد صلی اللہ علیہ والہ وسلم (۱)۔ ﴿۱۸﴾ عمرو پر وحی رسالت (۲) آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسُولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے (۳) وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (۴) ﴿۱۹﴾ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہوگئے ہیں (۵)، اس کا علم تمام معلومات الٰہی کو محیط ہوگیا (۶)۔ یہ یوں کفر ہے اس نے عمرو کو علم میں حضور پرنور سیدِ عالم ﷺ پر ترجیح دے دی کہ حضور ﷺ کا علم بھی جمیع معلومات الٰہی کو مُحیط نہیں۔ "قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ط" (۷) مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْہُ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَقَدْ عَابَہٗ فَحُکْمُہٗ حُکْمُ السَّاب (۸) (نسیم الریاض) ﴿۲۰﴾ جمیع کا احاطہ نہ

---

(۱) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ "جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آئے اور ان کے قول کی تصدیق کرے اس نے اس کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا (یعنی قرآن مجید) احمد اور ابی داؤد کی روایت ہے کہ وہ شخص بیزار ہوا اس سے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ (۲) وحی جو صرف انبیاء کرام علیھم السلام پر نازل ہوئی تھی (۳) بڑا کفر ہے (۴) ترجمہ کنز الایمان: ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (الاحزاب رکوع ۲ پ ۲۲) (۵) گویا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں تمام چھپی ہوئی باتوں کی معلومات ڈال دی ہیں (۶) اُسے اللہ کے برابر علم حاصل ہوگیا۔ (۷) ترجمہ: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان (کنز الایمان، الزمر، ۹) (۸) جس نے کہا فلاں شخص سرکار ﷺ سے زیادہ علم والا ہے یقیناً اس نے سرکار ﷺ کو عیب لگایا یعنی آپ ﷺ ◄◄

Marfat.com

سہی (۱) مگر جو علوم غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رَسُول اِنس و ملک کی وَسَاطت وَتَبعِیت نہیں (۲) اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ نے بلاواسطہ رَسُول اصالۃً (۳) اسے غیوب پر مطلع کیا، یہ بھی کفر ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ترجمہ :اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے لوگو! تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رَسُولوں سے جسے چاہے۔(آلِ عمران/۱۷۹)

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رَسُولوں کے۔(الجن ۲۶)

﴿۲۱﴾ عمرو کو رَسُول اللہ ﷺ کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً (۴) بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا یا دیتا ہے، یہ خالص اسلام ہے تو محققین فقہاء اس قائل کو کافر نہ کہیں گے اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسین ظن کے سبب (۵) اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے (۶) جب

◄◄ کی شان گھٹادی اور یہ شان گھٹانا توہین ہے اور اسکے بارے میں وہی معاملہ کیا جائے گا جو سرکار ﷺ کو گالی دینے والے کے ساتھ کیا جائے گا۔(۱) اس شخص کا علم اتنا تو نہیں کہ تمام معلوماتِ الٰہی کے برابر ہو (۲) اس شخص کو کسی فرشتے یا رسول علیہما السلام۔ کے وسیلے کے بغیر ہی یہ علوم حاصل ہوئے۔ نہ ظاہری طور پر علم دینے کا کوئی وسیلہ نہ باطنی طور پر (۳) براہِ راست (۴) سنا کر۔ دکھا کر یا دل میں بات ڈال کر (۵) احتیاط اور مومن سے اچھا گمان کرنے کی وجہ سے (یعنی یہ سوچ کر کہ مومن بھلا کفر کی بات کیسے کہہ سکتا ہے)(۶) اسی اسلامی معنی کو شمار کرینگے۔ اسی معنی پر گمان کریں گے۔

Marfat.com

تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مُراد لیا، نہ کہ ایک ملعون کلام، تکذیب خدا(۱) یا تنقیص شان سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء (۲) میں صاف، صَرِیح، نا قابل تاویل توجیہ ہو(۳)، اور پھر بھی حکمِ کفر نہ ہو، اب تو اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہوگا، اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ اِسی شفاء و بزازیہ و درر و بحر و نہر و فتاویٰ خیریہ و دُرِّ مُختار وغیرہ کُتب مُعتَمَدَہ (۴) سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ کی تنقیصِ شان کرے، کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر یہود مَنش لوگ(۵) فقہائے کرام پر افترائے سَخِیف (۶) اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف (۷) کرتے ہیں۔

وَ سَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ (۸)

شرح فقہ اکبر میں ہے: قَدۡ ذَکَرُوۡا اَنَّ الۡمَسۡاَلَۃَ الۡمُتَعَلِّقَۃَ بِالۡکُفۡرِ اِذَا کَانَ لَھَا تِسۡعٌ وَّ تِسۡعُوۡنَ اِحۡتِمَالًا لِلۡکُفۡرِوَ اِحۡتِمَالٌ وَاحِدٌ فِیۡ نَفۡیِہٖ فَالۡاَوۡلٰی لِلۡمُفۡتِیۡ وَالۡقَاضِیۡ اَنۡ یَعۡمَلَ بِالۡاِحۡتِمَالِ النَّافِیۡ۔ (۹)

---

(۱) اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنے میں (۲) یعنی انبیاء کرام کے سردار علیہ وعلیہم الصلوۃ والثناء کی مبارک شان گھٹانے میں (۳) اس قابل نہیں کہ اسکے کلام کا کوئی اور اسلامی مطلب شمار کرسکیں جسکا کوئی اسلامی معنی ہی نہ ہو (۴) ایسی کتابیں جن پر اعتماد بھروسہ کیا جاتا ہے (۵) ایسے لوگ جنکا مزاج یہودیوں کی طرح ہے کہ جس طرح یہودی کلام میں ردوبدل کرتے تھے یہ بھی کرتے ہے (۶) ناقص وکمزور جھوٹا الزام (۷) ردوبدل، کمی بیشی (۸) کنزالایمان: ''اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے'' (الشعرآء، ۲۲۷) (۹) ''یعنی علماء کرام رحمۃ اللہ علیھم نے کفر کے متعلق ایک مسئلے کا تذکرہ فرمایا ہے کہ جس میں ۹۹ معانی کفر کے ہوں اور ایک معنی اسلام کا ہو تو مفتی اور ◄◄

Marfat.com

فتاویٰ خلاصہ وجامع الفصولین ومحیط وفتاویٰ عالمگیر وغیرہا میں ہے اِذَا كَانَتْ فِي الْمَسْأَلَةِ وُجُوْهٌ تُوْجِبُ التَّكْفِيْرَ وَ وَجْهٌ وَاحِدٌ يَمْنَعُ التَّكْفِيْرَ فَعَلَى الْمُفْتِيْ وَ الْقَاضِيْ اَنْ يَمِيْلَ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَجْهِ وَلَا يُفْتِيْ بِكُفْرِهٖ تَحْسِيْنًا لِلظَّنِّ بِالْمُسْلِمِ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ نِيَّةُ الْقَائِلِ الْوَجْهَ الَّذِيْ يَمْنَعُ التَّكْفِيْرَ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَا يَنْفَعُهٗ حَمْلُ الْمُفْتِيْ كَلَامَهٗ عَلٰى وَجْهٍ لَا يُوْجِبُ التَّكْفِيْرَ۔(۱)

اسی طرح فتاویٰ بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔

تاتارخانیہ و بحر وسل الحسام وتنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے: لَا يُكَفَّرُ بِالْمُحْتَمَلِ لِاَنَّ الْكُفْرَ نِهَايَةٌ فِي الْعُقُوْبَةِ فَيَسْتَدْعِيْ نِهَايَةً فِي الْجِنَايَةِ وَمَعَ الْاِحْتِمَالِ لَا نِهَايَةَ۔(۲)

◀◀ قاضی کو چاہیے کہ اسلامی معنی کو مدنظر رکھے' اور کفر کا فتوی نہ دے (۱) جب کسی مسئلے میں کئی معنی ہوں جو کفر کو ثابت کریں اور ایک معنی ایسا ہو جو کفر سے روکتا ہو تو مفتی وقاضی کو لازم ہے کہ اسی معنی کی طرف توجہ کرے اور مسلمان سے حسن ظن رکھتے ہوئے کفر کا حکم نہ دے پھر اگر کہنے والے کی نیت اسی معنی کی تھی جو کفر سے روکتا ہے (اسلامی معنی) تو وہ مسلمان ہے اور اگر اسکی نیت اسلامی معنی کی نہ تھی (بلکہ کفریہ معنی کی تھی) تو مفتی کا اسکے کلام کو اسلامی سمجھنا اسے کوئی فائدہ نہ دے گا (اور اللہ کے یہاں کافر ہی ہوگا۔ انما الاعمال بالنیات) (۲) کسی کے کافر ہونے کا فتوی اس صورت میں نہ دیا جائے جب اسکے کلام کے کچھ اچھے معنی بھی ہوں اس لئے کہ سزاؤں میں سب سے بڑی سزا (سزاؤں کی انتہا) کفر ہے اور یہ تقاضہ کرتی ہے کہ جرم بھی انتہائی بڑا ہو اور جب کہ اسکے کلام میں کوئی اچھا معنی بھی ہے تو جرم کی انتہا نہ ہوئی (اس وجہ سے کفر کا فتوی جاری نہ کیا جائے)

Marfat.com

بحرالرائق وتنویرالابصار وحدیقہ ندیہ وتنبیہ الولاۃ وسل الحسام وغیرہا میں ہے:

وَالَّذِي تَحَرَّرَ اَنَّهُ لَايُفْتٰى بِكُفْرِ مُسْلِمٍ اَمْكَنَ حَمْلُ كَلَامِهٖ عَلٰى مَحْمَلٍ حَسَنٍ اِلخ (۱) دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں (۲)، مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔

فائدہ جلیلہ (۳)

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاویٰ مثل فتاویٰ قاضی خان وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ ورسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر وواقف ہیں (۴) یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکم کفر دیا، اس سے مراد وہی صورت کفریہ (۵) مثل اِدّعاءِ علمِ ذاتی (۶) وغیرہ ہے۔ ورنہ ان

---

(۱) (بحرالرائق میں ہے) اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ کسی ایسے مسلمان کو کافر نہ کہا جائے جسکے کلام میں کسی اچھے معنی کا تلاش کرنا ممکن ہو۔ (۲) یعنی ان کتابوں میں جو گفتگو ہے وہ اس صورت میں ہے کہ جب ایک لفظ بولا جائے اور اسکے (اچھے برے) کئی مطلب بنتے ہوں اگر بولنے والا مسلمان ہے تو اسکے حسن ظن کی بناء پر کافر نہ کہا جائے گا۔ یہ بات نہیں کہ ایک شخص چند باتیں بولے ان میں کوئی کفر ہو اور کوئی اسلام پھر بھی اسے کافر نہ کہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ جب تک کلمہ کفر سے توبہ نہ کرے اور نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان نہ ہو اسے کافر ہی جانیں گے (۳) انتہائی اہم اور کام کی بات (۴) بزرگوں کی ارواح حاضر ہیں او جو کچھ ہم کر رہے ہیں انہیں جانتی ہیں۔ یعنی یہ اقوال اسی صورت میں کفر ہیں جب کہنے والا یہ یقین کرے کہ یہ سب لوگ اللہ کی عطاء کے بغیر یہ سب کچھ جانتے ہیں (معاذ اللہ اور ایسا عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہے) (۵) کفر کی صورت (۶) یعنی یہ دعویٰ کرنا کہ یہ ارواح وملائکہ وغیرہا خود بخود اللہ کی عطاء کے بغیر ہی سب کچھ جان لیتے ہیں۔

Marfat.com

اقوال میں تو ایک چھوڑ مُتَعَدَّ د احتمال اسلام کے ہیں(۱) کہ یہاں علمِ غیبِ قطعی، یقینی کی تصریح نہیں (۲) اور علم کا اِطلاق ظن پر شائع و ذائع ہے (۳) تو علمِ ظنی کی شِق بھی پیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے (۴) اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علمِ ظنّی کا اِدّعاء کفر نہیں (۵)۔ بحر الرائق و ردالمحتار میں ہے:

عُلِمَ مِنْ مَسَائِلِهِمْ هُنَا اَنَّ مَنِ اسْتَحَلَّ مَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ

---

(۱) ورنہ ان اقوال میں تو ایک نہیں بلکہ کئی اسلامی معنی پائے جاتے ہیں۔ یقینی و قطعی علم وہ ہے جس میں کسی طرح سے کسی قسم کے شک و شبے کی گنجائش نہ ہو اور علم ظنی وہ علم ہے جس میں تھوڑا بہت شبہ ہو سکتا ہے اسی طرح جو علم اندازے سے حاصل ہوتا ہے اُسے بھی ظنی کہتے ہیں البتہ عام بول چال میں اسکا فرق نہیں کرتے بلکہ عام طور پر علم کا لفظ یقینی اور ظنی دونوں کیلئے بولا جاتا ہے (۲) یعنی ان اقوال میں یہ نہیں کہا گیا کہ ان (ارواح یا ملائکہ وغیرہ) کو غیب کا ایسا علم ملا ہے جس میں شک و شبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے (۳) یعنی ظن (اندازے) کو بھی عام بول چال میں علم کہہ دیا جاتا ہے (۴) یعنی پیچھے جو ۲۱ احتمالات کا ذکر ہوا وہ اس صورت میں تھے جب کہنے والا علم یقینی کا دعوی کرے اور اگر یہ دعوی نہ کرے تو یہی تمام ۲۱ معنی علم ظنی (اندازے سے حاصل ہونے والے علم یا ایسا علم جس میں کوئی شبہ ہو) کے طور پر نکلیں گے اور زید کے قول کہ (عمرو کو علمِ غیب ہے) میں دونوں پہلوؤں علم یقینی (۲۱ معنی) اور علم ظنی کا لحاظ رکھتے ہوئے (۲۱ معنی) یعنی کل بیالیس معنی نکلیں گے جن میں سے کئی ایک اسلامی ہوں گے اور ان صورتوں میں کفر کا فتوی نہیں دیا جائے گا اور یہی بیالیس معنی ارواح بزرگان دین اور ملائکہ کے علم غیب جاننے میں نکلیں گے تو کفر کا فتویٰ نہ لگے گا مگر اسی صورت میں جو خاص کفریہ معنی ہیں یعنی خدا کے بتائے بغیر خود بخود جان لینا (۵) غیب کا اندازہ لگا کر یہ دعوی کرنا کہ ایسا ایسا ہوگا یہ کفر نہیں ہے۔ مثلاً عام طور پر بادل جب مغرب کی سمت سے آتے ہیں تو بارش ہوتی ہے تو اگر کوئی شخص بادلوں کو مغرب کی سمت سے آتا دیکھا کر کہے کہ میرے علم کے مطابق بارش ◄◄

Marfat.com

تَعَالٰی عَلٰی وَجهِ الظَّنِّ لَا یُکَفَّرُ وَ اِنَّمَا یُکَفَّرُ اِذَا اِعْتَقَدَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَ نَظِیْرُہٗ مَا ذَکَرَہُ الْقُرْطُبِيُّ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اَنَّ ظَنَّ الْغَیْبِ جَائِزٌ کَظَنِّ الْمُنَجِّمِ وَ الرَّمَّالِ بِوُقُوْعِ شَيْءٍ فِی الْمُسْتَقْبِلِ بِتَجْرِبَۃِ اَمْرٍ عَادِیٍّ فَھُوَ ظَنٌّ صَادِقٌ وَالْمَمْنُوْعُ اِدِّعَاءُ عِلْمِ الْغَیْبِ وَالظَّاھِرُ اَنَّ اِدِّعَاءَ ظَنِّ الْغَیْبِ حَرَامٌ لَا کُفْرٌ بِخِلَافِ اِدِّعَاءِ الْعِلْمِ اھ زَادَ فِيْ الْبَحْرِ اَلَا تَرٰی اَنَّھُمْ قَالُوْا فِيْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ لَوْ ظَنَّ الْحِلَّ لَا یُحَدُّ بِالْاِجْمَاعِ وَ یُعَزَّرُ کَمَا فِيْ الظَّھِیْرِیَّۃِ وَ غَیْرِھَا وَ لَمْ یَقُلْ اَحَدٌ اِنَّہٗ یُکَفَّرُ وَ کَذَا فِيْ نَظَائِرِہٖ اھ.....(۱)

◄◄ ہونے والی ہے تو ایسا دعوی کفر نہیں کیونکہ محض اندازے کی بات ہے قطعی علم کا دعوی نہیں۔

(۱) یہاں علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مسائل سے پتہ چلا کہ جس نے اللہ عزوجل کی کسی حرام کی ہوئی شے کو ظنی طور پر حلال ٹھہرایا تو اسے کافر نہ کہا جائے گا اسے تو صرف اس صورت میں کافر کہیں گے کے جب وہ حرامِ (قطعی) کو حلال یقین کرلے اور اسکی مثال وہ ہے جو قرطبی نے مسلم کی شرح میں ذکر کی ہے کہ غیب کا ظن جائز ہے جیسے نجومی اور ستاروں کا علم جاننے والے کا عادت اور تجربے کی وجہ سے کسی شے کے آئندہ واقع ہونے کا ظن۔ پس وہ سچا گمان ہے ہاں علمِ غیب کا دعویٰ کرنا بُرا ہے اور ظاھر یہ ہے کہ غیب کے ظن کا دعوی حرام ہے کفر نہیں جبکہ علم (غیب ذاتی یقینی) کا دعوی کفر ہے۔ بحر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ علماء کرام رحمۃ اللہ علیھم نے فرمایا کہ حالتِ احرام میں نکاح کرنے والا اگر اسکے حلال ہونے کا ظن رکھے تو اسے حدِ (زنا) نہ لگائی جائے گی البتہ کوئی دوسری چھوٹی سزا (تعزیر) دی جائے گی جسطرح ظھیریہ وغیرہا میں ہے اور کسی ایک نے بھی یہ نہ کہا کہ اُسے کافر کہا جائے گا اور اسی طرح اسکی دوسری مثالیں ہیں۔

Marfat.com

تو کیونکر (۱) ممکن ہے کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمال اسلام بھی نافیٔ کفر ہے (۲) جہاں بکثرت احتمالاتِ اسلام موجود ہیں۔ حکمِ کُفر لگائیں لاجرم (۳) اس سے مراد ہی خاص احتمالِ کُفر ہے مثل اِدّعائے علمِ ذاتی (۴) وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل (۵) اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہوکر خود ذاہب وزائل (۶) ہوں گے، اس کی تحقیق جامع الفصولین ورَدُّ المُحتارِ وحاشیہ علامہ نوح وملتقط وفتاوٰی حجۃ وتاتارخانیہ مجمعُ الْاَنہُرُ وَ حدیقہ ندیہ وغیرہا کُتب میں ہے۔ نصوص عبارات (۷) رسائل علمِ غیب مثل اَللُّؤلُؤُ الْمَکْنُوْنُ (۸) وغیرہا میں ملاحظہ ہوں، وباللہ التوفیق، یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں: (۹)

جَمِیْعُ مَا وَقَعَ فِيْ کُتُبِ الْفَتَاوٰی مِنْ کَلِمَاتٍ صَرَّحَ الْمُصَنِّفُوْنَ فِیْھَا بِالْجَزْمِ بِالْکُفْرِیَکُوْنُ الْکُفْرُ فِیْھَا مَحْمُوْلاً عَلٰی اِرَادَۃِ قَائِلِھَا مَعْنیً عَلَّلُوْا بِہِ الْکُفْرَ وَ اِذَا لَمْ تَکُنْ اِرَادَۃُ قَائِلِھَا ذٰلِكَ فَلاَ کُفْرَ۔ ترجمہ: ''یعنی

---

(۱) کسطرح (۲) یعنی ان وضاحتوں کے باوجود کہ کسی لفظ میں ایک اسلامی معنی بھی کفر کا حکم لگنے سے روک دے گا (۳) یقیناً (۴) اللہ کی عطاء کے بغیر خود بخود کسی شیٔ کو جان لینے کا دعویٰ کرنا (۵) خود بخود غلط قرار پائیں گے یعنی وہ اقوال جن میں ارواح بزرگان دین اور ملائکہ کے غیب جاننے کا دعویٰ کرنے والوں پر حکم کفر ہے وہ حکم کفر کلعدم قرار پائے گا (۶) ختم ہونا (یعنی حکم کفران علماء رحمۃ اللہ علیہم کی اپنی تحقیقات کے مخالف ہونے کی وجہ سے خود بخود ختم ہوجائے گا) (۷) عبارتوں کے الفاظ (۸) یہ ایک رسالہ ہے جس میں حضور ﷺ کے علم غیب پر دلائل ہیں (۹) کافی ہیں۔

Marfat.com

کُتب فتاوٰی میں جتنے الفاظ پر حکم کُفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے اِن سے پہلوئے کُفر مُرادلیا ہو ورنہ ہرگز کُفر نہیں۔''

ضروری تنبیہ(۱): احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو(۲)،صَرِیح بات(۳) میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔مثلاً زید نے کہا خُدا (۲) ہیں،اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظِ خُدا سے بحذف مضاف حکم خُدا مُراد ہے یعنی قضاء دو ہیں،مبرم و معلّق(۴)،جیسے قُرآن عظیم میں فرمایا الّا اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہُ اَیْ اَمْرُ اللّٰہ(۵) عمرو کہے میں رَسُول اللہ ہوں،اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں(۶) یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی،ایسی تاویلیں زِنُہار

---

(۱)ضروری نوٹس(۲)یعنی ایک لفظ کہہ کر اسکے وہی معنی مراد لے سکتے ہیں جو معنی اس لفظ کے واقعی بنتے بھی ہوں(۳) یعنی واضح بات میں کوئی ایسا مطلب نہیں نکال سکتے جو اسکے عرفی مطلب کے خلاف ہو لفظ خدا کا مطلب ہے وہ ذات جو خود بخود ہو جسے کسی نے پیدا نہ کیا ہو تو اب اگر کوئی شخص کہے''میں خدا ہوں''یعنی خود آیا ہوں تو اسکا یہ دعوی نہیں مانا جائے گا اور اسے کافر کہا جائے گا کیونکہ شریعت میں لفظِ خدا سے معبود مراد ہے اور یہی معنی مشہور ہے تو اب کسی دور کے معنی کا دعوی قبول نہیں کیا جائے گا۔یونہی لفظ صلوۃ کا لفظی معنی سرین ہلانا بھی ہے تو اگر کوئی شخص کہے کہ قرآن میں اقیموا الصلوۃ سے مراد ڈانس کرتے رہو تو اسکی بکواس نہیں سنی جائے گی کیونکہ شریعت میں صلوۃ کا معنی ہے مخصوص طریقے سے نماز پڑھنا(۴) یعنی کہا کہ خدا دو ہیں تو قطعا کافر ہے اسکا یہ قول نہیں مانا جائے گا کہ میرے قول میں خدا سے مراد حکم خدا ہے یعنی خدا کا حکم دو طرح سے ہے ایک وہ جو طے شدہ (مبرم) ہے اور دوسرا کسی شرط سے مشروط ہے(۵) مگر یہ کہ اللہ تعالی آئے یعنی اللہ کا حکم تشریف لائے (۶)(یعنی لفظی معنی کہ)اللہ نے مجھے بھیجا ہے۔

Marfat.com

مسموع نہیں (۱)۔

شفاء شریف میں ہے اِدَّعَاؤُهُ التَّاوِيْلَ فِيْ لَفْظٍ صَرَاحٍ لَا يُقْبَلُ ترجمہ'' صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا (۲)۔

شرح شفاء قاری میں ہے هُوَ مَرْدُوْدٌ عِنْدَ الْقَوَاعِدِ الشَّرْعِيَّةِ ترجمہ'' ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے''۔

نسیم الریاض میں ہے لَايُلْتَفَتُ لِمِثْلِهِ وَ يُعَدُّ هِذْيَانًا۔ ترجمہ'' ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا (۳)'' اور ہذیان سمجھی جائے گی (۴)''۔

فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ جامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے۔ وَاللَّفْظُ لِلْعِمَادِيْ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوْ قَالَ بِالْفَارِسِيَّةِ من پیغمبرم يُرِيْدُ

---

(۱) ہرگز سننے کے قابل نہیں ہرگز نہ مانی جائیں گی (۲) واضح لفظ سے اسکے ظاہری معنی ہی سمجھے جاتے ہیں ظاہری معنی کے خلاف مطلب لینے کا دعویٰ قابل قبول نہیں۔ مثلاً کوئی شخص کہے'' میں خدا ہوں پھر اسکی تاویل یہ کرے کہ میرا مطلب یہ تھا کہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ تو اسکا دعویٰ درست نہیں مانا جائیگا۔ یونہی جو الفاظ عام بول چال یا شریعت میں کسی خاص معنی کیلئے بولے جاتے ہیں تو ان الفاظ سے وہی مطلب لیا جائے گا مثلاً کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا تجھے طلاق ہے تو اس سے طلاق ہی سمجھی جائے گی اور اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ طلاق سے میرا مطلب تھا کہ تیرے میکے جانے پہ پابندی نہیں تو آزاد ہے کیونکہ طلاق کا لفظی مطلب آزادی ہے تو اسکا یہ دعویٰ نہیں سنا جائے گا کیونکہ شریعت میں لفظ طلاق سے خاص معنی (نکاح کا خاتمہ) ہی مراد لئے جاتے ہیں چنانچہ اگر کسی نے حضور ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ کہے جو توہین کیلئے بولے جاتے ہیں تو اس پر حکم کفر لگے گا چاہے انکا لفظی ترجمہ کچھ اور بنتا ہو (۳) ایسے قول کی طرف بالکل توجہ نہ کی جائے گی (۴) اور وہ تاویل بکواس سمجھی جائے گی۔

Marfat.com

بہ من پیغام می برم یُکَفَّرُ ترجمہ ''یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رَسُول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا'' یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فاحفظ۔

مکر چہارُم

انکار، یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مُکر جاتے ہیں(۱) کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھا دیتا ہے۔ اگر ذی علم ہوا تو(۲) ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دیے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمالِ بے حیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا(۳) اور بیچارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں اور آخر میں ہے کیا، یہ دربطنِ قائل (یعنی ان عبارتوں کا مطلب تو کہنے والا ہی جانتا ہے)، اس کے جواب کو وہی آیتِ کریمہ کافی ہے کہ یَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ مَاقَالُوۡا ط وَلَقَدۡ قَالُوۡا کَلِمَةَ الۡکُفۡرِ وَکَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِہِمۡ ''خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا حالانکہ بے شک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے پیچھے، کافر ہو گئے، (توبہ/۷۴)۔(۴)

---

(۱) صاف انکار کر دیتے ہیں(۲) یعنی اگر ان گستاخوں کی عبارتوں کو دکھانے والا صاحب علم ہو تو یہ گستاخوں کے پیروکار، منہ بنا کر ناک چڑھا کر ڈھیٹ بن کر چلے جاتے ہیں(۳) صاف انکار کر دیتے ہیں(۴) ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

Marfat.com

ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں (۱)

ان لوگوں کی وہ کتابیں (۲) جن میں کلماتِ کُفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دوبار چھپیں مدتہامدت (۳) سے علمائے اہلسنت نے ان کے رد چھاپے، مواخذے (۴) کئے وہ فتوے (۵) جس میں اللہ تعالیٰ عزوجل کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری ودستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتبِ دشنامیاں، گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے۔

یہ تکذیبِ خدا کا ناپاک فتوی اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صِیَانُ النَّاسِ کے ساتھ مطبع حدیقۃُ العلوم میرٹھ میں مَعَ رد کے شائع ہوچکا (۶) پھر ۱۳۱۸ھ مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مُفَصَّل رد (۷) چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد (۸) چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخر ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا (۹) نہ یہ کہا کہ وہ فتوی میرا نہیں حالانکہ

---

(۱) یہ ان لوگوں کی پرانی عادت ہے کہ یہ لوگ انکار کردیتے ہیں یعنی کہہ کر مکر جاتے ہیں (۲) یعنی براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس وکتب قادیانی وغیرہا فتاوٰی گنگوہی (۳) بہت عرصے تک (۴) باز پرس کی۔ پوچھ گچھ کی (۵) براہین قاطعہ وحفظ الایمان (۶) جواب کے ساتھ چھپ چکا ہے (۷) تفصیلی جواب (۸) زبردست جواب (۹) مرنے تک اپنے فتوے اور اس کے جواب تک خاموش رہا۔

Marfat.com

خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلِ سنّت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کُفر صَرِیح کی نسبت، کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا (۱)۔ زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی وتندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صَرِیح کُفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رد، چھاپا کریں، زید کو اس کی بناء پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جئے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل (۲) گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اُسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھاپی کتابوں سے مُنکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گھڑ سکتے ہیں۔

۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموع یکجائی رد (۳) شائع ہوا۔ پھر ان دشنامیوں کے متعلق، کچھ عمائدِ مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ (۴) کے پاس لے گئے، سوالوں پر جو حالتِ سَرَ اسیمگی (۵) بے حد پیدا ہوئی، دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھیئے مگر اس وقت بھی ان تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر

---

(۱) اور علماء اہلِ سنت نے اسے کافر کہا کیا یہ کوئی چھوٹی سی بات تھی جسکی طرف توجہ نہ کی؟ یعنی اس طرف لازمی طور پر توجہ کرنا چاہیے تھی مگر نہ کی (۲) عقلمند سوچ سکتا ہے (۳) تمام کفریات کا ایک ہی کتاب میں جواب چھپا (۴) گرو یعنی تھانوی صاحب (۵) گھبراہٹ وخوف۔

Marfat.com

قدرت پائی (۱) بلکہ کہا تو یہ کہ ''میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کر دیجئے (۲) میں تو وہی کہے جاؤں گا۔''

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ جمادي الآخرة ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ و اَتباع (۳) سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا، اِسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست (۴)۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ ورسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے۔ اس کا علاج کیا ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ عزوجل حیا دے۔

مکرِ پنجم

جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر (۵) نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ وَاحِد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ عزوجل اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، جو گالیاں دیں، ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع (۶) کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''اِذا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ بِالْعَلَانِيَةِ''۔ ترجمہ: ''جب

---

(۱) کوئی دوسرا مطلب نہ بنا سکے (۲) عقلاً ثابت بھی کر دیں کہ میں غلط ہوں تب بھی میں نہ مانو (استغفر اللہ یہ ہٹ دھرمی) (۳) چیلوں۔ چمچوں (۴) کوئی شنوائی نہ ہوئی (۵) بھاگنے یا فرار ہونے کی جگہ۔ بھاگنے کا راستہ (۶) توبہ۔

Marfat.com

توبدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ" (رواه الإمام أحمد في الزهد و الطبراني في الكبير والبيهقي في الشعب عن معاذ بن جبل رضي تعالى عنه بسند حسن جيد)

اور بمجوائے کریمہ (۱) يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجاً (۲) راہِ خدا سے روکنا ضرور۔ ناچار (۳) عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو (۴) یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلِ سنت کے فتوائے تکفیر (۵) کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسمعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا...... مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا...... مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا......، پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے (۶) وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا...... شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا...... حاجی اِمداد اللہ صاحب کو کہہ دیا...... مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا...... پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچا گزر گئے (۷) وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ (عِیاذاً باللہ) (۸) حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا۔ غرض جسے جس کا زیادہ معتقد (۹) پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ

---

(۱) اس آیت طیبہ کے عین مطابق (۲) ترجمہ: اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی (ٹیڑھا پن) چاہتے ہیں (ھود۔۱۹) (۳) بے بسی سے (۴) دھوکہ دینے کیلئے (۵) کفر کے فتووں کا (۶) جنکی حیا ختم ہو چکی ہوتی ہے (۷) پورے ہی بے حیا ہو چکے ہیں (۸) اللہ کی پناہ (۹) عقیدت مند۔

Marfat.com

دیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم ومغفور سے جا کر جڑ دی (۱) کہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالی عزوجل جنت عالیہ عطا فرمائے۔ انہوں نے آیت کریمہ اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاءٍ فَتَبَیَّنُوْا (۲) پر عمل فرمایا۔ خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ اِنْجَاءُ الْبَرِیِّ عَنْ وَسْوَاسِ الْمُفْتَرِیْ لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا (۳) غرض ہمیشہ ایسے ہی افتراء اٹھایا کرتے ہیں (۴) جس کا جواب وہ ہے جو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

"اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ"

ترجمہ:۔ جھوٹے افتراء وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔ (نحل/۱۰۵)

اور فرماتا ہے:

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ

ترجمہ:۔ ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔ (آلِ عمران/۶۱)

مسلمانو! اس مکرِ سخیف (۵) و کیدِ ضعیف (۶) کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں، ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت دکھاتے ہو، کہاں کہہ

(۱) جا کر جھوٹی چغلی لگا دی (۲) ترجمہ کنز الایمان: اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کرلو' (حجرات۔۶) (۳) یعنی حضرت نے اس جھوٹا الزام لگانے والے کذاب پر لاحول پڑھی (۴) جھوٹے الزام لگایا کرتے ہیں (۵) کمزور اور ضعیف چالبازی (۶) کمزور دھوکے۔

Marfat.com

دیا؟ کس کتاب، کس رسالے، کس فتوے، کس پرچے میں کہہ دیا؟ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے(۱) دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تُمہارے کذّاب ہونے کی گواہی دیتا ہے، مسلمانو!

تُمھارا رب عزّوجلّ فرماتاھے:

فَاِذْلَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَاللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ

ترجمہ: جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔(النور/۱۳)

مُسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا، بارہا ہو چکا ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا، فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھا سکے مگر حیا اتنی ہے کہ وہ رٹ، جو منہ کو لگ گئی ہے، نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکر کہ مرتا کیا نہ کرتا(۲)، اب خدا اور رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہل سنّت یونہی بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔

مُسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا؟ کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ(۳) ان کا ادعائے باطل(۴) تو اِسی

---

(۱) کس دن کے انتظار میں وہ ثبوت سنبھال کر رکھا ہے(۲) مرنے والا اپنی جان بچانے کیلئے سب کچھ کر گزرتا ہے(۳) ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک اللہ تعالیٰ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا(یوسف۔۵۲)(۴) جھوٹا دعویٰ۔

Marfat.com

قدر سے باطل ہو گیا۔

تُمھارا رب عَزّوَجَلَّ فرماتاھے:

"قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ"

ترجمہ: "لاؤ اپنی برہان(۱) اگر سچے ہو" (النمل/۶۴)

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہٖ تعالیٰ ہم ان کی کذّابی (۲) کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مُفتری ہونا آفتاب (۳) سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمدہٖ تعالیٰ ﷻ تحریری وہ بھی چھپا ہوا وہ بھی نہ آج کا، بلکہ سالہا سال کا، جن جن کی تکفیر کا اِتّہام (۴) علمائے اہلِ سنّت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلماتِ کُفریہ ثابت کیے اور شائع فرمائے بایں ہمہ (۵) اولاً سُبْحَانُ السُّبُوْحِ عَنْ عَيْبِ كِذْبٍ مَقْبُوْحٍ (۶)، (۱۳۰۷ھ) دیکھئے کہ بار اول (۷) (۱۳۰۹ھ) میں لکھنؤ مطبع انوارِ محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ (۸) دہلوی مذکورہ (۹) اور اس کے اتباع پر پچھتر/ ۷۵ وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے (۱۰) صفحہ ۹۰ پر حکمِ اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صَواب ہے وَ هُوَ

---

(۱) دلیل، گواہ (۲) جھوٹا ہونے (۳) سورج (۴) جھوٹا الزام، تہمت (۵) اسکے باوجود (۶) مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے ایک رسالے کا نام ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ ہر طرح جھوٹ سے بَری ہے (۷) پہلی مرتبہ (۸) زبردست دلیلوں کے ساتھ (۹) یعنی اسمٰعیل دہلوی (۱۰) یعنی پچھتر ۷۵ طرح سے کفر کا لازم ہونا ثابت کیا ہے۔

Marfat.com

اَلْجَوَابُ وَ بِهٖ یُفْتٰی وَ عَلَیْهِ الْفَتْوٰی وَ هُوَ الْمَذْهَبُ وَ عَلَیْهِ الْاِعْتِمَادُ وَ فِیْهِ السَّلَامَةُ وَ فِیْهِ السَّدَّ۔ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی اور اسی میں استقامت۔

ثانیاً اَلْکَوْکَبَةُ الشَّهَابِیَةُ فِيْ کُفْرِیَاتِ اَبِي الْوَهَابِیَةِ (۱) دیکھئے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین (۲) ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بارِ اوّل شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا۔ جس میں نصوصِ جلیلۂ قرآنِ مجید واحادیثِ صحیحہ وتصریحاتِ ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتمدہ (۳) اس پر ستر ۷۰ وجہ (۴) بلکہ زائد سے لزوم کفر (۵) ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا (ص ۶۲) ہمارے

---

(۱) الکوکبة الشهابیه في کفریات أبي الوهابیة ، مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے ایک رسالے کا نام ہے (۲) شاگرد۔ پیروکار۔ چیلے (۳) قرآن مجید و احادیث صحیحہ کی اور ائمہ کرام کی کھلی کھلی عبارتوں سے یعنی جن کتابوں پر علماء اہل سنت کا اعتماد ہے ان کتابوں کے صفحات کے حوالوں کے ساتھ (۴) ستر طرح سے (۵) کفر کی اقسام: کفر کی دو قسمیں ہیں ا۔ کفرِ لزومی ۲۔ کفر التزامی، دونوں قسموں کے کفر کی تعریفیں اور احکام ذیل میں ملاحظہ فرمائیں امام اہلسنت، مجدد دین، امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں سید العالمین محمد رسول اللہ ﷺ جو کچھ اپنے رب کے پاس سے لائے ان سب باتوں میں ان کی تصدیق کرنا اور سچے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے اور معاذ اللہ! ان میں سے کسی بات کا جھٹلانا اور اس میں ادنی شک لانا کفر ہے پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ کفرِ لزومی: کفرِ لزومی یہ ہے کہ جو بات اس نے کہی وہ عین کفر تو نہیں مگر کفر تک پہچانے والی ہے یعنی کلام کا انجام اور حکم کا لازم کفرِ حقیقی ہے مراد یہ کہ اگر مقدمات کو ترتیب دیا جائے اور ◄◄

Marfat.com

نزدیک مقام احتیاط میں اِکفار (۱) سے کفِّ لسان (۲) ماخوذ ومختار ومناسب (۳)
وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَ تَعَالٰی اَعۡلَمُ۔

ثالثاً سِلُّ السُّیُوۡفِ الۡھِنۡدِیَۃِ عَلٰی کُفۡرِیَاتِ بَابَا النَّجۡدِیَۃِ

▸▸ تقریبات کو مکمل کرتے جائیں تو بالآخر کسی ضروریِ دینی کا انکار لازم آئے، جیسے رافضیوں کا حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تمام صحابہ گمراہ ہوں اور یہ بات قطعی طور پر کفر ہے مگر شیعوں نے اس بات کا صراحۃ اقرار نہ کیا بلکہ اپنے طور پر زبانی دعووں سے بعض صحابہ کرام مثلاً اہلبیت کرام کو اپنا پیشوا مانتے ہیں، اس کفر لزومی کے بارے میں علمائے اہلسنت مختلف ہوگئے، جنہوں نے کلام کے انجام ولازم کی طرف نظر کی انہوں نے کفر کا حکم لگایا اور تحقیق یہ ہے کہ کفر نہیں بلکہ بدعت و بدمذہبی وگمراہی ہے (فتاوی رضویہ، جدید ج ۱۵ اص ۴۳۱)

۲۔ کفرِ التزامی: التزامی یہ کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی شے کا صراحتاً سے انکار کرے یہ قطعاً اجماعاً کفر ہے اگرچہ کفر کے نام سے چڑے اور کمالِ اسلام کا دعوی کرے۔ کفرِ التزامی کے یہی معنی نہیں کہ صاف صاف اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض جاہل لوگ سمجھتے ہیں ایسا اقرار تو بہت سے کافر لوگوں میں بھی نہ پایا جائے گا۔ ہم نے بہت سے ہندوؤں کو دیکھا ہے کہ کافر کہلانے سے چڑتے ہیں بلکہ کفرِ التزامی کا یہ معنی ہے کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اس نے دعوی کیا وہ بعینہٖ کفر اور ضروریاتِ دین کے خلاف ہو جیسے نیچری فرقے نے فرشتوں، جنوں، شیطان، آسمان، جنت، جہنم، اور معجزات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ان معنوں پر انکار کیا جو مسلمانوں کے نزدیک حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تواتر سے ثابت ہیں، نیچریوں نے مذکورہ تمام چیزوں کے اپنی طرف سے گھڑ کر مفہوم بیان کیے، ان کی تاویلیں ہرگز انہیں کفر سے نہیں بچا سکیں گی اور نہ ہی اسلام سے محبت اور قوم سے ہمدردی کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے۔ (ملخص از فتاوی رضویہ جدید جلد ۱۵ اص ۴۳۱)

Marfat.com

۱۳۱۲ھ(۱) دیکھئے کے صفر ۱۳۱۲ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں اسمٰعیل دہلوی اور اس کے تبعین پر بوجوہ قاہرہ لزومِ کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۲۱، ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا(۲) مگر اللہ تعالیٰ عزوجل کی بے شمار رحمتیں، بے حد برکتیں، ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے۔ اس طائفہ(۳) کے پیر سے بات بات پر سچے مُسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں(۴)، بایں ہمہ(۵) نہ شدتِ غضب دامنِ احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے، نہ قوتِ انتقام حرکت میں آتی(۶)، وہ اب تک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لزُوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کُفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے، جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کُفر جاری کرتے ڈریں گے، اھ مختصرا۔

رابعاً اِزَالَۃُ الْعَارِ بِحَجَرِ الْکَرَائِمِ عَنْ کِلَابِ النَّارِ دیکھئے کہ بار

---

(۱) کافر کہنے سے (۲) زبان روکنا، خاموشی اختیار کرنا (۳) پسندیدہ اور مناسب۔ ہے یعنی ہم نے اسے کافر کہنے سے اپنی زبان کو روک رکھا ہے یہی ہم نے اختیار کیا ہے اور یہی مناسب ہے۔

(۱) یہ بھی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا ایک مبارک رسالہ ہے۔ جس میں اسمٰعیل دہلوی کا رد ہے

(۲) یعنی کفر کا یہ شرعی حکم ان بے قوفانہ الفاظ کے متعلق تھا (ان الفاظ بولنے والے کو کافر نہیں کہا بلکہ کہا کہ یہ الفاظ کفریہ ہیں) (۳) گروہ (۴) یعنی اسمٰعیل دہلوی اور اسکے چیلے بات بات پر سچے مسلمانوں کو کافر و مشرک ٹھہراتے ہیں علماءِ اسلام رحمۃ اللہ علیہم یہ سب سنتے اور برداشت کرتے ہیں (۵) اسکے باوجود (۶) یعنی اسمٰعیل دہلوی سچے مسلمانوں کو بات بات پر کافر کہتا ہے لیکن علماء اہل سنت اسکے باوجود نہ تو کوئی انتقامی کاروائی کرتے ہیں اور نہ غصے کی شدت میں احتیاط کو ترک فرماتے ہیں (کہ اسے بلاوجہ کافر قرار دیتے)۔

Marfat.com

اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین (۱) اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروریٔ دین کا مُنکِر نہیں نہ ضروریٔ دین (۲) کے کسی مُنکِر کو مسلمان کہتا ہے اُسے کافر نہیں کہتے۔

خامساً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے، یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتوی دیا ہے جب تک ان کی صَرِیح دشنامیوں (۳) پر اطلاع نہ تھی، مسئلہ امکانِ کذب (۴) کے باعث ان پر اٹھتر ۷۸ وجہ سے لزومِ کفر (۵) ثابت کر کے (۶) سُبْحَانَ السُّبُوحِ میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاشاللہ (۷) حاشاللہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر (۸) پسند نہیں کرتا، ان مقتدیوں (۹) یعنی

(۱) مسلمان علماء کا ایسا گروہ جو عقائد پر منطقی انداز میں بحث کرتا ہے (۲) ضرورت دین (اسکی وضاحت ہو چکی ہے) (۳) کھلم کھلا گالیوں پر (۴) یعنی اللہ عزوجل سے جھوٹ ممکن ہے یا نہیں (۵) ایسے کلمات جن میں ضروریات دین کا واضح طور پہ تو انکار نہیں کیا جاتا لیکن اگر ان کلمات کا نتیجہ اخذ کرتے جائیں تو بالآخر ضروریات دین میں سے کسی کا انکار بنتا ہو تو ان کلمات کو بولنے سے لزوم کفر کا حکم دیا جاتا ہے یعنی ان کلمات کا نتیجہ بالآخر کفر ہے یا ان کلمات کو کفر لازم ہے جبکہ التزام کفر یہ ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی واضح طور پہ انکار کر دیا جائے، اس کو یوں سمجھے کہ مثلاً کوئی شخص اللہ عزوجل کی وحدانیت کا انکار کر دے، یا اسکو عیب دار کہے، تو یہ کفر التزامی ہے اور اگر وہ ایسا کلمہ کہے جس سے بظاہر رب عزوجل کا انکار سمجھ میں نہ آتا ہو لیکن نتیجے کے اعتبار سے رب عزوجل کا انکار بنتا ہو تو اسے لزوم کفر کہیں گے۔ (۶) اٹھتر طریقوں سے اس (گنگوہی و انبیٹھوی) کے کلمات کو کفریہ ثابت کر کے (۷) خدا کی قسم ہرگز نہیں (۸) کافر کہنا (۹) جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول ﷺ کی جناب میں ان کی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک میں شریک اہل اسلام ہوتے۔

Marfat.com

مُدّعِیانِ جدید(۱) کوتو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگر چہ ان کی بدعت وضلالت (۲) میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا اِلٰہ الا اللہ (۳) کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر، آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے (۴) اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے (۵) فَاِنَّ الْاِسْلَامَ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی عَلَیْہِ (۶)۔

مسلمانو! مسلمانو! تمہیں اپنا دین وایمان اور روز قیامت وحضور بارگاہ رحمٰن یاددلاکر اِستِفسار ہے (۷) کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر (۸) یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات (۹) اُس پر تکفیر، تکفیر کا اِفتراء (۱۰) کتنی بے حیائی، کیسا ظلم، کتنی گھنونی ،ناپاک بات، مگر محمد رسول ﷺ فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے

---

(۱) نئے سرے سے یہ دعویٰ کرنے والے کہ اللہ ﷻ جھوٹ بول سکتا ہے یعنی گنگوہی اور انبیٹھوی (۲) دین میں بری بات ایجاد کرنے اور گمراہ ہونے میں تو شک نہیں ہے (۳) کلمہ پڑھنے والوں کو کافر کہنے سے منع فرمایا ہے (۴) یعنی مکمل طور پر یقین نہ ہوجائے کہ یہ شخص کافر ہو چکا ہے (۵) یعنی اس شخص کو مسلمان قرار دینے کیلئے کوئی ذراسی گنجائش بھی باقی نہ رہے (۶) اس لئے کہ اسلام غالب ہے مغلوب نہیں تو جب تک اسلام کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا معنیٰ اسلامی اسکے کلام میں ہو کفر کا حکم نہ دیں گے (۷) یعنی یہ بندۂ خدا (اعلیحضرت رحمتہ اللہ علیہ کا اپنی طرف اشارہ ہے) تمہیں یاددلاتا ہے کہ قیامت آئیگی اور اللہ ﷻ کی بارگاہ میں حاضر ہونا پڑے گا اس دن کو یاد کرکے بتاؤ کہ (۸) کسی کو کافر کہنے کے بارے میں (۹) مصنفِ کتاب مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے کتنی واضح عبارتیں لکھیں کہ ہم انہیں کافر کہنا پسند نہیں کرتے جب تک کہ مجبور نہ ہوجائیں (۱۰) یعنی مجھ پر یہ الزام لگانا کہ فلاں کو کافر کہہ دیا فلاں کو کافر کہلا دیا کتنی بے حیائی کیسا ظلم اور کتنی گندی بات ہے۔

Marfat.com

ہیں اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر(۱)

بے حیا باش و آنچہ خواہی کن (۲)

مسلمانو! یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیش نظر (۳) ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس ۱۰ دس ۱۰ اور بعض کو سترہ ۱۷ اور تصنیف کو انیس ۱۹ سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے (جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افتراء ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی، قطعی، واضح، روشن، جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلاً، اصلاً، ہرگز، ہرگز گنجائش، کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو انکے اکابر پر ستر/ ۷۰، ستر/ ۷۰ وجہ سے لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک کہ وجہِ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل باقی نہ رہے۔

یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی

---

(۱) البخاري كتاب الأنبياء باب : ما ذكر عن بني اسرائيل (۲) بے حیا ہو جا اور جو چاہے کر (۳) سامنے ہیں

Marfat.com

دشنامیوں پر اطلاعِ یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھتر ۷۸ وجہ سے بحکمِ فقہائے کرام لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاشاللہ، میں ہرگز انکی تکفیر پسند نہیں کرتا (۱)۔ جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوگئی؟ جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی؟ حاشاللہ مُسلمانوں کا عَلاقۂ محبت و عداوت، صرف محبت و عداوتِ خدا اور رسول ﷻ و ﷺ ہے، جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول ﷻ و ﷺ کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی، اس وقت تک کَلِمہ گوئی کا پاس لازم تھا (۲)، غایت احتیاط سے کام لیا (۳) حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صَرِیح انکارِ ضروریاتِ دین ودشنام دہیٔ ربّ العلمین و سید المرسلین ﷻ و ﷺ آنکھ سے دیکھی (۴) تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا (۵) کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں (۶) سن چکے کہ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ

---

(۱) یعنی اعلیحضرت رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے ان گالی بکنے والوں کو اسوقت تک کافر نہ کہا جب تک کہ صاف واضح اور یقینی طور پر انکا کفر سورج سے زیادہ ظاہر نہ ہوگیا۔ اس وقت تک انکو کافر کہنے میں احتیاط برتی (۲) یعنی انکے کلمہ پڑھنے کا لحاظ کرنا ضروری تھا (۳) انتہائی احتیاط کی (۴) یعنی جب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ یہ لوگ ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں مثلاً آقا ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے اور اللہ ﷻ اور سرکار ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں مثلاً اللہ ﷻ کو معاذ اللہ جھوٹا کہا اور آقا ﷺ کو علم میں شیطان سے کم اور جانوروں کے برابر بتایا معاذ اللہ (۵) تو اب کافر کہنا ضروری تھا (۶) بڑے بڑے علماء دین رحمتہ اللہ علیہم کی کھلم کھلا وضاحتیں سن چکے کہ جو انکے کافر ہونے اور عذاب کا مستحق ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

Marfat.com

فَقَدْ كَفَرَ: ترجمہ ''جوایسے کے معذّب وکافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔'' اپنا اور اپنے بھائیوں عوامِ اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجَرم حکمِ کفر دیا(۱) اور شائع کیا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۔ترجمہ: اور یہی ظالموں کی سزا ہے۔

تُمھارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے:

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ: کہہ دو کہ آیا حق اور مٹا باطل بے شک باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا (بنی اسرائیل/۸۱)

اور فرماتا ہے: ''لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج''

ترجمہ کنزالایمان: ''کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے''(۲)۔(البقرۃ ۲۵۶)

یہاں چار مرحلے تھے: جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا، چھاپا ضرور وہ اللہ ورَسُول جل وعلا ﷺ کی توہین و دشنام تھا۔ اللہ ورَسُول جل وعلا ﷺ کی توہین کرنیوالا کافر ہے۔ جو انہیں کافر نہ کہے، جو اُن کا پاس لحاظ رکھے جو ان کی اُستادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی ان میں سے ہے، ان ہی کی طرح کافر ہے، قِیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔ جو عُذرو مکر، جُہّال وضُلّال (۲) یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و ناروا اور (۳) پادر ہوا (۴) ہیں۔ یہ چاروں بحمد اللہ تعالی بروجہ اعلیٰ (۵) واضح روشن ہو گئے جن کے ثبوت قرآنِ عظیم ہی

---

(۱) تو یقیناً انہیں کافر کہا (۲) جاہل اور گمراہ لوگ (۳) غلط و ناجائز و بے کار (۴) کمزور (۵) اچھے اور بہترین طریقے سے۔

Marfat.com

کی آیات کریمہ نے دیئے۔اب ایک پہلو پر جنت وسعادت سَرمَدی، دوسری طرف شقاوت (۱) وجہنم ابدی (۲) ہے، جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رَسُول اللہ ﷺ کا دامن چھوڑ کر زید وعمرو (۳) کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا (۴)، باقی ہدایت ربُ العزت کے اختیار میں ہے۔

بات بحمد اللہ تعالیٰ ﷻ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی (۵) مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مُہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، مہریں علمائے کرام حرمین طیبین (۶) اسے زائد کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا اور بحکم احادیثِ صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دَور دورہ (۷) نہ ہوگا لہذا اپنے بھائیوں کی زیادت اطمینان (۸) کو مکہ معظّمہ ومدینہ طیبہ کے علمائے کرام ومفتیان عظام (۹) کے حضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی وخوش اُسلوبی (۱۰) وجوشِ دینی سے ان عمائد اسلام (۱۱) نے

---

(۱) بدبختی (۲) ہمیشہ کیلئے جہنم کا عذاب (۳) یہ نام مثال کے طور پر استعمال کیئے جاتے ہیں یہاں ان سے گستاخ مراد ہیں (۴) کامیابی نہ پائے گا (۵) یعنی اتنی زیادہ واضح تھی کہ جس کے سمجھنے کے لئے کسی دلیل وغیرہ کی بالکل ضرورت نہیں تھی۔ بدیہی اسے کہتے ہیں جو اتنا واضح ہو کہ سمجھنے کیلئے دلیل کی ضرورت نہ پڑے مثلاً دن کے وقت سورج ہوتا ہے رات کے وقت سورج سامنے نہیں ہوتا، برف ٹھنڈی ہے، آگ گرم ہے، وغیرہا، بدیہی کی جمع بدیہیات (۶) مکہ مکرمہ ومدینہ شریف کے علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم (۷) خاص وعام پر مکمل کنٹرول (۸) مکمل طور پر تسلی کرنے کیلئے (۹) بڑے بڑے مفتی حضرات کے سامنے (۱۰) اچھے طریقے سے (۱۱) بزرگان دین، اسلام کے بڑے بڑے علماء رحمۃ اللہ علیہم۔

Marfat.com

تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ ﷻ کتاب مستطاب (۱) "حُسَّامُ الْحَرَمَیْنِ عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَ الْمَیْنِ" میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر اور ہر صفحہ کے مُقابل سلیس اردو (۲) میں اس کا ترجمہ مبین احکام (۳) وتصدیقاتِ اعلام (۴) جلوہ گر۔

الٰہی! اسلامی بھائیوں کو قُبولِ حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت (۵) یا تیرے اور تیرے حبیب ﷺ کے مُقابل، زید و عمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللہ ﷺ کی وجاہت کا (۶)، آمین، آمین، آمین۔ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ (۷)

---

(۱) فائدہ مند و مبارک کتاب (۲) آسان اردو میں (۳) واضح احکامات۔ صاف کھلی باتیں (۴) علماء کرام کی تصدیقات (۵) نفس کی پیروی کرنا اور ہٹ دھرمی سے کام لینا (۶) بزرگی، مرتبے کا۔ (۷) "اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور ہمارے سردار محمد ﷺ اور انکی آل اور اصحاب اور امت پر افضل درود اور اکمل سلام ہو۔" آمین"

Marfat.com

عرب و عجم کے اُن علماء کرام کے اسماء جنھوں نے امام اھلسنت رضی اللہ عنہ کے تکفیری فتویٰ کی تصدیق فرمائی:

اسمائے علمائے حرمین طیبین

۱۔ شیخ علمائے مکّہ مفتی شافعیہ مولٰنا شیخ محمد سعید بابُصَیل رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ شیخ خطباء وائمہ مکّہ معظّمہ مولٰنا شیخ احمد ابوالخیر میرداد رحمتہ اللہ علیہ

۳۔ ناصرِ سُنَن فتنہ شکن سابق مفتی مولٰنا علامہ صالح کمال رحمتہ اللہ علیہ

۴۔ صاحب رفعت وافضال مولٰنا شیخ علی بن صدیق کمال رحمتہ اللہ علیہ

۵۔ بقیۃ الاکابر عمدۃ الاواخر جلوہ گاہِ نورِ مطلق مولٰنا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ

۶۔ محافظ کتبِ خانہ حرم حضرت علامہ مولٰنا سیّد اسمٰعیل خلیل رحمتہ اللہ علیہ

۷۔ صاحبِ علم حکم مولٰنا سیّد ابوحسین مرزوقی رحمتہ اللہ علیہ

۸۔ سرشکن اہل مکر وکید مولٰنا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید رحمتہ اللہ علیہ

۹۔ سابق مفتی مالکہ مولانا شیخ عابد بن حسین مالکی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۔ فاضل ماہر کامل مولٰنا شیخ علی بن حسین مالکی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۱۔ ذوالجلال والزین مولٰنا شیخ جمال بن محمد بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ نادر روزگار مولٰنا شیخ اسعد بن احمد دہّان مدرس حرم شریف رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ یکتائے روزگار مولٰنا شیخ عبدالرحمٰن دّہان رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ مدرس مدرسئہ صولتیہ مولانا محمد یوسف افغانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ اَجَل خلفائے حاجی امداداللہ صاحب مولانا شیخ احمد مکّی امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ عالم عامل فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ والامنزلت بلند رفعت حضرت مولانا محمد صالح بن محمد بافضل رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ صاحب فیض یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ فاضل کامل حضرت مولٰنا شیخ سعید بن محمد یمانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ فاضل کامل حامد احمد محمد جدوای رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ مفتی حنفیہ حضرت سیّدنا و مولانا تاج الدین الیاس مفتی مدینہ طیبہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ عمدۃ العلماء افضل الافاضل سابق مفتی مدینہ طیّبہ عثمان بن عبدالسلام داغستانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ فاضل کامل شیخ مالکیہ سیّد شریف مولانا سید احمد جزائری رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ صاحب فیض ملکوتی حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خربوتی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ صاحب خوبی و نکوئی شیخ الدلائل مولانا سیّد محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۶۔ عالم جلیل فاضل عقیل مولانا محمد بن احمد عمری رحمتہ اللہ علیہ

۲۷۔ ماہر علامہ صاحب عزوشرف حضرت مولٰنا سیّد عباس جلیل محمد رضوان شیخ دلائل رحمتہ اللہ علیہ

۲۸۔ فاضل کامل العقل مولانا عمر بن حمدان محرسی رحمتہ اللہ علیہ

۲۹۔ فاضل کامل عالم عامل مولٰنا سیّد محمد بن مدنی دیداوی رحمتہ اللہ علیہ

۳۰۔ مدرس حرم مدینہ طیّبہ مولٰنا شیخ محمد بن سوسی خیاری رحمتہ اللہ علیہ

۳۱۔ مفتی شافعیہ مولانا سیّد شریف احمد برزنجی شافعی رحمتہ اللہ علیہ

۳۲۔ فاضل مولانا حضرت مولٰنا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی رحمتہ اللہ علیہ

۳۳۔ شیخ فاضل مولٰنا عبدالقادر توفیق شلبی رحمتہ اللہ علیہ

اسمائے علمائے پاک و ہند

۱۔ حضرت علامہ مولانا اولادِ رسول محمد میاں برکاتی رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ حضرت علامہ مولانا اسمٰعیل حسن احمدی برکاتی رحمتہ اللہ علیہ

۳۔ حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان رحمتہ اللہ علیہ

۴۔ حضرت علامہ مولانا رحم الٰہی رحمتہ اللہ علیہ

۵۔ حضرت علامہ مولانا حامد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ

۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد حسنین رضا رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت علامہ مولانا سردار علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد اقدس علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ حضرت علامہ مولانا احسان علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور الھدیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرؤف رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ حضرت علامہ مولانا سیّد غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ حضرت علامہ مولانا صدیق اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ حضرت علامہ مولانا مختار احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد شرف الدین اشرف رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ حضرت علامہ مولانا حسین الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ حضرت علامہ مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ حضرت علامہ مولانا شاہد الحق رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابرار حسن رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت علامہ مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ حضرت علامہ مولانا وزیر احمد خان رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد محبوب علی رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت علامہ مولانا حشمت علی رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ حضرت علامہ مولانا احمد اشرف القادری رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ حضرت علامہ مولانا السید محمد الاشرفی رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔ حضرت علامہ مولانا افضل الدین البہاری رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ حضرت علامہ مولانا معین الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔ حضرت علامہ مولانا السید محی الدین الاشرفی رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔ حضرت علامہ مولانا سید حبیب اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۔ حضرت علامہ مولانا فقیر محمد سلیمٰن اگر پوری رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۔ حضرت علامہ مولانا عبدالباقی محمد برھان الحق القادری الرضوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۸۔ حضرت علامہ مولانا العلامہ المفتی محمد عبدالسلام ضیاء صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

۳۹۔ حضرت علامہ مولانا المفتی جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ

۴۰۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۴۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد کرم الٰھی بی۔اے رحمۃ اللہ علیہ

۴۲۔ حضرت علامہ مولانا مفتی خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۳۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کامران رحمۃ اللہ علیہ

۴۴۔ حضرت علامہ مولانا ابوالعلیٰ محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

۴۵۔ حضرت علامہ مولانا امتیاز احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۶ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ

۴۷۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

۴۸۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حامد علی رحمۃ اللہ علیہ

۴۹۔ حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین احمد بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ

۵۰۔ حضرت علامہ مولانا احمد حسین رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

۵۱۔ حضرت علامہ مولانا قاضی محمد احسان الحق نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

۵۲۔ حضرت علامہ مولانا احمد مختار صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

۵۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد عظیم اللہ علمی رحمۃ اللہ علیہ

۵۴۔ حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد رضوی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۵۵۔ حضرت علامہ مولانا طصور حسام رحمۃ اللہ علیہ

۵۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقدیر قادری رحمۃ اللہ علیہ

۵۷۔ حضرت علامہ مولانا غلام زین العابدین سہوانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۵۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد فخر الدین بہاری پورنوری رحمتہ اللہ علیہ

۵۹۔ حضرت علامہ مولانا اسد الحق مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ

۶۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد محسن رحمتہ اللہ علیہ

۶۱۔ حضرت علامہ مولانا غلام معین الدین بہاری رحمتہ اللہ علیہ

۶۲۔ حضرت علامہ مولانا غلام علی رحمتہ اللہ علیہ

۶۳۔ حضرت علامہ مولانا الحافظ عبد العزیز مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ

۶۴۔ حضرت علامہ مولانا غلام سید الاولیاء محی الدین الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ

۶۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد نعیم الدین رحمتہ اللہ علیہ

۶۶۔ حضرت علامہ مولانا عمر النعیمی رحمتہ اللہ علیہ

۶۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرشید رحمتہ اللہ علیہ

۶۸۔ حضرت علامہ مولانا ابو محمد دیدار علی رحمتہ اللہ علیہ

۶۹۔ حضرت علامہ مولانا ابو البرکات سید احمد سنی حنفی قادری رحمتہ اللہ علیہ

۷۰۔ حضرت علامہ مولانا سید فضل حسین نقشبندی مجددی قادری رحمتہ اللہ علیہ

۷۱۔ حضرت علامہ مولانا سید عبد الرزاق نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

۷۲۔ حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری رحمتہ اللہ علیہ

۷۳۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محم شاہ پوچھوی رحمتہ اللہ علیہ

۷۴۔ حضرت علامہ مولانا عبد الغنی ھزاروی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۷۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد مقصود علی رحمتہ اللہ علیہ

۷۶۔ حضرت علامہ مولانا حاجی احمد نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

۷۷۔ حضرت علامہ مولانا عبدالغنی رحمتہ اللہ علیہ

۷۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم حنفی قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ

۷۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور رحمتہ اللہ علیہ

۸۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ

۸۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور القمر رحمتہ اللہ علیہ

۸۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد حنیف حنفی رحمتہ اللہ علیہ

۸۳۔ حضرت علامہ مولانا سلطان احمد رحمتہ اللہ علیہ

۸۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد نعیم الدین رحمتہ اللہ علیہ

۸۵۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم آروی رحمتہ اللہ علیہ

۸۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمجید رضوی رحمتہ اللہ علیہ

۸۷۔ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن دربھنگوی رحمتہ اللہ علیہ

۸۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد حنیف رحمتہ اللہ علیہ

۸۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد نصیر الدین آروی رحمتہ اللہ علیہ

۹۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد غریب اللہ رحمتہ اللہ علیہ

۹۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۹۲۔ حضرت علامہ مولانا سید ارتضیٰ حسین قادری برکاتی رحمتہ اللہ علیہ

۹۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی رحمتہ اللہ علیہ

۹۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۹۵۔ حضرت علامہ مولانا رشید احمد عرف صاحبجاں مکیاوی رحمتہ اللہ علیہ

۹۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عطاء الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۹۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد ولی الرحمٰن قادری رشیدی رحمتہ اللہ علیہ

۹۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد شفاء الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۹۹۔ حضرت علامہ مولانا شرف الدین رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد رحیم بخش رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۲۔ حضرت علامہ مولانا فقیر عبد الکریم بلیاوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۳۔ حضرت علامہ مولانا عبد الحفیظ دربھنگوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۴۔ حضرت علامہ مولانا ابوالحسن مظفر پوری رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام رسول محمدی سنی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۶۔ حضرت علامہ مولانا عبد النبی المختار محمد یار فریدی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۷۔ حضرت علامہ مولانا ابوالیاس امام الدین حنفی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۸۔ حضرت علامہ مولانا سید میر حسین امام مسجد لوٹکی لدھاروی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۰۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابو یوسف محمد شریف الحق رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۰۔ حضرت علامہ مولانا السید فتح علیشاہ القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱۔ حضرت علامہ مولانا عبدالکریم جتوڑی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۲۔ حضرت علامہ مولانا قاضی فضل احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد مظہر اللہ فتح پوردھلی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعزیز خطیب جامع مسجد لاہور مزنگ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۵۔ حضرت علامہ مولانا گل محمد امام مسجد مرزا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد خلیل الرحمٰن بہاری قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۸۔ حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد کرم دین رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۹۔ حضرت علامہ مولانا واعظ الاسلام احمد دین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰۔ حضرت علامہ مولانا مولوی فاضل محمد فضل حسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد اجمل قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۲۔ حضرت علامہ مولانا القادری محمد المدعو بعماد الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۳۔ حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۴۔ حضرت علامہ مولانا سلامت اللہ قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۵۔ حضرت علامہ مولانا مفتی نکودر سید محمد حنیف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۲۶۔ حضرت علامہ مولانا ابوالحامد احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۷۔ حضرت علامہ مولانا السد حیدر شاہ القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد خلیل عفی عنہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۹۔ حضرت علامہ مولانا سید محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۰۔ حضرت علامہ مولانا سید سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۱۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحمید عفی عنہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۲۔ حضرت علامہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد نبی بخش رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۴۔ حضرت علامہ مولانا سید مختار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین ملتانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد ریحان حسین العمری المجد دی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد مشتاق رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۹۔ حضرت علامہ مولانا فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد وسیم خان رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف القادری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۴۳۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحی علیمی رحمتہ اللہ علیہ

۱۴۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ

۱۴۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد یحیٰ علیمی رحمتہ اللہ علیہ

۱۴۶۔ حضرت علامہ مولانا احمد حسین رحمتہ اللہ علیہ

۱۴۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمجید القادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۴۸۔ حضرت علامہ مولانا محی الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۴۹۔ حضرت علامہ مولانا سید شاہ لطیف رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۰۔ حضرت علامہ مولانا السید وحید القادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۱۔ حضرت علامہ مولانا عبدالقادر قادری حیدرآبادی رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۲۔ حضرت علامہ مولانا سید غیاث الدین رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۳۔ حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۴۔ حضرت علامہ مولانا سید احمد علی رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام محمد رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد عباس میاں رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۸۔ حضرت علامہ مولانا مرزا احمد القادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۹۔ حضرت علامہ مولانا نذیر احمد خجندی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۶۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد سعد اللہ مکی رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابرار الحق رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۲۔ حضرت علامہ مولانا حافظ عبد المجید دھلوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد جمیل احمد القادری البدایونی رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد معراج الحق صدیقی رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۶۔ حضرت علامہ مولانا غلام محمد لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۷۔ حضرت علامہ مولانا عبد العلیم الصدیقی رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۸۔ حضرت علامہ مولانا امام محمد فضل کریم دھلوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۹۔ حضرت علامہ مولانا عبد الحلیم النوری رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد شمس الاسلام رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحلیم رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۲۔ حضرت علامہ مولانا حافظ عبد الحق رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الخالق رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد احمد خان دھلوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۶۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرحیم رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۷۷۔ حضرت علامہ مولانا سید احمد علی رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۸۔ حضرت علامہ مولانا عبد الغفار حنفی رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد امین القادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد جسیم رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صدیق اللہ شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد یٰسین رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور الحق قادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۴۔ حضرت علامہ مولانا محمود جان قادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰی قادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۶۔ حضرت علامہ مولانا عبد الحکیم رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۷۔ حضرت علامہ مولانا عبد الحلیم رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۸۔ حضرت علامہ مولانا حاجی نور محمد رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۹۔ حضرت علامہ مولانا صالح رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۰۔ حضرت علامہ مولانا سعید الدین رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۱۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرشید خان بدایونی رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد میاں رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۹۴۔ حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین المکی رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۵۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحی قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد شمس الدین قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد حفیظ اللہ اعظمی رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۸۔ حضرت علامہ مولانا امیر حسن رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۹۔ حضرت علامہ مولانا سید سجاد حسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۰۔ حضرت علامہ مولانا غلام احمد رضوی رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۱۔ حضرت علامہ مولانا فضل احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد حسن قادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۳۔ حضرت علامہ مولانا شبیر حسین قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۴۔ حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد عبدالاحد رضوی رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۵۔ حضرت علامہ مولانا مفتی نثار احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۶۔ حضرت علامہ مولانا ابوالنصر کمال الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۷۔ حضرت علامہ مولانا عبدالسلام رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد کاظم رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۰۔ حضرت علامہ مولانا نور محمد اعظمی قادری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۱۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعظیم قادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعزیز خان قادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد یونس قادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۴۔ حضرت علامہ مولانا احمد یار خان قادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور الحسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد معوان حسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد شجاعت علی رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد سراج الحسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفار رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۱۔ حضرت علامہ مولانا عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۲۔ حضرت علامہ مولانا سید یار محمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد عمر القادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۴۔ حضرت علامہ مولانا عبدالغنی رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد آصف رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۲۸۔ حضرت علامہ مولانا عبدالغنی رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۰۔ حضرت علامہ مولانا شاکر حسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد مصاحب علی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۲۔ حضرت علامہ مولانا سید محمود زیدی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۳۔ حضرت علامہ مولانا السید محمد میراں رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۴۔ حضرت علامہ مولانا فقیر نثار احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۵۔ حضرت علامہ مولانا فقیر شمس الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد حامد علی فاروقی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۷۔ حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۸۔ حضرت علامہ مولانا سید رشید الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف اجمیری رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۰۔ حضرت علامہ مولانا عبدالمجید القادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد زاہد القادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد احمد دھلوی رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۳۔ حضرت علامہ مولانا صوفی ظہور محمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عارف حسین قریشی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۴۵۔ حضرت علامہ مولانا سید محمد علی حسین رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۶۔ حضرت علامہ مولانا ابوالفیض سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۷۔ حضرت علامہ مولانا قاسم میاں رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد قاسم ہاشمی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالشکور قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۰۔ حضرت علامہ مولانا حافظ حاجی پیر سید ظہور شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد صدیق بڑودی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۲۔ حضرت علامہ مولانا سید خالد شامی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ بڑودی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۴۔ حضرت علامہ مولانا عبدالرضا حشمت علی خان القادری الرضوی الکھنوی (مصنف کتاب الصوارم الہندیہ) رحمۃ اللہ علیہ

دیوبندیوں کی اصل کتب کے وہ صفحات جن میں ان کی گستاخانہ عبارتیں واضح ہیں۔ ذیل میں اُن کے عکوس ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مؤلفہ جناب مولینا محمد قاسم صاحب نانوتوی حسب

مزیل التباس در موضع اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ بہ

تحذیر الناس

۱۳۵۵ھ

باہتمام

احقر محمد علی مالک کتبخانہ امدادیہ دیوبند نے

بمبئی جید برقی پریس دہلی سے طبع کرا کر

کتبخانہ امدادیہ دیوبند سے شائع کیا

یہ رسالہ و نیز ہر قسم کی اسلامی درسی وغیرہ درسی کتب نہایت ہی ارزاں قیمت پر یہیں سے طلب کریں کتب خانہ امدادیہ دیوبند

Marfat.com

ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اس وصف میں کسی کیطرف محتاج نہونا اس میں انبیاء گذشتہ ہوں یا کوئی اور اسی طرح اگر فرض کیجئے آپکے زمانہ میں بھی اس زمین میں یا کسی اور زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا اور اس کا سلسلہ نبوت بہرطور آپ پر ختم ہوگا اور کیوں نہ ہو عمل کا سلسلہ علم پر ختم ہوتا ہے جب علم ممکن البشر ہی ختم ہولیا تو پھر سلسلہ علم و عمل کیا چلے غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہوگا بلکہ اگر بالفرض آپکے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے مگر جیسے اطلاق خاتم النبیین اسبات کو مقتضی ہے کہ اس لفظ میں کچھ تاویل نہ کیجئے اور علی العموم تمام انبیاء کا خاتم کہئے اسی طرح اطلاق لفظ مثلہن جو آیۃ اللہ الذی خلق سبع، سمٰوات ومن الارض مثلہن یتنزل الامر بینہن .... میں واقع ہے اس بات کو مقتضی ہے کہ سوا تباین ذاتی ارض و سما جو لفظ سمٰوات اور لفظ ارض سے مفہوم ہے اور ان، دونوں لفظوں کا ذکر کرنا اس باب میں بمنزلہ استثنا رہے اور نیز علاوہ اس تباین کے جو بوجہ اختلاف لوازم ذاتی یا اختلاف مناسبات ذاتی خواہ منجملہ لوازم وجود ہوں یا مفارق بین السماء والارض متصور اور بالالتزام مستثنیٰ ہے ہمہ وجوہ بین السماء و الارض مماثلت ہونی چاہئے سو اس میں سے مماثلت فی العدد اور مماثلت فی البعد اور فوق و تحت ہونے میں مماثلت تو اسی حدیث مرفوع سے معلوم ہوتی ہے جس سے تحقق سبع ارضین معلوم ہوا ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے بحوالہ امام ترمذی اور امام احمد باب بدء الخلق میں اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی میں کتاب التفسیر میں سورۂ حدید کی تفسیر میں روایت کیا ہے وہ حدیث یہ ہے۔ وعن ابی ہریرۃ قال بینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس واصحابہ اذاتی علیہم سحاب فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ العنان ہذہ روایات الارض یسوقہا اللہ الے قوم لایشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال ہل تدرون ما فوقکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الرقیع سقف محفوظ و موج مکفوف ثم قال ہل تدرون ما بینکم وبینہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم وبینہا خمسمائۃ عام ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال سماء ان بعد ما بینہما خمسمائۃ سنۃ ثم قال ذلک حتے عد سبع سمٰوات ما بین کل سمائین ما بین سماء الارض ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان فوق ذلک العرش وبینہ وبین السماء بعد ما بین السمائین ثم قال ہل

Marfat.com

اب اتنا ہی اقرار کریں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انکار میں تو تکذیب رسول اللہ صلعم کا کھٹکا ہی تھا اقرار میں تو کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات زمینوں کی جگہ اگر لاکھ دو لاکھ اوپر نیچے اسیطرح اور زمینیں تسلیم کیجئے تو میں ذمہ کش ہوں کہ انکار سے زیادہ اس اقرار میں کچھ وقعت نہو گی نہ کسی آیتہ کا تعارض نہ کسی حدیث سے معارضہ رہا۔ اثر معلوم اس میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں سو جب انکار اثر مذکور میں باوجود تصحیح ائمہ حدیث یہ جرأت ہے تو اقرار اراضی زائدہ از سبع میں تو کچھ ڈر ہی نہیں علاوہ بریں برتقدیر خاتمیت زمانی انکار اثر مذکور میں قدر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ افزائش نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اس کا ایک شخص حاکم ہو یا سب میں افضل تو بعد اسکے کہ اس شہر کی برابر دوسرا ویسا ہی شہر آباد کیا جاوے اور اس میں بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اور اس کے حاکم کی حکومت یا اس کے فرد افضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کی حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائیگی اور اگر در صورت تسلیم اور چھ زمینوں کے وہاں کے آدم و نوح وغیرہم علیہم السلام یہاں کے آدم و نوح علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہوں تو باوجود مماثلت کلی بھی آپ کی خاتمیت زمانے سے انکار نہو سکے گا جو وہاں کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مساوات میں کچھ حجت کیجئے ہاں اگر خاتمیت بمعنے اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپکی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا ثبت خاتمیت سے معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائیکہ یہ اثر شاذ بمعنی مخالف روایۃ ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ حسب وہم منکران اثر اس اثر میں کوئی علت غامضہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے کیونکہ اول تو امام بیہقی کا اس اثر کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت غامضہ خفیہ قادحہ فی الصحۃ نہیں دوسرے شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم النبیین ہے اور علت تھی تب بھی یہی اگر اور کوئی آیت یا حدیث ایسی ہی ہوتی جس سے سات سے کم زیادہ زمینوں کا ہونا یا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے مگر آجتک

ہر قسم کی کتب تصانیف علمائے دیوبند خریدتے وقت مولوی سیّد احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند یاد رکھیے

اللّٰہ یحکم بینکم یوم القیامۃ

حفظ الایمان

مع

بسط البنان

مصنفہ

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

جسکو

مولوی سیّد احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

باہتمام خاص اپنے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

ہر قسم کی درسی و غیر درسی کتب قرآن مجید حمائل مترجم و غیر مترجم قاعدے سپارے ملنے کا پتہ: مولوی سیّد احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

Marfat.com

A

یہاں خاصیت دلیل جواز نہیں۔ فافہم ولا تزل واللہ اعلم فقط

جواب سوال سوم ۔ مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ اور ولو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو با قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی وامتی و ربی کہنے سے نہی۔ اسی وجہ سے وارد ہے اس لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہا بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی عالم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کرکے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں نعوذ باللہ منہ، تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمام تر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنالیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بیشمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ

Marfat.com

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ

اے لوگو! تحقیق آ چکی تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے

الحمد للہ العلی الاعلیٰ کہ کتاب لاجواب ماحی رسوم و بدعات
دافع اوہام و ظلمات مجلی بہ نجوم لامعہ موشی بدلائل نافعہ اعنی

١٣٠٢

البراهين القاطعة

على

ظلام الانوار الساطعة

الملقب

بالدلائل الواضحة

على

١٩٦٢

كراهة المروج من المولود والفاتحة

بامر حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف راس الفقہاء والمحدثین تاج العلماء الکاملین جناب مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ

باہتمام۔ مختار علی ابن محمد علی
از
کتب خانہ امدادیہ دیوبند یو پی انڈیا مطبوعہ [illegible]

Marfat.com

لاکھوں کروڑوں درود اس امام رسل کی روح پرفتوح پر جس کے فیض تعلیم وہدایت سے ہر زندہ دل بہ نمردگان غمناک کی ارواح کو فاتحہ ودرود سے راحت رساں ہو ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف الرحیم

امابعد: اہل اسلام کو اپنی اس حالت نازک پر رونا چاہیئے کہ اسلام ایک گل پژمردہ کی طرح ہو گیا اختلافات بیجا سے آناً فاناً کمہلایا جاتا ہے۔ اور عناد وفساد ایک تند باد شدید ظلمانی کی طرح ہر طرف سے اٹھا چلا آتا ہے ہزار ہا نیر سچی نہ سینے صاف سیکڑوں مفسد ہزاروں اختلاف کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عزاسمہ جس کی شان عالی یہ ہے ومن اصدق من اللہ حدیثا اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کون

کر کے ممدوح کر کے داد چاہتا ہے اور یہ فہم ودانش وعلم چند جہلا کی تحسین پر اپنے جامہ میں نہیں سماتا چنانچہ خود تحریر رسالہ گواہ اس دعوے کی ہے لہذا خوب روشن ہو گیا اور مثل آفتاب نیمروز کے واضح ہوا کہ مؤلف اس کا مولوی عبدالسمیع رام پوری ہے جو میرٹھ میں بر مکان شیخ الٰہی بخش مرحوم رہتا ہے کہ اس نے ابتدائے طفلی سے رسائل مبتدعین کو جمع کر کے یہ ملکہ واہیہ بہم پہنچایا اور باوجودیکہ خدمت جناب مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری اور مولوی سعادت علی صاحب سہارنپوری اور مولوی شیخ محمد صاحب تھانوی ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہم میں یہ بضاعۃ مزجاۃ علم بے فہم کی حاصل کی تھی ان کو بھی مع علماء متقدمین ومتاخرین کے نشان سہام طعن وشتم بنایا اس وجہ سے زیادہ تر موجب ملال وتعجب کا ہوا چونکہ جہلا ضلال اس کتاب پر ناز کرتے ہیں اور خود مؤلف بھی اس تار عنکبوت کو حصن حصین تصور کرتا ہے اس کی حقیقت جہل کا کشف کرنا ضروری جانا تاکہ مؤلف کو مبلغ اپنے علم وفہم کا واضح ہو جاوے اور ہر ناظر پر کیفیت مؤلف کی اور سند ولیاقت اس کی ہویدا ہو جاوے۔ اور اس رد انوار ساطعہ کا نام براہین قاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ رکھا گیا اور اس رد میں لفظ مؤلف سے مراد مولوی عبدالسمیع رام پوری ہوئے گا اور مجیب سے وہ عالم کہ جس کے جواب پر مؤلف نے بحث شروع کی ہے اور اس جواب میں مقاصد مضامین اس رسالہ کا ابطال اور حاصل مراد مؤلف کا قمع کیا گیا ہے اور اس کے الفاظ وعبارت کی اغلاط اور ہفوات وخرافات کا جواب اور سب طعن کا انتقام اور جملہ جملہ کا افساد وابطال بسبب خوف وطوالت کے ترک کیا گیا ہے الا ماشاء اللہ تعالیٰ پس بغور ملاحظہ طلب ہے کہ مؤلف کے جملہ مطالب کو نیست ونابود اور جمیع قبائح ومفاسد کو باختصار تمام معائن ومشہور باذنہ تعالیٰ کر دیا گیا ہے کہ تھوڑی فہم والا بھی اس تالیف ومؤلف کی قدر پر مطلع ہو جاوے گا۔ واللہ ولی التوفیق وعلیہ الاعتماد وبیدہ ازمۃ الحق والتحقیق۔ قولہ کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عزاسمہ الخ اقول مسئلہ خلف وعید قدماء میں مختلف فیہ ہے امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے کہ نہیں چنانچہ در مختار میں ہے ہل یجوز الخلف فی الوعید فظاہر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لایعد نقصا بل جودا وکرما الخ خلف وعید جائز ہے کہ نہیں ظاہر تو یہ ہے اشاعرہ اس کے قائل ہیں ۔۔۔۔۔ اس وجہ سے کہ وہ اس کو نقص نہیں شمار کرتے بلکہ بخشش اور کرم تصور کرتے ہیں) ایسا ہی دیگر کتب میں لکھا ہے پس اس پر طعن کرنا مؤلف کا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے ہاں حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق کی مثل[۹] بیدا کرنے پر قادر نہ ہونا آج تک کسی اہل علم نے نہ کہا تھا جیسا کہ اس شبیر دہم عہدی کے مبتدعین نے کہا ہے اور عجز قادر مطلق کے مقر ہوئے اور ان اللہ علی کل شیئ قدیر کے خلاف عقیدہ ٹھہرایا اس پر مؤلف کو افسوس اور عبرت نہ ہوئی پس یہ باجرالائق دید ہے کہ تمام امت کے خلاف حق تعالیٰ کے عجز کا عقیدہ ٹھہرا

لے اختلاف کی آندھی ہے اہل بدعت سے گالی گلوچ کے بزدوں کا نشانہ سے گمراہ جاہل شہ مکڑی کا جالا سے مضبوط قلعہ سے ظاہر شہ مقام

[۹] واضح سے نیر ہو یہ عہدی سلہ اقرار کرنے والے

اور آدمی مہتے ہیں ہر جگہ ملک الموت موجود ہے اور مشکوٰۃ میں ہے کہ ملک الموت وقت موت میت کے سرہانے ہوتا ہے مومن کے بھی اور کافر کے بھی یہ حدیث طویل ہے اور قاضی ثناء اللہ نے تذکرۃ الموتیٰ میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو طبرانی اور ابن مندہ سے اس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت نے رسول اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں نیک یا بد آدمیوں کا جسکی طرف مجھ کو توجہ نہ ہو رات اور دن دیکھتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں کہ وہ خود بھی اپنے کو اس قدر نہیں پہچانتے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک فرشتہ مقرب ہیں، دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے، در مختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچا لیا بعد اس کے لکھا ہے واقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علی نظیر ذلک یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا انتہی بکلامہ۔ اب عالم اجسام محسوسہ میں اس کی مثال سنیئے، کوئی آدمی مشرق سے مغرب تک آبادی دنیا کی سیر کرے جہاں جاوے گا چاند کو موجود پاوے گا اور سورج کو بھی پاوے گا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک سورج سب جگہ موجود تمہارے قاعدہ سے چاہیئے وہ کافر ہو جاوے کہ اس نے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے نہ کافر خاصہ مسلمان ہے پس اسی

حضرت خضر کو ملا کہ اسے زیادہ پر قادر نہ تھے اور حضرت موسیٰ کو باوجود افضلیت کے نہ ملا تو وہ حضرت مفضول کی برابر اس علم مکاشفہ کو پیدا نہ کر سکے پس آفتاب و ماہتاب کو جو اس ہیئت و وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ[2] سے معلوم ہے تب اس پر کسی فضل کو قیاس کر کے اتنا یا کچھ بیش یا زائد اس مفضول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد سے عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا جاتا ہے تو کب قابل التفات ہو گا دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے پس اس کا خلاف کس طرح قبول ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہو گا خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحر الرائق وغیرہ کتب سے لکھا گیا تیسرے اگر افضلیت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب عوام ہی بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کی برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کر دیوے اور مؤلف خود اپنے زعم سے بہت بڑا اکمل الایمان ہے تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہو گا معاذ اللہ مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالائق بات منہ سے نکالنا کسقدر دور از علم و عقل ہے۔ الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف تہذیب

---

[1] جس پر کسی کو فضیلت حاصل ہو [2] صریح دلائل سے۔ [3] کہ شیطان سے بڑا عالم۔

Marfat.com

مدعا بالملا دینا مخلص لوگوں کے خلوص کے مخالف ہے اور خود بخود مسائل کا دل میں آجانا ۔ اور ارواح اور فرشتوں کا کشف ان فاخرہ خلعتوں میں سے ہے جو حضورِ حق میں مستغرق با اخلاص لوگوں کو نہایت مہربانیوں کی وجہ سے عطا ہوا کرتے ہیں پس یہ ان کے حق میں ایک ایسا کمال ہے کہ مشاہدہ نے موقعہ پر مجسم ہو لیا ہے اور ان کی نماز ایسی عبادت ہے کہ اس کا ثمرہ آنکھوں کے سامنے آگیا ہے ۔

ہاں حاجتوں کی وہ دعائیں جو بالکل نمازی سے پروردگار بے نیاز کی بارگاہ میں حاجت روائی کے منحصر ہونے کے اعتقاد کے باعث عین نماز میں صادر ہوتی ہیں اسی قبیل سے ہیں یعنی نماز کے لئے کمال ہے گو وہ قلیل حاجتیں معاش ہی کے متعلق ہوں اور اپنی حاجتوں کے بارہ میں نفس کے ساتھ مشورے کرنا قبیح وسوسوں اور نماز کے نقصان میں سے ہے اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں سامان لشکر کی تدبیر کیا کرتے تھے سو اس قصہ سے مغرور ہو کر اپنی نماز کو تباہ نہ کرنا چاہیئے ۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

(یعنی پاک لوگوں کے کاموں کو اپنے اوپر قیاس نہ کر داگرچہ شیر اور شیر در صورت لکھنے میں ایک ہیں)

حضرتِ خضر علیہ السلام کے لئے تو کشتی کے توڑنے اور بے گناہ بچے کو مار ڈالنے میں بڑا ثواب تھا اور دوسروں کے لئے نہایت درجہ کا گناہ ہے جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری آپ کی نماز میں خلل انداز نہ ہوتی تھی بلکہ وہ بھی نماز کے کامل کرنے کا ذریعہ ہو جاتی تھی اس لئے کہ وہ تدبیر اللہ جل شانہٗ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈالی جاتی تھی اور جو شخص خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی بالکل اس کے برخلاف ہے اور جب شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ جانتا ہے ہاں بمقتضائے

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اندھیرے میں جو ایک دوسرے میں بعض سے بعض اوپر ہیں ۔

زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں ۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے ۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے ۔

رجسٹرڈ نمبر ۲۰۰

٧٨٦

قال الله تعالیٰ

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

[illegible] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخولنا بالموعظة مخافة السآمة علينا

امتثالاً للآیۃ کہ دال ست بر مطلوبیت زیادتی علوم و امداد و للحدیث کہ دال ست بر مندوبیت تحسین [illegible] :

فصل دار ارشاد صحیفۂ شہریہ ملقب بہ

الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ خمسہ مسلسلہ و دائرہ

یعنی امداد الفتاوی فی الفقہ والعقائد و حوادث الفتاوی فی ما یتعلق بالسوانح الجدیدہ تربیۃ السالک فی الاحوال الخاصۃ من السلوک والرفیق فی سواء الطریق فی الاحوال العامۃ منہ ملفوظات خبرت فی الفوائد المختلفۃ النقلیۃ والعقلیۃ کہ کل آن از افادات مسلسلہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ است باز جل آن از افاضات حضرت شیخ العرب والعجم مولانا الحاج الشاہ محمد امداد اللہ ست کہ لقب صحیفہ مشیر ست بہ تبرک بنام نامیش نیز خاصہا الاشنات کہ ازتحقیقات اکابر و دیگر اہل فضل

عدد (۸)	بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ ہجری	جلد (۳)

باہتمام ادارۃ الاحقر رفیق احمد

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

Marfat.com

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر ۴۳
دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال جناب مخدوم ومطاع مولانا عم فیضہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ وارد ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جد امجد قبلہ عالم مدظلہ العالی کا بڑا نواسہ مولوی …… صاحب مرحوم کا لڑکا ہے اس میں شبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیات میں تصنیف فرما کر لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

Marfat.com

صح ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

فتوے دربارہ تقویۃ الایمان

تقویۃ الایمان

باہتمام سید عبد العلیم اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب

مالکان

مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ

لاہور طبع گردید

(آفتاب عالم پریس لاہور)

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ: مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ۔ پوسٹ بکس ٢٨٨ لاہور

اور ایک تقصیریں اس ڈھب کی ہیں کہ جن میں بغاوت نکلتی ہے کسی نامہ باد یا چودھری قانون گو
کو یا چوہڑے چمار کو بادشاہ بنا دے یا اس کے واسطے تاج و تخت تیار کرے تاکہ اسکے تئیں ظل سبحانی بولے
یا اسکے تئیں بادشاہ کا مجرا کرے یا اسکے لئے ایک دن جشن کا ٹھہرا دے اور بادشاہ کی طرح نذر دلوے یہ تقصیریں
سب تقصیروں سے بڑی ہیں اسکی سزا مقرر اسکو پہونچتی ہے اور جو بادشاہ اس سے غفلت کرے اور ایسوں کو سزا
نہ دلوے اسکی بادشاہت میں قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں سو اس مالک الملک
شاہنشاہ غیور سے ڈرنا چاہئے کہ پرلے سرے کا زور رکھتا ہے اور ویسی ہی غیرت سو وہ مشرکوں سے کیونکر غفلت
کریگا اور کسی طرح انکی سزا نہ دیگا اللہ سب مسلمانوں پر رحمت کرے اور انکو شرک کی آفت سے بچاوے۔ آمین قال
اللہ تعالے وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالی نے یعنی سورۂ لقمان میں جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اس
کو کہ اے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے ف یعنی اللہ صاحب
نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سو انہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا
اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیا جیسے بادشاہ کا
تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق
بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع
کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسی ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شرک
سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے
بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسکی بے ادبی ہے وَقَالَ اللّٰہُ تعالے وَمَا
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ط ترجمہ فرمایا اللہ تعالی
نے یعنی سورۂ انبیاء میں اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں ہے
کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے میرے سو بندگی کرو میری ف یعنی جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے
یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اسکے سوائے کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب شرعوں
میں ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور سب راہیں غلط ہیں وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ
عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيْ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ ترجمہ مشکوۃ کے باب الریا میں لکھا ہے مسلم نے ذکر کیا
کہ نقل کیا ابوہریرہ نے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں بڑا بے پروا ہوں ساجھیوں میں
ساجھے سے کوئی کرے کچھ کام کہ ساجھی کرے اسمیں میرے ساتھ اور کسی کو سو میں چھوڑ دیتا ہوں اسکو اور اسکے ساجھے
کو اور میں اس سے بیزار ہوں ف یعنے جس طرح اور لوگ اپنی شراکت کی چیز آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں سو میں یوں نہیں کرتا

Marfat.com

حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہاں کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے سو وہ حرام ہو جاتا ہے پھر کوئی جانور مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادے کا بھوت کا یا پری کا سب حرام ہے اور نا پاک کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ یوسف میں کہ حضرت یوسفؑ نے قید خانہ میں اور قیدیوں سے کہا اے رفیقو قید خانے کے کیا کئی مالک جدے جدے بہتر ہیں یا اللہ ایک زبردست نہیں مانتے ہو تم ورے اسکے مگر کئی ناموں کو کہ ٹھہرا لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اتاری اللہ نے انکی کچھ سند نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اسکے سوا مت مانو یہی ہے دین مضبوط مگر اکثر لوگ نہیں جانتے **ف** یعنے اول تو غلام کے حق میں کئی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہے بلکہ ایک مالک زبردست چاہیئے کہ سب مراد اسکی پوری کرنے اور سب کاروبار اس کے بنا دے اور دوسرے یہ کہ ان مالکوں کی کچھ حقیقت بھی نہیں وہ کچھ چیز اصل میں نہیں ہیں بلکہ آپ ہی لوگ خیال باندھ لیتے ہیں کہ مینہ برسانا کسی اور کے اختیار میں ہے اور دانہ اگانا کسی اور کے اور اولاد کوئی اور دیتا ہے اور تندرستی کوئی اور پھر آپ ہی ان کے نام ٹھہرا لیتے ہیں فلانے کام کے مختار کا نام یہ اور فلانے کا یہ پھر آپ ہی ان کو مانتے ہیں اور ان کاموں کیوقت پکارتے ہیں پھر اسیطرح ایک مدت میں یہ رسم جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات میں ہیں کچھ انکی حقیقت نہیں وہاں خدا اللہ کے سوا کوئی اور نہ کسی کا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہے تو اسکو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں سو یہ سب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص وہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سو ایسا شخص کہ اسکا نام محمد یا علی ہو اور اسکے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا اور کسی کا حکم اسکے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسا خیال باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہوئے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلئے اور کسی کا حکم اسکے مقابل میں ہرگز نہ مانئے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے تو اللہ کے پہونچنے کی راہ بندوں تک رسولؐ ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کے یا مجتہد کے یا غوث و قطب کے یا مولوی و مشائخ کے یا باپ دادوں کے یا کسی بادشاہ وزیر کے یا پادری و پنڈت کی بات کو اور ان کی راہ و رسم کو

Marfat.com

Marfat.com

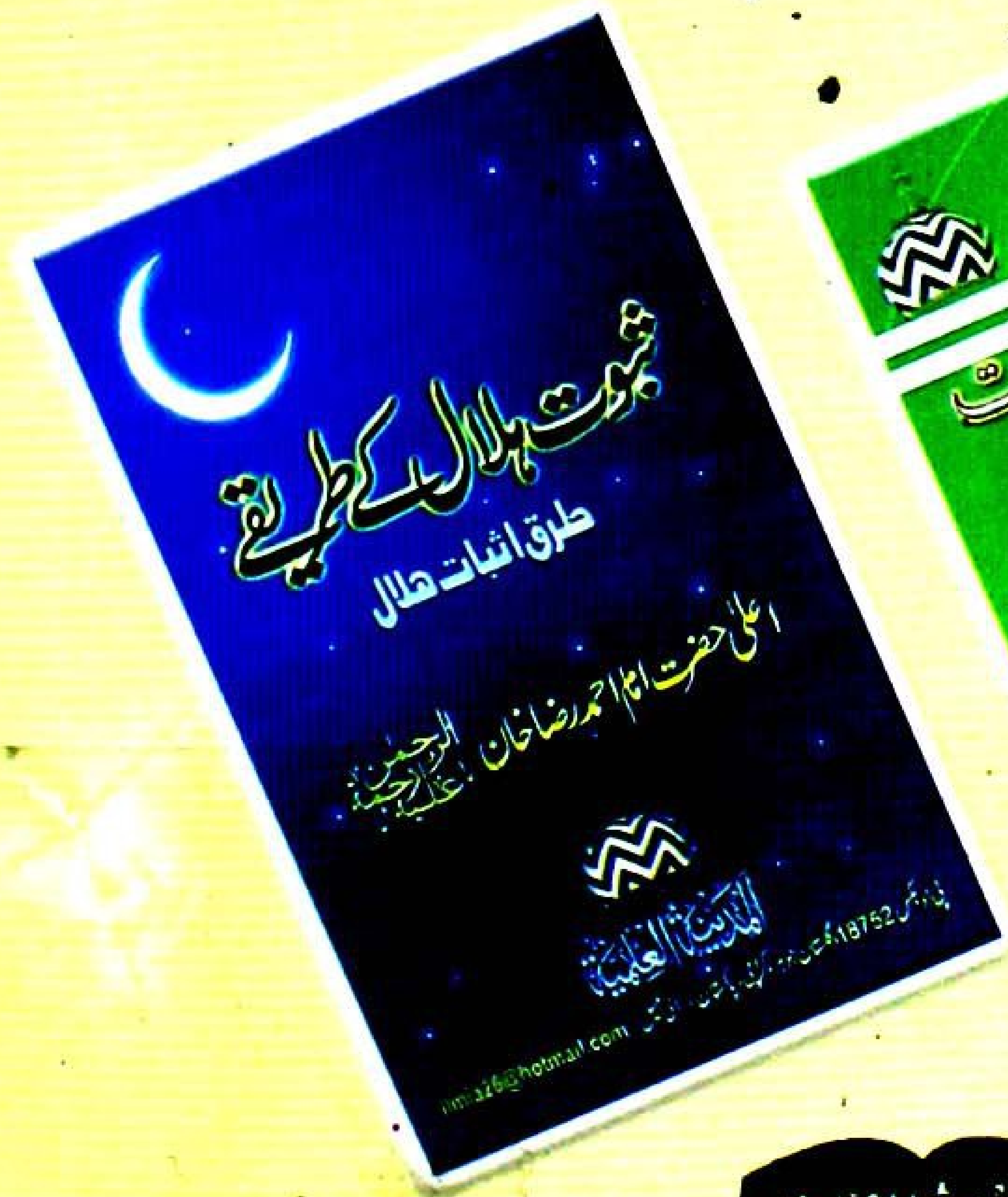

المدینۃ العلمیۃ

پی او بکس 18752 ، کراچی ، پاکستان ، ای میل: ilmia26@hotmail.com

Marfat.com